البیان الجلی

در

ولایتِ مولا علی علیہ السلام

مولف: الشیخ آصف علی نجفی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

البیان الجلی

در

ولایت مولا علی علیہ السلام

تالیف : الشیخ آصف علی نجفی

کتاب کا نام: البیان الجلی در ولایت مولا علی علیہ السلام

تالیف: الشیخ آصف علی نجفی

معاون: الشیخ عمران حیدر نجفی

طبع اول 2022 عیسوی

ملنے کا پتہ: حوزہ علمیہ نجف اشرف عراق

فون: 009647509258423

009647510940521

فہرست

انتساب

میں اپنی یہ مختصر سی تحریر شریکۃ الحسین محسن اسلام جناب سیدہ زینب
سلام اللہ وصلوات اللہ علیھا کے نام انتساب کرتا ہوں
خدا مجھے روز قیامت اس تحریر کے صدقے بضعۃ علی وبتول سلام اللہ علیھما
جناب سیدہ زینب سلام اللہ علیھا کی شفاعت نصیب فرمائے

تقریظ

آیت اللہ الشیخ حسن رضا غدیری (مد ظلہ العالی)

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

الحمد للہ والصلاۃ علی محمد رسول اللہ والسلام علی علی ولی اللہ

اما بعد:

مولائے متقیان امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہما السلام کی ولایت ایک ناقابل انکار حقیقت ہے اور قرآن و سنت سے اس کے اثبات دلائل عمومی کفایت سے کئی زیادہ ہیں تاھم اللہ تعالی جزائے خیر دے ان اہل علم اور ارباب تحقیق کو جنہوں نے اپنی فکری توانائیاں بروئے کار لا کر موضوع کی بابت مربوط پہلوؤں کو مزید روشن اور اجاگر کرنے میں کردار ادا کیا ہے اس حوالہ سے صرف شیعہ محققین و محدثین اور مفکرین ہی نہیں بلکہ دیگر مذاہب کے اکابرین نے اپنی کتب میں نہایت عمدہ و واضح بیانات کے ساتھ ولایت کے انحصاری و امتیازی جہات کو آشکار کیا ہے یہاں تک کہ ان تمام دلائل کے سامنے کسی بھی اہل نظر اور منصف مزاج شخص کو اس سلسلہ میں شک کرنے کی بھی راہ نہیں ملتی اس کے باوجود اگر کوئی شخص "میں نہ مانوں؛

کی رٹ لگائے تو اس کا معاملہ اللہ: رسول اور اس شخص کی عقل پر ہی چھوڑا جا سکتا ہے۔

زیر نظر کتاب البیان الجلی در ولایت مولا علی علیہ السلام ' مولا کائنات علیہ السلام کی ولایت کے اثبات پر نہیں لکھی گی بلکہ اس اظہار کے عمدہ اسلوب کے ساتھ مرتب کی گئی ہے کیونکہ اس ناقابل انکار حقیقت کا اثباتی دائرہ احتیاج سے باہر ہے اس حوالہ سے عزیزم مولانا شیخ آصف علی نجفی حفظہ اللہ کی فکری کاوش لائق تحسین ہے اور ان کا علمی جذبہ ولایت قابل قدر ہے اللہ تعالی انکی توفیقات میں اضافہ فرمائے اور انہیں اس عمل خیر کی عظیم جزا عطاء فرمائے۔

العبد حسن رضا الغدیری عفی اللہ عنہ

27رمضان 1443ھ

مرکز الزھراء(ع) العلمی حوزہ علمیہ نجف اشرف

مقدمہ

بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد لله الذی کشف لنا حقائق اسرار الایمان ونور بصائرنا بانوار الیقین لمعرفة اولیائہ بالبینة والبرهان

والصلاة وسلام علی نبیہ المصطفی وولیہ المرتضی وعترتهما اعلام الهدی۔

أما بعد فقد قال الله تبارک وتعالیٰ فی القرآن الحکیم ان الدین عند الله الاسلام

ترجمہ بیشک اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ دین اسلام ہے۔

اسلام ایک آفاقی اور فطری دین ہے جس کی بنیاد حق و صداقت ؛ امانت اور اخلاق حسنہ پر رکھی گئی اور اس دین مبین کی تکمیل اعلان ولایت علی ابن ابی طالب علیہما السلام پر ہوئی جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مقام خم پر امیر کائنات علی بن ابی طالب علیہما السلام کا بازو بلند کر صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ کے جمع غفیر میں من کنت مولاہ فعلی مولاہ کہ کے اعلان فرمایا تو اللہ تعالی نے آیت اکمال دین ﴿الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا ﴾

نازل فرما کر اس دین مبین کو تکمیل کی سند عطاء فرمائی اور روز غدیر کے اس عمل نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ثابت ہوتا ہے کہ ولایت مولا علی علیہ السلام ولایت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ہی مقرون اور متصل ہے جس سے یہ نتیجہ اخذ ہوتا ہے کہ ولایت علی علیہ السلام کا منکر ولایت نبی کا منکر شمار ہو گا نیز ایک دوسری حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مطابق علی علیہ السلام کی ولایت تمام عبادات کی روح ہے اور تمام عبادات کی قبولیت کا دارومدار ہی ولایت علی ابن ابی طالب علیہما السلام پر موقوف ہے۔

اغیار نے ولایت علی علیہ السلام کی اس قدر اہمیت کو دیکھ کر مسئلہ ولایت علی علیہ السلام میں تشکیک پیدا کرنے کی ناکام کوششیں کی ہیں تاکہ کسی طرح سے مومنین کے قلوب سے ولایت مولا کائنات کی شمع کو گل کیا جاسکے۔

کسی شاعر نے یہ خوب کہاہے:

نور خدا ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن

پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

فانوس بن کے جس کی حفاظت خدا کرے

وہ شمع کیا بجھے جسے روشن خدا کرے

مخالفین ولایت مولا علی علیہ السلام کی اس ناپاک سازش کو ناکام بنانے کی خاطر دفاع ولایت مولا علی علیہ السلام کے موضوع پر البیان الجلی در ولایت مولا علی علیہ السلام نامی کتاب تالیف کرنے کا شرف حاصل ہوا ہے جس میں مندرجہ ذیل عنوان پر سیر حاصل گفتگو کی گئی ہے:

1۔ کتب فریقین سے ثابت کیا گیا ہے کہ آیت ولایت:

﴿انما ولیکم الله ورسوله والذین امنوا الذین یقیمون الصلاه ویؤتون الزکاه وهم راکعون ﴾

مولا کائنات علی بن ابی طالب علیہما السلام کی شان اقدس میں نازل ہوئی ہے کیونکہ انھوں نے ہی رکوع کی حالت میں سائل کو اپنی انگشتری بطور خیرات عطاء فرمائی تھی

2۔ کلمہ طیبہ میں:

لاالہ الاالله محمد رسول کے بعد علی ولی الله وصی رسول الله وخلیفتہ بلا فصل پر کئے جانے والے اعتراضات کے علمی؛ فنی اور منطقی انداز میں مدلل جوابات دیے گئے ہیں

3۔ کتب فریقین کی روشنی میں آذان واقامت میں کلمہ:

اشھد ان علیا ولی الله ؛ کلمہ حی علی خیر العمل

اور کلمہ الصلاۃ خیر من النوم پر سیر حاصل گفتگو کی گئی ہے۔

4 ۔کتب فریقین کی روشنی میں انبیاء ماسلف علیہم السلام کے اقرار ولایت علی علیہ السلام کو بیان کیا گیا ہے۔

آخر میں اللہ تعالی کے حضور دعا گو ہوں کہ وہ ہماری اس قلیل سی قلمی کاوش کو بحق محمد اور ال محمد علیہم السلام اپنی بارگاہ عالیہ میں شرف قبولیت عطاء فرمائے اور ہمارے لیے اس تحریر کو توشہ آخرت قرار دے

اور ہمارے سروں پر مراجع عظام بالخصوص مجدد حوزہ علمیہ نجف اشرف آقای حافظ بشیر حسین نجفی مدظلہ العالی والوارف کا سایہ تا قیامت قائم دائم فرمائے

آمین یارب العالمین

دعا گو الشیخ آصف علی نجفی

آیت ولایت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ اللہُ وَ رَسُوۡلُہ وَ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا الَّذِیۡنَ یُقِیۡمُوۡنَ الصَّلٰوۃَ وَ یُؤۡتُوۡنَ الزَّکٰوۃَ وَ ھمۡ رٰکِعُوۡنَ

ترجمہ: سوائے اس کے نہیں تم لوگوں کا اللہ ولی ہے اور اس کا رسول ولی ہے اور وہ صاحبان ایمان ولی ہیں جو نماز قائم کرتے ہیں اور حالت رکوع میں زکوۃ دیتے ہیں۔

پارہ 6 سورہ المائدہ آیت 55

آیت کی دلالت

یہ آیت کریمہ مولا امیر المومنین علی بن ابیطالب علیہما السلام کی خلافت بلافصل پر کئی لحاظ سے دلالت کرتی ہے۔

اولا: اس آیت کریمہ میں لفظ ولی سرپرست اور حاکم کے معنٰی میں ہے اس معنی پر آیت کی ابتدا میں آنے والا انما کلمہ حصر دلالت کر رہا ہے ورنہ محب اور ناصر کے معنی میں حصر لغو ہے کیونکہ یہ وہ معانی ہیں جو ہر اہل ایمان میں پائے جاتے ہیں مثلاً ارشاد ربانی ہے

﴿وَالْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ ۚ﴾

ترجمہ مومن مرد اور مومن عورتیں آپس میں ایک دوسرے کے دوست اور مددگار ہیں

پارہ10 سورہ توبہ آیت72

ثانیا: اس آیت کریمہ میں لفظ ولی بمعنی سرپرست اور حاکم ہونے پر سب سے بڑا قرینہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وہ دعا ہے جو آپ ص نے جناب موسیٰؑ کلیم اللہ کی دعا کا حوالہ دیتے ہوئے اپنے پروردگار سے مانگی

اے میرے پروردگار جس طرح تو نے میرے بھائی جناب موسیٰؑ کی دعا کو شرف قبولیت بخشتے ہوئے ان کے اہل میں سے انکے بھائی جناب ھارون علیہ السلام کو ان کا وزیر اور جانشین مقرر فرمایا اور اسی طرح میرے اہل میں سے میرے بھائی علی ابن ابو طالب علیہما السلام کو میرا وزیر اور جانشین مقرر فرما اور جیسا کہ یہ حدیث مبارکہ جناب ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے

عنقریب یہ حدیث مبارکہ شیعہ اور سنی مصادر اور منابع سے بتفصیل پیش کی جائے گی

ثالثاً: کتاب اصول الکافی میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے ایک روایت منقول ہے جس میں اس آیت کریمہ کو مولا علی علیہ السلام کی خلافت بلا فصل کی دلیل قرار دیا گیا ہے وہ روایت یہ ہے:

عن أبي جعفر عليه السلام قال: أمر الله عز وجل رسوله بولاية علي وأنزل عليه ﴿إنما وليكم الله ورسوله والذين آمنوا الذين يقيمون الصلاة ويؤتون الزكاة وهم راكعون﴾ وفرض ولاية أولي الامر، فلم يدروا ما هي، فأمر الله محمدا صلى الله عليه وآله أن يفسر لهم الولاية، كما فسر لهم الصلاة، والزكاة والصوم والحج، فلما أتاه ذلك من الله، ضاق بذلك صدر رسول الله صلى الله عليه وآله وتخوف أن يرتدوا عن دينهم وأن يكذبوه فضاق صدره وراجع ربه عز وجل فأوحى الله عز وجل إليه " يا أيها الرسول بلغ ما أنزل إليك من ربك وإن لم تفعل فما بلغت رسالته والله يعصمك من الناس " فصدع بأمر الله تعالى ذكره فقام بولاية علي عليه السلام يوم غدير خم،وأمر الناس أن يبلغ الشاهد الغائب

ترجمہ: حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ولایت علی علیہ السلام کے بارے میں یوں امر نازل فرمایا ہے.

﴿إِنَّما وَلِیکُم اللهُ و رَسولُه والّذینَ ءَامَنواالذین یقیمون الصلاۃ ویؤتون الزکاۃ وھم راکعون﴾

اللہ تعالی نے اولی الامر کی ولایت کو واجب قرار دیا ہے وہ لوگ اس ولایت کی حقیقت کو نہیں جانتے تھے پس اللہ تعالی نے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر یہ حکم نازل فرمایا کہ لوگوں کیلئے اس ولایت کی تفسیر اس طرح کریں جس طرح نماز ، زکات ، روزہ اور حج وغیرہ کی تفسیر کرتے ہیں۔ جب اللہ تعالی کا یہ حکم آ پہنچا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم محزون اور پریشان ہو گئے کہیں لوگ دین سے منہ نہ پھیر دیں اور سرکار ختمی المرتبت ص نے اپنے پروردگار سے التجا کی تو اللہ تعالی نے یہ امر نازل فرمایا﴿یا أیھَا الرَّسولُ بَلّغ مَا أُنزِلَ إِلیکَ مِن رَبّکَ وَ إِن لَم تَفعَل فَما بَلّغتَ رِسالتَه واللهُ یعصِمُکَ مِن النّاس﴾

ترجمہ: اے میرے حبیب آپ اس حکم کو پہنچادیں جو آپ کے پروردگار کی طرف سے آپ نازل کیا گیا ہے اور اگر آپ نے یہ حکم نہ پہنچایا تو گویا آپ نے پیغام رسالت کو نہیں پہنچایا اور اللہ تعالی آپ کو لوگوں کے شر سے محفوظ رکھے گا اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے 18 ذوالحج خم کے مقام پر ولایت کے بارے میں حکم الھی لوگوں پر آشکار کیا اور حضرت علیؑ ابن ابی

طالب علیہما السلام کی ولایت کا اعلان فرمایا اور لوگوں کو حکم دیا کہ جو حاضر ہیں وہ یہ پیغام ان لوگوں تک پہنچائیں جو یہاں حاضر نہیں ہیں.

اصول الکافی. ج 1. ص 173 کتاب الحجہ

باب ما نص الله عزوجل ورسوله على الائمة الا واحدا واحدا

ثقة الاسلام الشيخ محمد بن يعقوب الكليني المتوفى 229 ه

منشورات الفجر

آیت ولایت کا شان نزول

شیعہ سنی دونوں اسلامی مکاتب فکر کی کتب احادیث تفسیر اور تاریخ میں اس آیت کے شان نزول کے متعلق یہی ملتا ہے کہ ایک حاجت مند شخص مسجد رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں آیا اور وہاں اس نے اپنی حاجت بیان کی لیکن اسے کسی نے کچھ نہ دیا اس سوالی نے اپنے دونوں ہاتھ آسمان کی طرف بلند کیے اور افسردہ لہجہ میں کہنے لگا اے بار الہا گواہ رہنا میں تیرے رسول کی مسجد سے خالی ہاتھ لوٹ رہا میں نے یہاں اپنی حاجت بیان کی تھی لیکن کسی نے میری حاجت روائی نہیں کی۔

اسی اثناء میں علی ابن ابی طالب علیہما السلام نماز میں رکوع کی

حالت میں تھے انھوں نے اس سوالی کو اپنے ہاتھ کی چھوٹی انگلی کی طرف اشارہ کیا جس میں امیرِ علیہ السلام نے وہ انگشتری پہن رکھی تھی پس وہ سائل قریب آیا اور اس نے امیر کائنات علی ابن ابی طالب علیہما السلام کی انگلی سے وہ انگشتری اتار لی تو یہ آیت کریمہ ﴿انما ولیکم الله ورسوله والذين امنوا الذين يقيمون الصلاه ويؤتون الزكاه وهم راكعون﴾ نازل ہوئی

بعض متکلمین اہل سنت نے آیت ولایتِ کا علی بن ابی طالب علیہما السلام کی شان اقدس میں نازل ہونے پر اجماعِ کا دعویٰ بھی کیا ہے جس کا ذکر آگے آجائے گا۔

راویان حدیث

یہ واقعہ مندرجہ ذیل راویوں سے نقل کیا گیا ہے مثلا انس بن مالک ؛جناب عمار بن یاسر' مقداد بن اسود'، عبد اللہ بن سلام' سلمہ بن کھیل'، ابن عباس'ابوذر غفاری'جابر بن عبد اللہ 'انصاری،'عبد اللہ بن غالب'عمرو بن عاص بن وائل سھمی'ابورافع'علی ابن ابی طالب علیہ السلام ؛حضرت امام محمد باقر علیہ السلام، حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام 'السدی'مجاھد وغیرہ وغیرہ سے

اوراس آیت ولایتِ کا مولا علی ابن ابی طالب علیہما السلام کی شان اقدس میں نازل ہونا تواتر سے ثابت ہے

نوٹ : خبر متواتر اس روایت کو کہا جاتا ہے جو رواۃ کی ایک ایسی جماعت سے منقول ہو جس کا کذب اور جھوٹ پر اکٹھا ہونا عقلا محال ہو

اب میں شیعہ 'سنی کتب احادیث؛ تفسیر' تاریخ اور علم الکلام کی رو سے اس آیت ولایت کا شان نزول اپنے قارئین کی پیش نظر کرنے کی سعادت حاصل کرنا چاہتا ہوں

شیعہ کتب اور آیت ولایت کا شان نزول

ویسے تو مذہب شیعہ خیر البریہ کی سینکڑوں کتب کے سینے اس حقیقت سے لبریز دکھای دیتے ہیں کہ یہ آیت ولایت اس وقت مولا علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی شان اقدس میں نازل ہوئی جب انہوں نے رکوع کی حالت میں سائل کو اپنی انگشتری بطور خیرات عطا فرمائی

لیکن میں اختصار کو ملحوظ رکھتے ہوئے چند معتبر کتب کی عبارات پر اکتفا کرنا مناسب سمجھتا ہوں مثلاً:

تفسیر عیاشی کی عبارت

عن خالد بن يزيدعن المعمر بن المكي عن اسحاق بن محمد بن علي بن الحسين عليه السلام عن الحسن بن زيد عن ابيه زيد بن الحسن عن جده عليه السلام قال سمعت عمار بن ياسر يقول وقف لعلى بن ابى طالب سائل وهو راكع فى صلاه تطوع فنزع خاتمه فا عطاه السائل فاتى رسول الله فاعلمه بذلك فنزل على النبى هذه الآية انما وليكم الله ورسوله والذين امنوا الذين يقيمون الصلاه ويؤتون الزكاه وهم راكعون فقراها علينا رسول الله ثم قال من كنت مولاه فعلي مولاه اللهم وال من والاه وعاد من عاداه.

ترجمہ: جناب زید بن حسن رض اپنے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ انھوں نے کہا کہ میں نے جناب عمار یاسر رضی اللہ تعالی کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ایک دن علی بن ابی طالب علیھما السلام ظہر کے نوافل پڑھ رہے تھے ان کے پاس ایک سائل کھڑا ہو گیا تو انھوں نے اس سائل کو اپنی انگشتری اتار کر دی جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے تو انھیں اس واقعہ سے آگاہی حاصل ہوئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمارے سامنے یہ آیت تلاوت فرمائی:

﴿انما ولیکم الله ورسوله والذین امنوا الذین یقیمون الصلاه ویؤتون الزکاه وهم راکعون﴾ اور پھر فرمایا من کنت مولاه فعلي مولاه اللهم وال من والاه وعاد من عاده

ترجمہ: جس کا میں مولا ہوں اس کا علی مولا اے اللہ تو بھی اسے دوست رکھ جو علی کو دوست رکھتا ہے اے اللہ تو بھی اس سے دشمنی رکھ جو علی سے دشمنی رکھتا ہے۔

تفسیر العیاشی ج1ص356,

تفسیر سورہ المائدہ آیت 55

تالیف. المحدث الجلیل ابي نصر محمد بن مسعود ابن

عياش السلمي السمرقندي المعروف با لعياش

متوفی320ھ

منشورات موسسہ الاعلمی للمطبوعات بیروت لبنان

الطبعہ الثانیہ2010عیسوی

مجمع البیان کی عبارت

حدثنا السيد أبو الحمد مهدي بن نزار الحسني القايني، قال: حدثنا الحاكم أبو القاسم الحسكاني (ره)، قال: حدثني أبو الحسن محمد بن القاسم الفقيه الصيدلاني، قال: أخبرنا أبو محمد عبد الله بن محمد الشعراني، قال: حدثنا أبو علي أحمد بن علي بن رزين البياشاني، قال: حدثني المظفر بن الحسين الأنصاري، قال: حدثنا السدي بن علي الوراق، قال: حدثنا يحيى بن عبد الحميد الحماني، عن قيس بن الربيع، عن الأعمش، عن عباية بن ربعي، قال:

"بينا عبد الله بن عباس جالس على شفير زمزم، يقول قال رسول الله ﷺ، إذ أقبل رجل متعمم بعمامة، فجعل ابن عباس لا يقول قال رسول الله، إلا قال الرجل قال رسول الله، فقال ابن عباس: سألتك بالله، من أنت؟ فكشف العمامة عن وجهه، وقال: يا أيها الناس من عرفني فقد عرفني، ومن لم يعرفني فأنا أعرفه بنفسي،

أنا جندب بن جنادة البدري، أبو ذر الغفاري، سمعت رسول الله ﷺ بهاتين وإلا فصمتا، ورأيته بهاتين وإلا فعميتا، يقول: علي قائد البررة، وقاتل الكفرة، منصور من نصره، مخذول من خذله، أما إني صليت مع رسول الله ﷺ يوما من الأيام صلاة الظهر، فسأل سائل في المسجد، فلم يعطه أحد شيئا، فرفع السائل يده إلى السماء، وقال: اللهم اشهد أني سألت في مسجد رسول الله، فلم يعطني أحد شيئا، وكان علي راكعا، فأومأ بخنصره اليمنى إليه، وكان يتختم فيها، فأقبل السائل حتى أخذ الخاتم من خنصره، وذلك بعين رسول الله ﷺ

فلما فرغ النبي ﷺ من صلاته، رفع رأسه إلى السماء، وقال: اللهم إن أخي موسى، سألك فقال: رب اشرح لي صدري ويسر لي أمري واحلل عقدة من لساني يفقهوا قولي واجعل لي وزيرا من أهلي هارون أخي أشدد به أزري وأشركه في أمري) فأنزلت عليه قرآنا ناطقا (سنشد عضدك بأخيك ونجعل لكما سلطانا فلا يصلون إليكما) اللهم وأنا محمد نبيك وصفيك، اللهم فاشرح لي صدري، ويسر لي أمري، واجعل لي وزيرا من أهلي، عليا أشدد به ظهري.

قال أبو ذر: فوالله ما استتم رسول الله الكلمة، حتى نزل عليه جبرائيل من عندالله، فقال: يا محمد إقرأ. قال: وما أقرأ؟ قال: إقرأ ﴿إنما وليكم الله ورسوله والذين

آمنوا اللذين يقيمون الصلوة ويؤتون الزكاه وهم راكعون﴾

ترجمہ: جناب عبایہ بن ربعی سے مروی ہے کہ ایک دن عبد اللہ بن عباسؓ ہمارے پاس زمزم کنویں کے کنارے پر بیٹھے ہوئے تھے اور ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی احادیث مبارکہ سنا رہے تھے اتنے میں ایک نقاب پوش شخص ظاہر ہوا اور وہ ہمارے پاس بیٹھ گیا اور ابن عباس کے مقابلہ میں حدیث نبوی سنانے لگا ابن عباس نے (تعجب کرتے ہوئے) اس شخص سے کہا میں اللہ کا واسطہ دے کر تجھ سے پوچھتا ہوں بتاو تم کون ہو اس شخص نے اپنے چہرے سے نقاب ہٹایا اور بولا اے لوگو جو مجھے جانتا ہے وہ خوب جانتا ہے اور جو نہیں جانتا پس وہ جان لے میں جندب ابن جنادہ ابوذر غفاری بدری صحابی رسول ہوں میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے ان دونوں کانوں سے فرماتے ہوئے سنا اگر نہیں سنا تو میرے کان بہرے ہو جائیں اور میں نے رسول خدا ص کو ان دونوں آنکھوں سے دیکھا ہے اگر نہیں دیکھا تو میری آنکھیں اندھی ہو جائے میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا علی علیہ السلام نیک لوگوں کے سردار اور کافر لوگوں کے قاتل ہیں وہ کامیاب ہے جس نے علی علیہ السلام کی نصرت کی وہ ذلیل اور رسوا ہے جس نے علی علیہ السلام کو رسوا کرنے کی کوشش کی۔

میں ایک دفعہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اقتدا میں ظہر کی نماز پڑھ رہا تھا اور ایک سائل مسجد میں داخل ہوا اس نے کچھ مانگا لیکن اسے وہاں سے کچھ نہ ملا اس نے حسرت بھری نگاہیں آسمان کی طرف بلند کیں اور بولا اے الھی میں نے تیرے نبی کی مسجد میں آکر سوال کیا لیکن مجھے کسی نے کچھ نہیں دیا اس وقت علی بن ابی طالب علیہما السلام حالت رکوع میں تھے پس انھوں نے اس ہاتھ کی چھوٹی انگلی سے اس سائل کی طرف اشارہ کیا جس میں امیرِ علیہ السلام نے انگشتری پہن رکھی تھی سائل نے آکر چھوٹی انگلی سے وہ انگشتری اتار لی یہ سارا واقعہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی موجودگی میں ہوا جب آنحضرت ص نماز سے فارغ ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حسرت بھری نگاہیں آسمان کی طرف بلند کیں اور دعا مانگی اے پروردگار بے شک میرے بھائی موسیٰؑ کلیم اللہ نے ان الفاظ میں تجھ سے دعا مانگی کہ اے بار الھا میرے سینے کو کشادہ کر دے میرے امر کو آسان بنادے میری زبان کی گرہ کھول دے تاکہ لوگ آسانی سے میری بات سمجھ سکیں اور میرے اہل میں سے میرے بھائی ہارونؑ کو میرا وزیر بنا اور اسے میرا زور بازو قرار دے اور اسے کار رسالت میں میرا شریک بنایا الھی تو نے ان الفاظ میں کلیم اللہ کی دعا کو شرف قبولیت بخشا کہ ہم تیرے بازوں کو تیرے بھائی سے مضبوط کر دیں گے اور تمہارے لئے ایسا غلبہ قرار دیں گے یہ لوگ

تم تک نہ پہنچ سکیں گے اے اللہ میں تیرا نبی اور صفی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوں میں دعا مانگتا ہوں کہ میرے سینے کو کشادہ کر دے اور میرے امر کو آسان بنا دے اور میرے اہل میں سے میرے بھائی علی علیہ السلام کو میرا وزیر بنا دے اور اس کے ذریعے میری کمر مضبوط فرما دے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ابھی دعا ختم نہیں ہوئی تھی تو جبرئیل علیہ السلام یہ آیت کریمہ لیکر نازل ہو گئے ﴿انما ولیکم اللہ ورسولہ والذین امنوا الذین یقیمون الصلاہ ویؤتون الزکاہ وھم راکعون﴾

مجمع البیان فی تفسیر القران

ج3 ص361 تفسیر سورہ المائدہ آیت 55

تالیف العلامہ الشیخ ابی الفضل الطبرسی

متوفی فی القرن السادس

تفسیر تبیان کی عبارت

إنما وليكم الله ورسوله والذين آمنوا الذين يقيمون الصلاة ويؤتون الزكاة وهم راكعون

بلا خلاف: إنها نزلت في علي (ع) حين تصدق بخاتمه وهو راكع، وهو قول أبي جعفر وأبي عبد الله علیہ السلام

وجميع علماء أهل البيت۔

ترجمہ : اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ اللّٰہُ وَ رَسُوۡلُہ وَ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا الَّذِیۡنَ یُقِیۡمُوۡنَ الصَّلٰوۃَ وَ یُؤۡتُوۡنَ الزَّکٰوۃَ وَ ھمۡ رٰکِعُوۡنَ.

کے شان نزول پر علماء حدیث اور تفسیر متفق ہیں کہ یہ آیت کریمہ مولا علی ابن ابی طالب علیہما السلام کی شان اقدس میں اس وقت نازل ہوئی ہے جب انہوں نے رکوع کی حالت میں سائل کو اپنی انگشتری بطور خیرات عطاء فرمائی یہی قول حضرت امام محمد باقر اور حضرت امام جعفر صادق علیہما السلام اور باقی تمام ائمہ ھدی علیہم السلام سے منقول ہے.

التبيان في تفسير القرانج3ص512

تفسیر سورہ المائدہ آیت55

تالیف شیخ الطائفہ ابو جعفر طوسی

متوفی460ھ

تحقیق احمد حبیب قصیر العاملی

تصحیح و تدقیق مرکز الامام الحسن المجتبیٰ علیہ السلام للتحقیق والدراسات

الطبعہ الاولی2010عیسوی

تفسیر الصافی کی عبارت

نقل فی المجمع عن جمهور المفسرين انها نزلت في امير المؤمنين حين تصدق بخاتمه في ركوعه.

ترجمہ: کتاب مجمع البیان میں اکثر مفسرین کا یہی قول نقل کیا گیا ہے آیت کریمہ ﴿انما وليكم الله ورسوله والذين امنوا الذين يقيمون الصلاه ويؤتون الزكاه وهم راكعون﴾ مولا علی بن ابی طالب علیہما السلام کی شان اقدس میں اس وقت نازل ہوئی جب انہوں نے رکوع کی حالت میں اپنی انگشتری سائل کو بطور خیرات عطاء فرمائی.

کتاب الصافی فی تفسیر القرآن۔ج2 ص435,

تفسیر سورہ المائدہ آیت 55

تالیف العارف الحکیم المحدث الفقیہ محمد بن المرتضی المعروف المحسن فیض الکاشانی متوفی 911ھ

الناشر دار الکتب الاسلامیہ ایران طھران

الطبعہ الاولی 1419ھ

تفسیر البرھان کی عبارت

ابن با بویہ قال حدثنا علي بن خاتم قال حدثنا احمد بن محمد بن سعيد الحمداني قال حدثنا كثير بن عباس عن ابي الجارود عن ابي جعفر عليه السلام في قول الله عز وجل انما وليكم الله ورسوله والذين امنوا الذين يقيمون الصلاه ويؤتون الزكاه وهم راكعون قال ان رهطا من اليهود اسلموا منهم عبد الله بن سلام واسد بن عبيد وثعلبہ بن سعيد وابن يامين وابن صوريا فاتوا النبي فقالوا يا نبي الله ان موسى عليه السلام اوصى الى يوشع بن نون فمن وصیک یا رسول الله ومن ولينا من بعدك ازاله هذه الايه انما وليكم الله ورسوله والذين امنوا الذين يقيمون الصلاه ويؤتون الزكاه وهم راكعون ثم قال رسول الله قوموا فقاموا واتوا المسجد فاذا سائل خارج فقال ياسائل اما اعطاك احد شيئا قال نعم هذا الخاتم قال من اعطاکہ قال اعطانیہ ذلك الرجل الذي يصلي قال علي اي حال اعطاک قال كان راكعا فك كبر النبي وكبر فقال النبي علي بن ابي طالب وليكم بعدی قالوا رضينا بالله ربا وبالاسلام دينا وبمحمد نبيا وبعلي بن ابي طالب وليا.

ترجمہ: حضرت امام محمد باقر علیہ السلام اس آیت کے شان نزول کے متعلق فرماتے ہیں کہ قوم یہود کا ایک گروہ دائرہ اسلام میں داخل ہوا ان میں

سے با اثر شخصیات مثلاً عبد اللہ بن سلام، اسد بن عبید؛ ثعلبہ بن سعید؛ یامین اور ابن صوریا وغیرہ رسول خدا صلی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جناب موسیٰؑ کلیم اللہ نے اپنا وصی یوشع بن نون کو بنایا اور یہ سوال کیا یا رسول اللہ آپ کا وصی اور جانشین کون ہے یعنی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد ہمارا سرپرست اور حاکم کون ہے؟

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس آیت کریمہ کی تلاوت فرمائی ﴿انما ولیکم الله ورسوله والذین امنوا الذین یقیمون الصلاه ویؤتون الزکاه وهم راکعون﴾

پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں کہا اٹھو پس وہ اٹھے اور وہ آنحضرت ص کے ساتھ مسجد کی طرف چل پڑے اور اتنے میں ایک سائل مسجد سے نکل رہا تھا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے پوچھا کیا تجھے کسی نے کچھ دیا ہے اس نے کہا جی ہاں یہ انگشتری ملی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے پوچھا کہ آپ کو یہ انگشتری کس نے دی اس نے ایک نمازی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ یہ انگشتری مجھے اس نمازی نے دی ہے اور پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے پوچھا اس وقت وہ نمازی کس حالت میں تھا اس سائل نے جواب میں کہا کہ اس وقت وہ حالت رکوع میں تھا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نعرہ تکبیر بلند کیا اور ساتھ

ہی صحابہ کرام نے بھی نعرہ تکبیر بلند کیا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میرے بعد تمہارا سرپرست اور آقا علی ابن ابی طالب علیہما السلام ہیں وہ بولے ہم اسلام کے دین ہونے پر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نبی ہونے پر اور علی علیہ السلام کی سرپرست اور آقا ہونے پر راضی ہیں

البرھان فی تفسیر القران۔ج1۔ص477

تفسیر سورہ المائدہ ایت55

تالیف العلامہ المحدث السید ھاشم البحرانی متوفی 1138ھ

منشورات مؤسسه الاعلمي للمطبوعات بيروت لبنان.

الطبقه الثانيه 2006عيسوى

اثبات الھدی کی عبارت

عن جابر بن عبد الله الانصاري في حديث طويل ان علي ابن ابي طالب تصدق بخاتمه وهو راكع فنزلت فيه هذه الايه انما وليكم الله ورسوله والذين امنوا الذين يقيمون الصلاه ويؤتون الزكاه وهم راكعون۔

ترجمہ: جناب جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے رکوع کی حالت میں سائل کو اپنی انگشتری

بطور خیرات عطاء فرمائی تو اللہ تعالی نے ان کی شان اقدس میں یہ آیت ﴿انماولیکم اللہ ورسولہ والذین امنوا الذین یقیمون الصلاہ ویؤتون الزکاہ و ھم راکعون ﴾نازل فرمائی

اثبات الهداة بالنصوص والمعجزات۔ج2۔ص47

الباب العاشر النصوص على الامامة امير المؤمنين

تاليف المحدث الكبير الشيخ محمد بن علي حسن الحر العاملي

متوفی1104ھ

المطبعہ العلمیہ بقم

کشف المراد کی عبارت

﴿انما وليكم الله ورسولہ والذين امنوا الذين يقيمون الصلاة ويؤتون الزكاة وہم راكعون﴾

ولان المفسرين اتفقوا على ان المراد هذه الايہ انما وليكم الله ورسوله والذين امنوا الذين يقيمون الصلاة ويؤتون الزكاة وهم راكعون علي عليه السلام لانه تصدق بخاتمة حالة ركوعه نزلت هذه الآية فيه ولا خلاف في ذلك.

ترجمہ: علامہ حلیؒ فرماتے ہیں کہ مفسرین کا اس بات پر اتفاق ہے کہ اس آیت ولایت کا مصداق علی بن ابی طالب علیہما السلام کی ذات اقدس ہی ہے کیونکہ انہوں نے ہی رکوع کی حالت میں سائل کو اپنی انگشتری بطور خیرات عطاء فرمائی تو اللہ تعالی نے ان کی شان اقدس میں یہ آیت کریمہ ﴿انما ولیکم اللہ و رسولہ و الذین امنوا الذین یقیمون الصلاۃ ویوتون الزکوۃ وھم الراکعون﴾ نازل فرمائی اور اس بارے میں کوئی دوسری رائے نہیں۔

كشف المراد في تجريد الاعتقاد۔ص499
المقصد الخامس في الامامة
ابي منصور جمال الدين الحسن بن يوسف حلى متوفى756ھ
المؤسسه النشر الاسلامي

مناقب ال ابی طالب کی عبارت

ابن شہر آشوب کہتے ہیں: قال اجمعت الامة هذه الاية نزلت فى اميرالمومنين ﴿انما وليكم الله ورسوله والذين امنوا الذين يقيمون الصلاه ويؤتون الزكاه وهم راكعون﴾

ترجمہ: امت کا اس بات پر اجماع ہے آیت ﴿انما ولیکم الله ورسوله والذين امنوا الذين يقيمون الصلاة ويؤتون الزكاة وهم راكعون﴾ امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہما السلام کی شان اقدس میں نازل ہوئی ہے۔

مناقب آل ابی طالب۔ ج2۔ ص208

کتاب الفضائل فی باب النصوص علی امامة امير المؤمنين علیہ السلام

تالیف ابی عبد اللہ محمد بن علي بن شہر اشوب۔ متوفی 588ھ۔

کتب اہل سنت اور آیت ولایت کا شان نزول

اب میں اہل سنت حضرات کی کتب احادیث، تاریخ، تفسیر، اور علم کلام سے کچھ ایسی ناقابل تردید عبارات اپنے قارئین کی پیش نظر کرنے کرنا چاہتا ہوں جن میں صراحت کے ساتھ مذکور ہے کہ یہ آیت ولایت اس وقت علی ابن ابی طالب علیہما السلام کی شان اقدس میں نازل ہوئی جب انہوں نے رکوع کی حالت میں سائل کو اپنی انگشتری بطور خیرات عطاء فرمائی۔ مثلاً:

تذکرۃ الخواص کی عبارت

ذكر الثعلبى في تفسيره عن السدى وعتبة بن ابى الحكيم و ثابت بن عبد الله قالوا نزلت هذه الايه في علي بن ابي طالب مره به السائل و هوفي المسجد راكع فاعطاه خاتمه۔

ترجمہ: ثعلبی نے اپنی تفسیر میں سدی، اور عتبہ بن ابی الحکیم اور ثابت بن عبد اللہ سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے کہا ہے کہ یہ آیت ولایت اس وقت مولا علی ابن ابی طالب علیہما السلام کی شان اقدس میں نازل ہوئی جب انہوں نے مسجد نبوی میں رکوع کی حالت میں سائل کو اپنی انگشتری بطور خیرات عطا فرمائی۔

اہلسنت حضرات کی معتبر کتاب

تذکرۃ الخواص۔ ص24۔ الباب الثانی فی ذکر فضائلہ علیہ السلام

تالیف علامہ سبط ابن جوزی۔ متوفیٰ 654 ھ

منشورات الشریف الرضی

تاریخ ابن عساکر کی عبارت

اخبرنا خالی ابو المعالی القاضی انا ابو الحسن الخلعی انا ابو العباس احمد بن محمد الشاهد نا ابو الفضل محمد بن عبدالرحمن بن عبدا الله بن الحارث الرملی آنا القاضی حمله بن معمر نا ابو سعید الاشج نا ابو نعیم الاحوال عن موسی بن قیس عن سلمه قال تصدق علی بخاتمه وهو راكع فنزلت ﴿اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللهُ وَ رَسُوْله وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ يُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَ همْ رٰكِعُوْنَ﴾

ترجمہ: سلمہ بن کھیل سے مروی ہے علی بن ابی طالب علیہما السلام نے رکوع کی حالت میں سائل کو اپنی انگشتری بطور خیرات عطاء فرمائی تو یہ آیت ولایت ﴿انما ولیکم الله ورسوله والذین امنوا الذین یقیمون الصلاة ویؤتون الزکاة وهم راکعون﴾ نازل ہوئی

اہلسنت حضرات کی معتبر کتاب

تاریخ مدینہ دمشق۔ج42۔ص357ذکر علی بن ابی طالب ع

تصنیف الامام الحافظ ابی القاسم علی بن الحسن المعروف ابن عساکر۔متوفی 571ھ

دارالفکر للطباعۃ والنشر والتوزیع

الطبعہ الاولی1999عیسوی

ینابیع المودۃ کی عبارت

وعن عبد الله بن سلام قال اذن بلال لصلاه الظهر فقام الناس يصلون فمن بين راكع وساجد فاذا سائل يسائل فاعطاه علي خاتمه وهو راكع فاخبر السائل النبى فقرا علينا ﴿انما وليكم الله ورسوله والذين امنوا الذين يقيمون الصلاه ويؤتون الزكاه وهم راكعون﴾

ترجمہ: جناب عبداللہ بن سلام سے مروی ہے کہ جناب بلالؓ نے نماز ظہر کے لیے اذان کہی اور لوگ ظہر کے نوافل پڑھنے میں مشغول ہوگئے کچھ لوگ حالت رکوع میں اور کچھ حالت سجدہ میں تھے اتنے میں ایک سائل

مسجد میں داخل ہوا اور اس نے سوال کیا پس علی ابن ابی طالب علیہما السلام نے اسے حالت رکوع میں ہی اپنی انگشتری عطاء فرمائی اور سائل نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ سارا ماجرا سنایا اور اپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمارے سامنے اس آیت کریمہ کی تلاوت فرمائی﴿ انما ولیکم اللہ ورسولہ والذین امنوا الذین یقیمون الصلاہ ویؤتون الزکاہ وھم راکعون﴾

اہلسنت حضرات کی معتبر کتاب

ینابیع المودہ ج2۔ ص358۔

تالیف الشیخ سلیمان بن شیخ ابراہیم حنفی قندوزی۔ متوفی 1294ھ

منشورات موسسہ الاعلمی للمطبوعات بیروت لبنان

فرائد السمطین کی عبارت

انبانا انس بن مالک ان سائل آتی المسجد یقول من یقرض الملی الوفی وعلی صلوات اللہ علیہ وآلہ راکع یقول بیدی خلفہ للسائل ان اخلع الخاتم من یدی

ترجمہ راوی کہتا ہے ہمیں انس بن مالک نے بتایا ایک سائل مسجد میں آیا اور اس نے آواز دے کر کہا کون ہے ثروت مند جو میرا قرض ادا کرے پس علی

بن ابی طالب علیہما السلام نے حالت رکوع میں ہی سائل کو ہاتھ کے ساتھ اشارہ کرتے ہوے کہا تم پیچھے سے آکر میرے ہاتھ کی انگشتری اتار لو جب اس نے انگشتری اتار لی تو یہ آیت ﴿ انما ولیکم الله ورسوله والذین امنوا الذین یقیمون الصلاه ویؤتون الزکاه وهم راکعون ﴾ نازل ہوئی

اہلسنت حضرات کی معتبر کتاب

فرائد السمطین ج1۔ ص187 باب39 حدیث149

تالیف المحدث الکبیر ابراھیم جوینی خراسانی متوفیٰ 722ھ

مناقب خوارزمی کی عبارتیں

وقد علمت یا معاویة ما انزل الله تعالى في كتابه من الآيات المتلوات في فضائله التي لا يشركه فيها أحد كقوله تعالى ﴿يوفون بالنذر ويخافون﴾وقوله تعالى﴿ إنما وليكم الله ورسوله والذين آمنوا الذين يقيمون الصلاة ويؤتون الزكاة وهم راكعون﴾وقوله تعالى ﴿أفمن كان على بينة من ربه ويتلوه شاهد منه ومن قبله﴾ وقوله تعالى ﴿رجال صدقوا ما عاهدوا الله

علیه﴾ وقد قال تعالی لرسوله : ﴿قل لا أسألكم عليه أجراً إلا المودة﴾

ترجمہ: جنگ صفین کے موقع پر عمرو بن عاص بن وائل سہمی نے معاویہ کے ایک مکتوب کے جواب میں لکھا۔

اے معاویہ! تو اچھی طرح سے جانتا ہے کہ اللہ تعالی نے قرآن مجید میں ایسی آیات علی کی فضیلت میں نازل فرمائی ہیں جن میں علی کے ساتھ کوئی دوسرا شریک نہیں ہے مثلا ارشاد باری تعالی ہے یوفون باالنذر ویخافون وہ لوگ اپنی نذر کو پورا کرتے ہیں اور معصیت الہی سے گریز کرتے ہیں۔

﴿انما ولیکم الله ورسوله والذین امنوا الذین یقیمون الصلاه ویؤتون الزکاه وهم راکعون﴾

ترجمہ: بیشک تمہارا ولی اللہ اور اس کا رسول ہے اور وہ مومنین ہیں جو نماز قائم کرتے ہیں اور حالت رکوع میں زکواۃ دیتے ہیں

﴿افمن کان علی بینه من ربه ویتلوه شاهد منه ومن قبله﴾

ترجمہ: کیا جو شخص اپنے رب کی طرف سے دلیل روشن پر ہو اور اس کے پیچھے ہی پیچھے ایک گواہ ہو

﴿رجال صدقوا ما عاهدوا الله عليه﴾

ترجمہ: ایمان والوں میں کچھ ایسے بھی ہیں خدا سے انہوں نے جو عہد کیا تھا اسے پورا کر دکھایا

﴿قل لا اسالكم عليه اجرا الا المودة في القربى﴾

ترجمہ: رسول تم کہہ دو میں اس تبلیغ رسالت کا اپنے قرابت داروں (اھل بیت) کی محبت کے سوا تم سے کچھ صلہ نہیں مانگتا

اہلسنت حضرات کی معتبر کتاب

مناقب خوارزمی۔ ص200۔ حدیث240

تالیف الموفق احمد بن محمد المکی الخوارزمی متوفی568ھ

الفصل الثالث

فی بیان اھل الشام الی ایام صفین وھم القاسطون

مؤسسہ النشر الاسلامی بقم المشرفہ

دوسری روایت

اخبرنا___حدثنا يحيى بن عبدالله بن عمر قال حدثنى ابى عن ابيه عن جده على بن ابى طالب قال نزلت هذه الاية على رسول الله صلى الله عليه واله

وسلم انما ولیکم الله ورسوله والذین امنوا الذین یقیمون الصلاه ویؤتون الزکاه وهم راکعون _فخرج رسول الله صلی الله علیه واله وسلم ودخل المسجد والناس یصلون ما بین راکع وقائم واذا سائل قال له یا سائل اعطاک احد شیا ؟قال لا، الا هذا الراکع لعلی اعطانی خاتما۔

ترجمہ: مولا علی ابن ابی طالب علیہما السلام سے مروی ہے یہ آیت کریمہ اسوقت نبی کریم صلی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہوئی جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے بیت الشرف سے مسجد میں تشریف لائے اور لوگ نوافل میں مشغول تھے اس حالت میں کہ کچھ حالت رکوع کچھ حالت قیام میں تھے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سائل سے پوچھا کیا کسی نے تجھے کچھ دیا؟ پس اس نے علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی طرف اشارہ کرتے ہوے بتایا اس رکوع کرنے والے نمازی نے یہ انگشتری دی ہے۔

اہل سنت حضرات کی معتبر کتاب، المناقب۔ ص266

الفصل السابع عشر فی بیان مانزل من الآیات فی شانہ حدیث 248

تالیف الموفق بن احمد بن محمد المکی الخوارزمی۔ متوفی 568ھ

نور الابصار کی عبارت:

وعن أبي ذر الغفاري ، قال : صليت مع رسول

صلى الله عليه واله وسلم يوما من الايام الظهر فسأل سائل في المسجد فلم يعطه أحد شيئا، فرفع السائل يد يه إلى السماءوقال :

اللهم أني سألت في مسجد نبيك محمد ص فلم يعطنى أحد شيئا ، وكان علىع في الصلاة راكعا فأومأ إليه بخنصره اليمنى ، وفيها خاتم فأقبل السائل فاخذ الخاتم من خنصره وذلك بمرأى من النبى ص وهو في المسجد فرفع رسول الله كفه إلى السماء وقال : أللهم ! إن أخي موسى سألك ، فقال : قال رب اشرح لي صدري ويسر لي أمري و احلل عقدة من لساني يفقهوا قولي وأجعل لي وزيرا من أهلي هرون أخي اشدد به أزرى وأشركه في أمرى

فانزلت عليه قرآنا : وقال سنشد عضدك بأخيك ونجعل سلطنا فلايصلون اليكما ، اللهم إني محمد نبيك ، وصفيك . اللهم فاشرح لي صدري ، ويسرلى أمري ، وأجعل لي وزيرا من أهلي عليا أخي، واشدد به ظهري . قال أبو ذررض فما استتم دعاءه حتى نزل جبريل من عند الله عز وجل ، وقال يا محمد أقرأ انما وليكم الله ورسوله والذين امنوا الذين يقيمون الصلاه ويؤتون الزكاه وهم راكعون۔

ترجمہ: جناب ابوذر غفاری رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی میں نے

ایک دن رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اقتدا میں ظہر کی نماز پڑھی اتنے میں ایک سائل

مسجد نبوی میں داخل ہوا اس نے سوال کیا جب اسے کچھ نہ ملا تو اس نے اپنے دونوں ہاتھوں کو آسمان کی طرف بلند کرتے ہوئے فریاد کی اے اللہ گواہ رہنا میں تیرے نبی رحمت العالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مسجد میں سوالی بن کر آیا مگر مجھے کسی نے کچھ نہیں دیا اس وقت علی ابنِ ابی طالب علیہما السلام حالت رکوع میں تھے انھوں نے دائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی سے جس میں علی علیہ السلام نے انگشتری پہن رکھی تھی اس سے سائل کی طرف اشارہ کیا اور سائل نے آگے بڑھ کر انگشتری اتار لی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نور نبوت سے یہ منظر دیکھ رہے تھے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آسمان کی طرف نگاہ بلند کی اور دعا مانگی یا الھی میرے بھائی موسیٰؑ بن عمران نے تیری بارگاہ میں سوال کیا تھا یا الھی میرا سینہ کشادہ کردے اور میرا معاملہ آسان بنا دے میری زبان کی گرہ کھول دے تاکہ لوگوں کو میری بات سمجھنے میں آسانی ہو اور میرے اہل میں سے میرے بھائی ہارونؑ کو میرا جانشین اور وزیر بنا دے اور اس کے ذریعے میری کمر مضبوط کر دے اور اسے کار رسالت میں میرا شریک قرار دے اور تم نے کلیم اللہ کی دعا کو ان الفاظ میں شرف قبولیت بخشا اور فرمایا ہم تمہارے بازوں کو تمھارے بھائی سے مضبوط کر دیں گے اور تمہارے لئے ایسا غلبہ قرار دیں گے یہ لوگ تم تک نہ پہنچ سکیں گے یا الہی بے شک میں تیرا نبی اور صفی محمد ہوں میں تیری

بارگاہ میں دعا کرتا ہوں میرا سینہ کشادہ کردے اور میرا معاملہ آسان کردے اور میرے اہل میں سے میرے بھائی علی کو میرا وزیر بنا اور اسے میرا زور کمر قرار دے ابوذر کہتے ہیں کہ ابھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعا ختم نہیں ہوئی تھی جبرئیل علیہ السلام یہ آیت:

﴿انما ولیکم اللہ ورسولہ والذین امنوا الذین یقیمون الصلاۃ ویؤتون الزکاۃ وھم راکعون﴾ لیکر نازل ہو گئے۔

اہلسنت حضرات کی معتبر کتاب

نور الابصار فی مناقب آل النبی المختار۔ ج 1۔ ص 298

ذکر مناقب سیدنا علی بن ابی طالب علیہ السلام

تالیف الشیخ مؤمن بن حسین الشبلنجی۔ متوفی 1298ھ

مسند الامام احمد بن حنبل کی عبارت

عن ابن عباس ھو الذی تصدق بخاتمہ وھو راکع فانزل اللہ فیہ اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ اللہُ وَ رَسُوْلُہ وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوا الَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ وَ یُؤْتُوْنَ الزَّکٰوۃَ وَ ھُمْ رٰکِعُوْنَ۔

ترجمہ: جناب ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ علی بن ابی طالب علیھما السلام وہ ہیں جنہوں نے رکوع کی حالت میں اپنی انگشتری سائل کو بطور خیرات عطاء فرمائی تو اللہ تعالی نے ان کی شان اقدس میں یہ آیت کریمہ:

﴿انما ولیکم الله و رسوله و الذین یقیمون الصلاة ویؤتون الزکاة وهم راکعون﴾ نازل فرمائی۔

اہلسنت حضرات کی معتبر کتاب

مسند الامام احمد بن حنبل وبھامشہ منتخب کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال

ج5، ص38۔ طبع قدیم

کتاب المتفق والمفترق کی عبارت

عن ابی عیسی عن ابن عباس رضي الله تعالی عنهما قال تصدق علي بخاتمه وهو راکع فقال النبي صلی الله علیه واله وسلم للسائل من اعطاك هذا الخاتم فقال ذاک الراکع فنزل الله تعالی فیه اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ اللّٰهُ وَ رَسُوۡلُه وَ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا الَّذِیۡنَ یُقِیۡمُوۡنَ الصَّلٰوةَ وَ یُؤۡتُوۡنَ الزَّکٰوةَ وَ همۡ رٰکِعُوۡن.

ترجمہ: ابی عیسی نے ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کی ہے

کہ انھوں نے کہا علی ابن ابی طالب علیہما السلام نے حالت رکوع میں اپنی انگشتری سائل کو بطور خیرات عطاء فرمائی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سائل کو بلا کر اس سے پوچھا کہ یہ انگشتری آپ کو کس نے دی ہے؟ تو اس نے ایک نمازی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بتایا اس رکوع کرنے والے نے دی ہے تو اللہ تعالی نے یہ آیت:

﴿ انما ولیکم الله ورسوله والذین امنوا الذین یقیمون الصلاة ویؤتون الزکاة وهم راکعون ﴾نازل فرمائی۔

اہل سنت حضرات کی معتبر کتاب المتفق والمفترق ج1، ص214

تالیف ابی بکر احمد بن علی الخطیب البغدادی۔ متوفی 463ھ

تحقیق محمد صادق حامدی الاحرار

الطبرسی الاولی 1997 عیسوی۔

تفسیر جامع البیان عن تأویل آیة القرآن کی عبارت

حدثنی الحارث قال ثنا عبد العزیز قال ثنا غالب بن عبید الله قال سمعت مجاهد یقول في قوله انما ولیکم الله ورسوله والذین امنوا الذین یقیمون الصلاه ویؤتون الزکاه وهم راکعون.

ترجمہ: مجھے حارث نے بتایا اور اس نے کہا ہمیں عبد العزیز نے بتایا اور اس نے کہا مجھے غالب بن عبید اللہ نے بتایا اور اس نے کہا میں نے مجاہد سے سنا وہ اس آیت کریمہ ﴿انما ولیکم الله ورسوله والذین امنوا الذین یقیمون الصلاة ویؤتون الزکاه وهم راکعون﴾ کے شان نزول کے متعلق بتا رہے تھے کہ یہ آیت اس وقت حضرت علی ابن ابی طالب علیہما السلام کی شان اقدس میں نازل ہوئی جب انہوں نے نماز قائم رکھتے ہوئے حالت رکوع میں سائل کو اپنی انگشتری بطور خیرات عطاء فرمائی.

اہلسنت حضرات کی معتبر کتاب

جامع البيان عن تاويل آية القرآن،ج 5،ص531

تفسیر سورۃ المائدہ، آیت 55

تالیف ابی جعفر محمد بن جریر الطبری، متوفی 310 ہجری

تحقيق الدكتور عبدالله بن عبد المحسن التركی

ھجر للطباعۃ والنشر والتوزیع والاعلان

تفسیر الحداد کی عبارت

وروی ان عبدالله ابن عباس رضي الله عنهما

كان ذات يوم جالسا شفير زمزم يقول قال رسول صلى عليه وآله وسلم اذ اقبل رجل متعمم بعمامة فجعل ابن عباس لا يقول قال رسول الله صلى الله عليه واله وسلم الاقال ذلک الرجل قال رسول صلى الله عليه واله وسلم فقال ابن عباس سالتک بالله من انت فكشف العمامه عن وجهه وقال أيها الناس من عرفني فقد عرفني ومن لم يعرفنى فانا جندب بن جناده البدري، أنا أبو ذر الغفاري سمعت رسول الله صلى الله عليه واله وسلم بهاتين وإلا فصمتا، ورائته بهائن والا فعميتا يقول.على قائد البررة، وقاتل الكفرة، منصور من نصره، مخذول من خذله أما أني صليت مع رسول صلى الله عليه واله وسلم يوما من الايام صلاة الظهر فسال سائل فى المسجد فلم يعطه احدفرفع السائل رأسه وقال: اللهم اشهد اني سالت فى مسجد رسولك صلى الله عليه واله وسلم يوما من الأيام فلم يعطنى أحد وكان علي راكعا فاوما إليه بخنصره اليمنى وكان فيها خاتم فاخذ السائل الخاتم من خنصره، وذلك بحضره النبي صلى الله عليه واله وسلم فلما فرغ من صلاته رفع رسول الله صلى الله عليه واله وسلم رأسه إلى السماء وقال: اللهم إن أخي موسى سالك فقال رب شرح لى صدرى ويسرلى آمرى واحلل عقده من لسانى ويفقهوا قولي واجعل لي وزيرا من اهلي هرون اخى واشدد به آزرى واشركه فى امرى فانزلت عليه سننشد عضدک باخيک ونجعل لكما سلطنا فلا يصلون اليكما بايتنا اللهم انا محمد نبيک

وصفيک اللهم فاشرح لی صدری ويسر لی امری واجعل لی وزيرا من اهلی عليا اشدد به ظهری قال ابو ذر فما اختتم رسول الله ص الکلام حتی نزل جبرئيل بهذا الاية انما وليکم الله ورسوله والذين امنوا الذين يقيمون الصلاه ويؤتون الزکاه وهم راکعون.

ترجمہ: راوی نے بیان کیا ہے کہ ایک دن ابن عباسؓ ہمارے پاس زمزم کنویں کے کنارے پر بیٹھ کر ہمیں احادیث نبوی ص سنا رہے تھے اتنے میں ایک نقاب پوش شخص ظاہر ہوا اور وہ بھی ہمارے پاس آکر بیٹھ گیا جب بھی ابن عباسؓ کوئی حدیث بیان کرتے تو وہ نقاب پوش شخص بھی قال رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہہ کر کوئی حدیث بیان کر دیتا ابن عباسؓ نے (تعجب کرتے ہوئے) اس نقاب پوش شخص سے کہا میں اللہ کا واسطہ دے کر تجھ سے پوچھتا ہوں بتاو تم کون ہو؟ اس شخص نے اپنے چہرے سے نقاب ہٹایا اور بولا:

اے لوگو! جو مجھے جانتا ہے وہ خوب جانتا ہے ہے اور جو نہیں جانتا پس وہ جان لے میں جندب ابن جنادہ ابوذر غفاری بدری صحابی ہوں میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے ان دونوں کانوں سے فرماتے ہوئے سنا اگر نہیں سنا تو میرے کان بہرے ہو جائیں اور میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ان دونوں آنکھوں سے دیکھا ہے آگر نہیں دیکھا تو میری آنکھیں اندھی ہو جائیں میں

نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ علی علیہ السلام نیک لوگوں کے سر دار اور کافر لوگوں کا قاتل ہیں وہ شخص کامیاب ہے جس نے علی علیہ السلام کی نصرت کی وہ ذلیل اور رسوا ہے جس نے علی کو رسوا کرنے کی کوشش کی۔

میں ایک دفعہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اقتدا میں ظہر کی نماز پڑھ رہا تھا اتنے میں ایک سائل مسجد میں داخل ہوا اس نے کچھ مانگا لیکن اسے کسی نے کچھ نہ دیا اس نے حسرت بھری نگاہیں آسمان کی طرف بلند کیں اور بولا اے الھی میں نے تیرے نبی کی مسجد میں آکر سوال کیا لیکن مجھے کسی نے کچھ نہیں دیا اس وقت علی بن ابی طالب علیہما السلام حالت رکوع میں تھے پس انھوں نے اپنی چھوٹی انگلی سے اس سائل کی طرف اشارہ کیا جس انگلی میں آپ نے انگشتری پہن رکھی تھی سائل نے آکر چھوٹی انگلی سے انگشتری اتار لی یہ سارا واقعہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی موجودگی میں ہوا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حسرت بھری نگاہیں آسمان کی طرف بلند کیں اور دعا مانگی اے پروردگار بے شک میرے بھائی موسی کلیم اللہ نے ان الفاظ میں تجھ سے دعا مانگی کہ میرے سینے کو کشادہ کر دے میرے امر کو آسان بنا دے میری زبان کی گرہ کھول دے تاکہ لوگ آسانی سے میری بات سمجھ سکے اور میرے اہل میں سے میرے بھائی ہارون کو میرا وزیر بنا اور اسے میرا زور

بازو قرار دے اوراسے کار رسالت میں میرا شریک بنا یا الھی تم نے ان الفاظ میں کلیم اللہ کی دعا کو شرف قبولیت بخشا اور فرمایا ہم تیرے بازوں کو تیرے بھائی سے مضبوط کر دیں گے اور تمہارے لئے ایسا غلبہ قرار دیں گے یہ لوگ تم تک نہیں پہنچ سکیں گے اے اللہ میں تیرا نبی اور صفی محمد ہوں میں دعا مانگتا ہوں میرے سینے کو کشادہ کر دے اور میرے امر کو آسان بنا دے اور میرے اہل میں سے میرے بھائی علی علیہ السلام کو میرا وزیر بنا اس کے ذریعے میری کمر مضبوط فرما ابھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعا ختم نہیں ہوئی تھی جبرئیل امین علیہ السلام یہ آیت﴿ انما ولیکم الله ورسوله والذین امنوا الذین یقیمون الصلاة ویؤتون الزکاة وهم راکعون﴾ لیکر نازل ہو گئے

اہلسنت حضرات کی معتبر کتاب

تفسیر الحداد، ج2، ص429

تفسیر سورہ المائدہ، آیت 55

تالیف ابی بکر الحداد الیمنی۔ متوفی 800ھ

تحقیق الدکتور محمد ابراہیم یحیی

دار المدار الاسلامی

تفسیر الکشاف کی عبارت

﴿انما ولیکم الله ورسوله والذین امنوا الذین یقیمون الصلاة ویؤتون الزکاة وهم راکعون﴾انما نزلت في علی کرم الله وجهه حین ساله سائل وهو راکع في الصلاه فطرح له خاتمه

ترجمہ: یہ آیت کریمہ ﴿انما ولیکم الله ورسوله والذین امنوا الذین یقیمون الصلاه ویؤتون الزکاة وهم راکعون﴾ اس وقت علی ابن ابی طالب علیہما السلام کی شان اقدس میں نازل ہوئی جب انہوں نے نماز کے دوران حالت رکوع میں سائل کو اپنی انگشتری اتار کر دی۔

اہلسنت حضرات کی معتبر کتاب

تفسیر الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل في وجوه التاویل

ج297، تفسیر سورہ المائدہ، آیت 55

تالیف ابي القاسم محمود بن عمر الزمخشري الخوارزمي-متوفی 538ھ

الناشر دار المعرفه بیروت لبنان.

تفسیر در منثور کی عبارت

واخرج الطبراني في الاوسط وابن مردويه عن عمار بن ياسر قال وقف بعلى سائل وهو راكع فى الصلواة تطوع فطرع خاتمه فاعطاه السائل فاتى رسول الله ﷺ فاعلمه ذلک فنزلت على النبى صلى الله عليه وآله وسلم هذه الآية (انما وليكم الله ورسوله والذين امنوا الذين يقيمون الصلاه ويؤتون الزكاه وهم راكعون)فقرا رسول الله على اصحابه واخرج ابن ابى حاتم وابو الشيخ وابن عساكر عن سلمة بن كهيل قال تصدق على بخاتمه وهو راكع فنزلت ﴿انما وليكم الله ورسوله والذين امنوا الذين يقيمون الصلاة ويؤتون الزكاة وهم راكعون﴾

واخرج ابن جرير عن مجاهد فى قوله ﴿انما وليكم الله ورسوله والذين امنوا الذين يقيمون الصلاة ويؤتون الزكاة وهم راكعون﴾ نزلت فى على بن ابى طالب.

ترجمہ: طبرانی نے کتاب اوسط میں نقل کیا ہے اور ابن مردویہ نے عمار یاسرؓ سے نقل کیا ہے کہ انھوں نے کہا ہے کہ علی ابن ابی طالب علیہما السلام کے پاس ایک سائل آیا اور اس وقت علی علیہ السلام ظہر کے نوافل کے رکوع میں تھے آپ علیہ السلام نے آپنی انگشتری اتار کر سائل کو دے دی اتنے میں نبی

کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد میں تشریف لائے جب انھیں اس واقعہ سے آگاہی حاصل ہوئی تو اللہ تعالی نے اس آیت کریمہ کو اپنے حبیب پر نازل فرمایا ﴿انما ولیکم الله ورسوله والذین امنوا الذین یقیمون الصلاة ویؤتون الزکاة وهم راکعون﴾ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس آیت کریمہ کو اپنے اصحاب کے سامنے تلاوت فرمایا ابن ابی حاتم؛ ابو شیخ اور ابن عساکر نے سلمہ بن کہیل سے نقل کیا ہے اس نے کہا ہے کہ جب علی ابن ابی طالب علیہما السلام نے حالت رکوع میں سائل کو اپنی انگشتری بطور خیرات عطا فرمائی تو یہ ایت کریمہ:

﴿ انما ولیکم الله ورسوله والذین امنوا الذین یقیمون الصلاة ویؤتون الزکاة وهم راکعون﴾ نازل ہوئی

ابن جریر نے مجاہد سے نقل کیا ہے اس نے کہا کہ یہ آیت کریمہ ﴿ انما ولیکم الله ورسوله والذین امنوا الذین یقیمون الصلاة ویؤتون الزکاة وهم راکعون﴾ اس وقت نازل ہوئی جب علی ابن ابی طالب علیہما السلام نے حالت رکوع میں سائل کو اپنی انگشتری بطور خیر عطاء فرمائی۔

اہلسنت حضرات کی معتبر کتاب

تفسير الدر المنثور في التفسير الماثور۔ج3۔ص105

تفسیر سورہ المائدہ۔ آیت 55

تاليف الامام عبد الرحمن بن كمال جلال الدين السيوطي۔متوفی 911ھ

ناشر دار الفكر للطباعه والنشر والتوزيع

تفسیر ابی السعود کی عبارت

روی انها نزلت فی علی ابن ابی طالب علیه السلام حین ساله سائل وهو راکع فطرح الیه خاتمه کانه کان مرجا فی خنصره غیر محتاج فی اخراجه الی کثیر عمل یؤدی الی فساد الصلاة

ترجمہ :مروی ہے یہ آیت ﴿انما ولیکم الله ورسوله والذین امنوا الذین یقیمون الصلاة ویؤتون الزکاة وهم راکعون﴾ علی بن ابی طالب علیہما السلام کی شان اقدس میں اس وقت نازل ہوئی جب انہوں نے رکوع کی حالت میں سائل کو اپنی انگشتری اتار کر دی چونکہ یہ انگشتری آپ علیہ السلام نے چھوٹی انگلی میں پہن رکھی تھی جو کہ ڈھیلی تھی جسے اتارتے وقت آپ علیہ السلام فعل کثیر بجا نہیں لائے جو نماز کے باطل ہونے کا موجب بنتا۔

اہلسنت حضرات کی معتبر کتاب

تفسیر ابی السعود۔ ج2۔ ص289

تفسیر سورہ المائدہ۔ آیت 55

تالیف للقاضی ابی السعود محمد بن محمد بن مصطفی العمادی الحنفی۔ متوفی 982ھ

وضع حواشیہ عبد اللطیف عبد الرحمن

منشورات محمد علی بیضون دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان

تفسیر شواھد التنزیل کی عبارتیں

عن احمد بن یسار المروزی عن عبدالرزاق به وقال نزلت فی علی ابن ابی طالب

ترجمہ: عبد الرزاق سے مروی ہے اس نے کہا کہ یہ آیت ﴿انما ولیکم الله ورسوله والذین امنوا الذین یقیمون الصلوة بؤتون الزکاة وهم راکعون﴾ علی ابی طالب علیہ السلام کی شان میں نازل ہوئی ہے۔

ص163۔

عن محمد بن الحنفیة ان سائلا سال فی مسجد رسول الله ﷺ(لم یعطه غیر علی)احد شیا فخرج

رسول ﷺ وقال هل اعطاک احد شیا ؟قا ل لا الا رجل مررت به وهو راكع فناولنی خاتمه فقال النبی صلی الله علیه وآله وسلم وتعرفه قال لا فنزلت هذه الایة انما ولیكم الله ورسوله والذین امنوا الذین یقیمون الصلاة ویؤتون الزكاة وهم راكعون فكان علي ابن ابي طالب

ترجمہ: جناب محمد بن حنفیہ سے مروی ہے ایک سائل مسجد رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں آیا اور اس نے وہاں سوال کیا اور اسے علی ابن ابی طالب علیہا السلام کے علاوہ اسے کسی نے کچھ عطاء نہ کیا اور نبی کریم اپنے بیت الشرف سے مسجد میں تشریف لائے آنحضرت ﷺ نے اس سائل سے پوچھا گیا تجھے کسی نے کچھ دیا ہے اس نے کہا مجھے کسی نے کچھ نہی دیا سوائے اس شخص کے جو حالت رکوع میں ہے جب میرا اس نمازی کے پاس سے گزر ہوا تو اس نے مجھے اپنی انگشتری اتار دی ہے آنحضرت ﷺ نے اس سے پوچھا کیا تو اسے جانتا ہے اس نے کہا نہیں اتنے میں یہ آیت نازل ہوئی﴿ انما ولیكم الله ورسوله والذین امنوا الذین یقیمون الصلاة ویؤتون الزكاة وهم﴾

شواہد التنزیل۔ ص167

عن عطاء بن السائب فی قوله تعالیٰ انما ولیكم الله ورسوله والذین امنوا الذین یقیمون الصلاة ویؤتون

الزكاة وهم راكعون الاية قال نزلت فى على مر به سائل وهو راكع فناولنى خاتمه۔

ترجمہ :عطا بن سائب سے مروی ہے کہ اس نے کہا آیت ﴿انماولیکم الله ورسوله والذين امنوا الذين يقيمون الصلاة ويؤتون الزكاة وهم راكعون ﴾علی بن ابی طالب علیہما السلام کی شان اقدس میں نازل ہوئی ہے کیونکہ انہوں نے رکوع کی حالت میں سائل کو اپنی انگشتری عطاء کی۔

شواهد التنزيل لقواعد التفضيل۔ص168

تالیف الحافظ الکبیر عبید اللہ بن عبد اللہ بن احمد المعروف الحاکم الحسکانی الحنفی النیشاپوری من اعلام القرن الخامس ھجری

تحقیق الشیخ محمد باقر المحمودی

منشورات موسسہ الاعلمی للمطبوعات بیروت لبنان

تفسیر خازن کی عبارت

انما وليكم الله ورسوله والذين امنوا الذين يقيمون الصلاة ويؤتون الزكاة وهم راكعون نزلت فى شخص معين و هو على ابن ابى طالب قال السدى مر بعلى سائل و هو راكع فى المسجد فاعطاه خاتمه

ترجمہ: یہ آیت ﴿انماولیکم اللہ ورسولہ والذین امنوا الذین یقیمون الصلاۃ ویؤتون الزکاۃ وھم راکعون﴾ جس خاص شخصیت کی شان اقدس میں یہ آیت نازل ہوئی ہے وہ علی بن ابی طالب علیہما السلام کی ذات اقدس ہے

سدی نے کہا کہ مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں مولا علی علیہ السلام کے پاس ایک سوالی نے سوال کیا جب وہ حالت رکوع میں تھے تو آپ علیہ السلام نے اس سائل کو اپنی انگشتری عطاء کی تو یہ ایت ﴿انما ولیکم اللہ ورسولہ والذین امنوا الذین یقیمون الصلاہ ویؤتون الزکاہ وھم راکعون﴾ نازل ہوئی۔

اہلسنت حضرات کی معتبر کتاب

تفسیر الخازن المسمی لباب التاویل فی معانی التنزیل

ج2۔ ص56 ۔ تفسیر سورہ المائدہ۔ آیت 55

تالیف علاالدین علی بن محمد بن ابراھیم البغدادی الشھیر بالخازن۔ متوفی 735ھ

منشورات محمد علی بیضون دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان

تفسیر النسفی کی عبارت

﴿انما وليكم الله ورسوله والذين امنوا الذين يقيمون الصلاة ويؤتون الزكاة وهم راكعون﴾ انها نزلت في على ابي طالب رضي الله عنه حين سأله سائل وهو راكع فى الصلاته فطرح له خاتمه

ترجمہ: آیت ﴿انما وليكم الله ورسوله والذين امنوا الذين يقيمون الصلاه ويؤتون الزكاه وهم راكعون﴾ اس وقت علی ابن ابی طالب علیہما السلام کی شان اقدس میں نازل ہوئی جب انہوں نے نماز کے دوران حالت رکوع میں سائل کو اپنی انگشتری اتار کر دی۔

اہلسنت حضرات کی معتبر کتاب

تفسیر النسفي مدارک التنزیل وحقائق التاویل

ج 1۔ ص 456

تفسیر سورہ المائدہ۔ آیت 55

تالیف ابی البرکات عبد اللہ بن احمد بن محمود نسفی۔ متوفی 710ھ

تحقیق یوسف علی بدہوی، ناشر دار الکلم الطیب بیروت

تفسیر فتح البیان في مقاصد القران کی عبارت

عن ابن عباس قال تصدق علی بخاتمه وهو راكع فانزل الله فيه هذه الاية انما وليكم الله ورسوله والذين امنوا الذين يقيمون الصلاه ويؤتون الزكاه وهم راكعون.

ترجمہ: جناب ابن عباسؓ سے مروی ہے یہ آیت ﴿انما وليكم الله ورسوله والذين امنوا الذين يقيمون الصلاه ويؤتون الزكاه وهم راكعون﴾ اس وقت علی بن ابی طالب علیہما السلام کی شان اقدس میں نازل ہوئی جب انہوں نے رکوع کی حالت میں اپنی انگشتری خیرات کی۔

اہلسنت حضرات کی معتبر کتاب

فتح البيان في مقاصد القران

ج3۔ ص453 ۔ تفسیر سورہ المائدہ۔ آیت 55

تالیف الامام ابی طیب صدیق بن حسن بن علی البخاری۔ متوفی 1448ء

تفسیر البغوی کی عبارت

وقال السدی قوله اراد به علی ابن ابی طالب رض مر به سائل وهو راکع فی المسجد فاعطاه خاتمه۔

ترجمہ: سدی نے کہا ہے یہ آیت ﴿انما ولیکم الله ورسوله والذین امنوا الذین یقیمون الصلاۃ ویؤتون الزکاۃ وهم راکعون﴾ اس وقت علی ابن ابی طالب علیہما السلام کی شان اقدس میں نازل ہوئی جب انہوں نے نماز قائم رکھتے ہوئے حالت رکوع میں سائل کو اپنی انگشتری بطور خیرات عطاء فرمائی۔

اہلسنت حضرات کی معتبر کتاب

تفسیرالبغوي معالم التنزيل

ج3۔ ص72

تفسیر سورہ المائدہ۔ آیت 55

تالیف الامام ابی محمد الحسین بن محمود البغوی۔ متوفی 516ھ

تحقیق و تدقیق محمد عبد اللہ نمر

احکام القرآن کی عبارت

قال الله تعالی﴿انما ولیکم الله ورسوله والذين امنوا الذين يقيمون الصلاه ويؤتون الزكاه وهم راكعون﴾ روى مجاهد والسدى ابي جعفر وعتبہ بن ابي حكيم انها نزلت في علي بن ابي طالب حين تصدق بخاتمه وهو راكع۔

ترجمہ: مجاہد؛ سدی؛ ابو جعفر اور عتبہ بن ابی حکیم سے مروی ہے اور انھوں نے کہا ہے کہ یہ آیت ﴿انما وليكم الله ورسوله والذين امنوا الذين يقيمون الصلاة ويؤتون الزكاة وهم راكعون﴾ اس وقت مولا علی علیہ السلام کی شان اقدس میں نازل ھوئی جب انھوں نے رکوع کی حالت میں سائل کو اپنی انگشتری بطور خیر عطاء فرمائی۔

اہلسنت حضرات کی معتبر کتاب احکام القرآن ج4 ص

تالیف. حجة الاسلام الامام ابی بکر احمد بن علی الرازی الجصاص۔متوفی 981ھ

تحقیق محمد الصادق قمحاوی

دار احیاء التراث العربی بیروت لبنان

تاریخ طباعت 1992 عیسوی

تفسیر اسباب نزول کی عبارت

قال الکلبی وزاد ان آخر الایہ نزل فی علی ابن ابی طالب رضوان الله علیه لانه اعطی خاتمه سائلا وهو راكع فی الصلاة

ترجمہ: کلبی نے کہا ہے کہ آیت ولایت کا آخری جز ﴿يقيمون الصلاة ويؤتون الزكاة وهم راكعون﴾ علی ابنِ ابی طالب علیھما السلام کی شان اقدس میں نازل ہوا ہے کیونکہ انہوں نے ہی نماز کے دوران حالت رکوع میں سائل کو اپنی انگشتری عطاء فرمائی تھی۔

اہلسنت حضرات کی معتبر کتاب

اسباب النزول

ص199۔ تفسیر سورہ المائدہ۔ آیت 55

تالیف ابی الحسن علی بن احمد الواحدی نیشاپوری

متوفیٰ468

تخریج و تدقیق عصام بن عبد المحسن الحمیدان

ناشر دار الصلاح الدمام

روح المعانی کی عبارت

غالب اخبار بين على انها نزلت في على كرم الله وجهه الكريم فقد اخرج الحاكم وابن مردويه

ترجمہ: اکثر روایات میں یہی ذکر ہوا ہے کہ آیت ﴿ انما وليكم الله ورسولہ والذين امنوا الذين يقيمون الصلاة ويؤتون الزكاة وهم راكعون ﴾ علی بن ابی طالب علیہما السلام کی شان اقدس میں نازل ہوئی ہے اور امام حاکم اور ابن مردویہ نے اس آیت کے شان نزول کے متعلق یہی قول نقل کیا ہے۔

اہلسنت حضرات کی معتبر کتاب

تفسیر روح المعانی فی تفسیر القرآن العظیم والسبع المثانی

ج6۔ ص167

تفسیر سورہ المائدہ۔ آیت 55

تالیف. علامہ ابو الفضل شہاب الدین سید محمود آلوسی البغدادی

متوفیٰ 1280ھ

ناشر ادارہ الطباعہ المنیریہ احیا التراث العربی بیروت لبنان

تفسیر السمرقندی کی عبارت

قال ابن عباس وذلک ان بلالا لما اذن و خرج رسول الله صلی الله علیه واله وسلم و الناس في المسجد یصلون بین قائم وراکع وساجد فاذا هو بمسکین یسال الناس فدعاه رسول الله صلی الله علیه واله وسلم قال هل اعطاک شیئا نعم قال ماذا قال خاتم فضه قال من اعطاک قال ذاک المصلي قال في اي حال اعطاك قال اتاني وهو راکع فنظر هو علي بن ابي طالب رضي الله ۔

ترجمہ: جناب ابن عباسؓ نے آیت﴿ انما ولیکم الله ورسوله والذین امنوا الذین یقیمون الصلاه ویؤتون الزکاه وهم راکعون ﴾کے شان نزول کے متعلق بیان کیا ہے جب جناب بلال رض نے اذان کہی اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے بیت الشرف سے مسجد میں تشریف لائے اور لوگ نوافل میں مصروف تھے کچھ قیام کی حالت میں تھے اور کچھ رکوع کی حالت میں اور کچھ سجدہ کی حالت میں تھے۔

اسی اثناء میں ایک سائل مسجد میں داخل ہوا اور لوگوں سے اپنی حاجت بیان کرنے لگا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سائل سے پوچھا کیا تجھے یہاں سے کچھ ملا ہے ؟اس نے بتایا یہ چاندی کی انگشتری ملی ہے آنحضرت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے پوچھا یہ تجھے کس نے دی ہے اس نے ایک نمازی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ اس نے مجھے دی ہے پھر اپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے پوچھا اس وقت وہ نمازی کس حالت میں تھا اس نے جواب میں کہا اس وقت حالت رکوع میں تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب اس نمازی کی طرف دیکھا تو وہ علی بن ابی طالب علیہما السلام تھے۔

اہلسنت حضرات کی معتبر کتاب تفسیر السمرقندی المسمی بحر العلوم

ج1۔ص445 ۔ تفسیر سورہ المائدہ ایت 55

تالیف ابی لیث نصر بن محمد بن احمد بن ابراہیم السمرقندی۔ متوفی 375ھ

تعلیق و تحقیق الشیخ علی محمد المعوض الشیخ عادل احمد عبد الموجود

دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان

تفسیر قرطبی کی عبارت

﴿انما وليكم الله ورسوله والذين امنوا الذين يقيمون الصلاه ويؤتون الزكاه وهم راكعون﴾ نزلت في على ابن ابي طالب

ترجمہ :آیت انما ولیکم اللہ ورسولہ والذین امنوا الذین یقیمون الصلاہ ویؤتون الزکاہ وھم علی ابن ابی طالب علیہما السلام کی شان اقدس میں نازل ہوئی ہے.۔

اہلسنت حضرات کی معتبر

کتاب الجامع لاحکام القران

ج8۔ ص54

تفسیر سورہ المائدہ۔ آیت 55

تالیف ابي عبد الله محمد بن احمد بن ابي بکر القرطبي۔

متوفی 672 ھ

تحقيق الدكتور عبد الله بن عبد المحسن التركي

تفسیر ابن ابی حاتم رازی کی عبارت

حدثنا ابو سعيد الاشج ثنا الفضل بن دكين ابو نعيم الاحول ثنا موسى بن قيس الحضرمي عن سلمه بن كهيل قال تصدق علي بخاتمه فنزلت انما وليكم الله ورسوله والذين امنوا الذين يقيمون الصلاه ويؤتون الزكاه وهم راكعون۔

ترجمہ: سلمہ بن کہیل سے مروی ہے علی ابن ابی طالب علیہما السلام

نے سائل کو اپنی انگشتری بطور خیرات عطا فرمائی تو یہ آیت ﴿ انما ولیکم الله رسوله والذين امنوا الذين يقيمون الصلاة ويؤتون الزكاة وهم راكعون ﴾ علی علیہ السلام کی شان اقدس میں نازل ہوئی۔

اہلسنت حضرات کی معتبر کتاب

تفسیر القرآن العظیم مسندا عن رسول اللہ والصحابہ والتابعین

ج1۔ ص1162 ۔ تفسیر سورہ المائدہ۔ آیت55

تالیف الامام الحافظ عبد الرحمان بن محمد ابن ادریس الرازی ابن ابی حاتم،

متوفی327ہجری

مکتبہ نزار مصطفی البازمکہ المکرمہ الریاض.

تفسیر التسهيل لعلوم التنزيل کی عبارت

انما وليكم الله ورسوله والذين امنوا الذين يقيمون الصلاه ويؤتون الزكاه وهم راكعون قيل نزلت في على بن ابي طالب ع فانه ساله سائل وهو راكع في الصلاه فاعطاه خاتمه ۔

ترجمہ: یہ آیت ﴿انماولیکم الله ورسوله والذين امنوا الذين يقيمون الصلاة ويؤتون الزكاة وهم راكعون﴾ علی بن ابی

طالب علیہما السلام کی شان اقدس میں نازل ہوئی کیونکہ انہوں نے ہی رکوع کی حالت میں سائل کو اپنی انگشتری عطاء فرمائی۔

اہلسنت حضرات کی معتبر کتاب

التسهيل لعلوم التنزيل

ج1ص342 ۔ تفسیر سورہ المائدہ۔ آیت 55

تالیف الامام العلامہ المفسر ابی القاسم محمد بن احمد جزی الکلبی۔ متوفی 741ھ

دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان

الطبر سی الاولی 1995 عیسوی

شرح نہج البلاغہ کی عبارت

وهو الذي تصدق بخاتمه وهو راكع فانزل الله فيه وليكم الله ورسوله والذين امنوا الذين يقيمون الصلاة ويؤتون الزكاة وهم راكعون۔

ترجمہ: ابن ابی طالب علیہما السلام وہ ہیں جنہوں نے رکوع کی حالت میں سائل کو انگشتری بطور خیرات عطاء فرمائی تو اللہ تعالی نے ان کی شان اقدس میں آیت﴿ انما وليكم الله ورسوله والذين امنوا

الذین یقیمون الصلاۃ ویؤتون الزکاۃ وھم راکعون﴾نازل فرمائی۔

اہلسنت حضرات کی معتبر کتاب

شرح نہج البلاغہ ج13۔ ص277

تالیف ابو حامد عزالدین المعروف ابن ابی الحدید المعتزلی۔ متوفی656ھ

بتحقیق محمد ابو الفضل ابراہیم

مؤسسہ اسماعیلیان للطباعہ والنشر والتوزیع

تفسیر ابن جزی کی عبارت

﴿اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ اللہُ وَ رَسُوۡلُہ وَ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا الَّذِیۡنَ یُقِیۡمُوۡنَ الصَّلٰوۃَ وَ یُؤۡتُوۡنَ الزَّکٰوۃَ وَ ھم رٰکِعُوۡنَ﴾ قيل نزلت في على ابن بني ابي طالب فانه ساله سائل وهو راكع فى الصلاه فاعطاه خاتم۔

ترجمہ: یہ آیت ﴿انما ولیکم اللہ ورسولہ والذین امنوا الذین یقیمون الصلاہ ویؤتون الزکاہ وھم راکعون﴾ علی بن ابی طالب علیہما السلام کی شان اقدس میں نازل ہوئی ہے کیونکہ انھوں نے

ہی نماز قائم رکھتے ہوئے رکوع کی حالتِ میں سائل کو انگشتری بطور خیرات عطاء فرمائی۔

اہلسنت معتبر کتاب

تفسیر ابن جزی

ص158 ۔ تفسیر سورہ المائدہ۔ آیت 55

تالیف الشیخ محمد بن احمد جزی الکلبی۔ متوفی 776ھ

الناشر دار الکتاب العربی بیروت لبنان

تفسیرِ مراح لبید کی عبارت

روی عبد الله بن سلام قال لما نزلت هذه الاية ﴿اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ اللهُ وَ رَسُوۡلُه وَ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا الَّذِیۡنَ یُقِیۡمُوۡنَ الصَّلٰوۃَ وَ یُؤۡتُوۡنَ الزَّکٰوۃَ وَ هُمۡ رٰکِعُوۡنَ﴾ قلت یا رسول الله انا رایت علیا تصدق بخاتمه علی محتاج هو راکع۔

ترجمہ: جناب عبداللہ بن سلام سے مروی ہے کہ جب یہ آیت ﴿انما ولیکم الله ورسوله والذین امنوا الذین یقیمون الصلاه ویؤتون الزکاه وهم راکعون﴾ نازل ہوئی تو میں نے نبی

کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا کہ میں نے علی ابن ابی طالب علیہما السلام کو دیکھا ہے کہ انہوں نے رکوع کی حالت میں ایک محتاج شخص کو اپنی انگشتری عطاء فرمائی۔

اہلسنت معتبر کتاب

مراح لبید لکشف معنی القران المجید

ج1۔ ص278

تفسیر سورہ المائدہ۔ آیت 55

تالیف الشیخ محمد محمد بن عمر نوری الجاوی متوفی 1316ھ

منشورات محمد علی بیضون ن دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان

حاشية الصاوى على تفسير الجلالين کی عبارت

اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللهُ وَ رَسُوْلُه وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ يُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَ هُمْ رٰكِعُوْنَ روى انها نزلت في علي كرم الله وجهه الكريم حين ساله سائل وهو في الصلاه فنزع خاتمه واعطاه له

ترجمہ: آیت ﴿انما وليكم الله ورسوله والذين امنوا الذين يقيمون الصلاه ويؤتون الزكاه وهم راكعون﴾ اس وقت علی ابن ابیطالب علیہما السلام کی شان اقدس میں نازل ہوئی جب

انہوں نے نماز کی حالت میں اپنی انگشتری اتار کر سائل کو بطور خیرات عطاء فرمادی۔

اہلسنت حضرات کی معتبر کتاب

تفسیر حاشیة الصاوی علی تفسیر الجلالین

ج۔1ص390 ۔ تفسیر سورہ المائدہ۔ آیت 55

تالیف احمد بن محمد آلصاوی المصری المالکی متوفی 1241ھ

دار الکتب العلمیہ محمد علی بیضون

تفسیر بیضاوی کی عبارت

انما ولیکم الله ورسوله والذین امنوا الذین یقیمون الصلاة ویؤتون الزکاة وهم راکعونوانها نزلت في علی رضی الله عنه حین ساله سا ئل وهو راکع فی صلاته فطرح لہ خاتمه

ترجمہ: آیت﴿ انما ولیکم الله ورسوله والذین امنوا الذین یقیمون الصلاه ویؤتون الزکاه وهم راکعون ﴾مولا علی بن ابی طالب علیہما السلام کی شان اقدس میں اس وقت نازل ہوئی ہے جب انہوں نے نماز قائم رکھتے ہوئے حالت رکوع میں سائل کو اپنی انگشتری اتار

کردی۔

اہلسنت حضرات کی معتبر کتاب

انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف تفسیر البیضاوی

ج2۔ ص169 ۔ تفسیر سورہ المائدہ۔ آیت 55

تالیف ناصر الدین دین ابی الخیر عبد اللہ بن عمر بن محمد شیر ازی الشافعی البیضاوی متوفی 685ھ

دار احیاء التراث العربی بیروت لبنان۔ الطبع الاولی 1433ھ

محترم قارئین!

جیسا کہ اپ نے اوپر ملاحظہ فرما لیا ہے کہ شیعہ ، سنی مفسرین، محدثین، مورخین اور متکلمین نے اس آیت ولایت کی تفسیر اور اس کے شان نزول کے متعلق یہی قول نقل کیا ہے کہ یہ آیت کریمہ اس وقت علی ابن ابی طالب علیہما السلام کا قصیدہ بن کر اتری جب انھوں نے رکوع کی حالت میں سائل کو اپنی انگشتری اتار کر دی۔

حضرت عمر کا حالت رکوع میں انگوٹھی دینے کا بیان

مولا امیر کائنات علیہ السلام کی فضیلت میں نازل ہونے والی آیت ولایت کو دیکھ خلیفہ ثانی نے 40 انگوٹھیاں سائل کو دے دیں تاکہ میرے لیے بھی کوئی آیت نازل ہو مگر کوئی آیت نازل نہ ہوئی۔

فروي عن عمر بن الخطاب أنه قال : والله لقد تصدقت بأربعين خاتمة وأنا راكع لينزل في مانزل في علي بن أبي طالب فما نزل.

ترجمہ: حضرت عمر بن خطاب سے مروی ہے کہ قسم خدا کی میں نے رکوع کی حالت میں 40 انگوٹھیاں بطور صدقہ دیں تاکہ میرے لیے بھی وہی آیت نازل ہو جو علی بن ابی طالب علیہ السلام کی شان میں نازل ہوئی لیکن میری شان میں کوئی آیت نازل نہ ہوئی۔

کتاب سفینۃ البحار و مدینۃ الحکم والآثار

ج2 ۔ ص18

تالیف المحدث الخبیر شیخ عباس قمی۔ متوفیٰ 1359 ھجری

البحوث الاسلامیہ۔

انگوٹھی کی حقیقت

اب میں اپنے محترم قارئین کرام کی خدمت میں رکوع کی حالت میں دی جانے والی انگھوٹی کی حقیقت کو کتب فریقین کی روشنی میں بیان کرنے کی سعادت حاصل کرنا چاہتا ہوں۔

رَوَى عَمَّارُ بْنُ مُوسَى السَّابَاطِيُّ،عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ(عَلَيْهِ السَّلاَمُ): «أَنَّ الْخَاتَمَ الَّذِي تَصَدَّقَ بِهِ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ(عَلَيْهِ السَّلاَمُ)وَزْنُ أَرْبَعَةِ مَثَاقِيلَ،حَلْقَتُهُ مِنْ فِضَّةٍ،وَ فَصُّهُ خَمْسَةُ مَثَاقِيلَ،وَ هُوَ مِنْ يَاقُوتَةٍ حَمْرَاءَ،وَ ثَمَنُهُ خَرَاجُ الشَّامِ،وَ خَرَاجُ الشَّامِ ثَلاَثُ مِائَةِ حِمْلٍ مِنْ فِضَّةٍ،وَ أَرْبَعَةُ أَحْمَالٍ مِنْ ذَهَبٍ.وكان الخاتم لمروان بن طوق قتلته امير المؤمنين واخذ الخاتم من اصبعه واتى به الى النبى ص من جملة الغنائم امره النبى ص ان ياخذ الخاتم فاخذ الخاتم واقبل وهو فى اصبعه وتصدق به على السائل فى اثنا الصلاته۔

ترجمہ: عمار بن موسی الساباطی حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کرتے ہیں کہ امام علیہ السلام نے فرمایا اس انگوٹھی کا وزن چار مثقال تھا جو کہ چاندی کی تھی اس کا نگینہ سرخ یاقوت کا تھا جس کا وزن چار مثقال تھا اور اس کی مالیت ملک شام کا خراج تھا اور یہ انگوٹھی مروان بن طوق کی تھی جسے علی بن ابی طالب علیہما السلام نے قتل کیا تھا اور یہ انگوٹھی مال غنیمت میں آئی

تھی جسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی ابن ابیطالب علیہما السلام کو دے دی پس امیر کائنات علیہ السلام نے نماز کے دوران وہ انگوٹھی سائل کو بطور خیرات عطاء فرما دی۔

مستدرک سفینة البحار

ج3 ۔ ص20 ح خاذ کر ختم

العلامہ المحدث الشیخ علی نمازی شاہرودی متوفی 1405ھ

غایه المرام حجة الخصام

ج2 ص22 الباب الثامن عشر

تالیف العلامہ السید ھاشم البحرانی قدس سرہ۔ متوفی 1148ھ

تحقیق العلامہ السید علي عاشور

مؤسسه التاریخ العربي

الطبقہ الاولی 2001 عیسوی

قال الشيخ طوسي ان تصدق بالخاتم كان اليوم الرابع والعشرين من ذي الحجه شیخ طوسی علیہ الرحمہ والرضوان فرماتے ہیں یہ انگوٹھی والا واقعہ 24 ذوالحجہ مباہلہ کے دن کا ہے۔

البرھان فی تفسیر القران

ج2۔ ص487 ۔ تفسیر سورۃ مائدہ۔ آیت 55

تالیف السید ھاشم بحرانی۔ متوفی 1109ھ

منشورات مؤسسه الاعلمي للمطبوعات بيروت لبنان

ابو حامد غزالی کا قول

ابو حامد غزالی اپنی کتاب سر العالمین وکشف مافی الدارین کے صفحہ 181 پہ لکھتا ہے کہ مولا علی بن ابی طالب علیہما السلام نے جو انگوٹھی سائل کو حالت رکوع میں بطور خیرات عطاء فرمائی تھی وہ سلیمان بن داؤد علیہما السلام کی تھی۔ اور وہ سوالی جناب جبرئیل علیہ السلام تھے جو انسانی لبادہ اوڑھ کر آئے تھے۔

انگوٹھی کی اہمیت

قال الصادق عليه السلام : جعل الله عزوجل ملك سليمان في خاتمه، فكان إذا لبسه حضرته الجن والإنس والشياطين وجميع الطير والوحش وأطاعوه۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے فرماتے ہیں اللہ تعالی نے جناب سلیمان نبی اللہ کی حکومت ان کی انگوٹھی میں قرار دے رکھی تھی جب وہ پہنتے تو تمام جن و انسان ؛شیاطین ؛ پرندے اور درندے حاضر ہو جاتے اور ان کی اطاعت کرتے۔

مستدرک سفینۃ البحار، ج 3 ص 23

ذکر ختم

تالیف علامہ الحاج شیخ علی نمازی الشاہرودی۔ متوفی 1405 ھجری۔

انگھوٹی کا نقش

عن الرضا: كان نقش خاتم سليمان: سبحان من ألجم الجن بكلماته۔

ترجمہ: حضرت امام علی رضا علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جناب سلیمان بن داؤد نبی اللہ کی انگوٹھی کا نقش یہ تھا:

پاک ہے وہ ذات جس نے اپنے کلمات کے ذریعے جنوں کو لگام دی اور انہیں تابع قرار دیا۔

کتاب مستدرک سفینۃ البحار

ج 3 ۔ص 23 ۔ذکر ختم

تالیف۔ علامہ الحاج علی نمازی الشاہرودی

یہ انگوٹھی میراث انبیاء علیہم السلام میں سے تھی جناب حسین بن موسی بن جعفر بیان کرتے ہیں کہ ایک دن میں نے امام علی ابن موسیٰ رضا علیہ السلام کے

ہاتھ میں چاندی کی انگوٹھی دیکھی جو باریک اور نازک قسم کی تھی میں نے عرض کیا اے آقا کیا آپ جیسی عظیم ہستی بھی ایسی انگوٹھی پہنتی ہے؟ تو آپ نے فرمایا یہ سلیمان بن داؤد علیہما السلام کی انگوٹھی ہے۔

بحار الانوار، ج26۔ ص222۔

اس وقت یہ انگوٹھی حضرت امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے پاس ہے جو ان کے ظہور پر نور کے وقت نمایاں ہو گی۔

بحار الانوار ج52۔ ص194۔

خلاصۃ الکلام سلیمانؑ نبی اللہ کی انگوٹھی نبوت اور قدرت کی علامات، مواریث انبیاء علیہم السلام میں سے اور مواریث نبوت کا جز تھی جو بعد میں آئمہ معصومین علیہم السلام کی طرف منتقل ہوئی جس کے ذریعے وہ اپنی امامت کی حقانیت کو ثابت کیا کرتے اور یہ انگوٹھی عصا موسیٰ کی حیثیت رکھتی تھی۔

تتمہ

إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ ٱللَّهُ وَرَسُولُهُۥ وَٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ ٱلَّذِينَ يُقِيمُونَ ٱلصَّلَوٰةَ وَيُؤْتُونَ ٱلزَّكَوٰةَ وَهُمْ رَٰكِعُونَ۔

ترجمہ: سوائے اس کے نہیں تم لوگوں کا اللہ ولی ہے اور اس کا رسول ولی ہے اور وہ صاحبان ایمان ولی ہیں جو نماز قائم کرتے ہیں اور حالت رکوع میں زکوۃ دیتے ہیں۔

پارہ6 ، سورہ المائدہ، آیت 55

اس آیت کریمہ میں تین ولیوں کی ولایت کو بیان کیا گیا ہے دو ولیوں کی ولایت کا ذکر تو واضح ہے مگر تیسرے ولی کی ولایت اتنی مخفی بھی نہیں ہے کہ اہل عقل اور اہل علم اسے سمجھنے سے قاصر ہوں۔

کتب فریقین کے سینے اس حقیقت سے چھلک رہے ہیں کہ یہ آیت کریمہ اس وقت پیغمبر اعظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات اقدس پر نازل ہوئی جب علی ابن ابی طالب علیہما السلام نے مسجد نبوی میں حالت رکوع میں سائل کو اپنی انگشتری بطور خیرات عطاء فرمائی تھی۔

یہ بات قابل ذکر ہے کہ اس آیت کریمہ میں تین ولیوں کی ولایت کا ذکر ہوا ہے

1۔ اللہ کی ولایت

2 ۔رسول اللہ کی ولایت

3 ۔ مولا علی ابن ابی طالب کی ولایت

مگر فرق یہ ہے کہ اللہ کی ولایت ذاتی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور مولا علی علیہ السلام کی ولایت اللہ کی ولایت کے تابع ہے یعنی ان ذوات قدسیہ کی ولایت اللہ کی ولایت کے طول میں ہے نہ کہ عرض میں تا کہ کسی کو شرک کا گمان نہ ہونے پائے چونکہ اللہ تعالیٰ کی ذات ہی اصل ولایت کا منبع اور سرچشمہ ہے اور ان ذوات قدسیہ کو اللہ کی طرف سے ولایت عطاء کی گئی ہے۔

عبداللہ بن احمد بن محمود النسفی کا اعتراف

إنما يفيد اختصاصهم بالموالاة ولم يجمع الولي - وإن كان المذكور جماعة - تنبيها على أن الولاية لله أصل ولغيره تبع۔

ترجمہ: انما کلمہ حصر مذکورہ ذوات قدسیہ کی ولایت کے اختصاص کا فائدہ دیتا ہے اگرچہ اس آیت کریمہ میں ایک جماعت کی ولایت کا ذکر ہوا ہے لیکن لفظ ولی کی جمع یہاں لفظ اولیاء اس لیے نہیں آئی تا کہ اس بات پر متنبہ کیا جاسکے کہ ولایت کا حقیقی مالک اللہ تعالیٰ کی ذات ہے جو وحدہ لا شریک ہے باقی ان ذوات قدسیہ کی ولایت اللہ کی ولایت کے تابع ہے۔

صاحب تفسیر نسفی آگے چل کر لکھتے ہیں

واؤ حالیہ

ویؤتون الزکاۃ و هم راکعون میں واو حالیہ ہے ای یؤتونها فی حال رکوعهم فی الصلاۃ یعنی وہ حالت رکوع میں زکوۃ ادا کرتے ہیں تفسیر النسفی۔

ج 1۔ ص 456۔ تفسیر سورہ المائدہ۔ آیت 55

تالیف ابو البرکات عبد اللہ بن احمد بن محمود النسفی۔ متوفیٰ 710 ہجری

حققة و خرج احادیثه یوسف علی بدیوی

دار ابن کثیر بیروت

جملہ حالیہ کی شرائط

علماء نحو نے جملہ حالیہ کی جو شرائط ذکر کی ہیں وہ سب اس آیت کریمہ میں پائی جاتی ہیں۔

علمائے نحو نے جملہ حالیہ کے لئے چار شرائط ذکر کی ہیں ان میں سے دو وجودی ہوں اور دو عدمی ہوں اگر ان چار شرطوں میں سے کوئی ایک شرط بھی مفقود ہو جائے تو وہ جملہ حالیہ ہونے سے خارج ہو جاتا مثلا اس میں دونوں شروط وجودی پائی جا رہی ہیں وہ یہ ہیں کہ حال اور ذو الحال کے درمیان کوئی رابطہ ہو

یہاں یؤتون الزکوۃ جملہ ذوالحال ہے وھم راکعون جملہ حال ہے اور واو رابطہ ہے۔

حال جملہ خبریہ ہو انشائیہ نہ ہو یہاں ھم مبتدا ہے راکعون خبر ہے یہ جملہ اسمیہ خبریہ ہے انشائیہ نہیں۔

دو شروط عدمی ہیں وہ یہ ہیں: کہ حال کی ابتدا سین اور سوف وغیرہ سے نہ ہو اور یہاں وھم راکعون کی ابتدا میں سین اور سوف نہیں ہے۔

حال جملہ تعجبیہ نہ ہو یعنی وہ ما تعجب وغیرہ سے خالی ہو اور یہاں و ھم راکعون میں کوئی ما تعجبیہ نہیں ہے۔

لہذا قواعد نحو کی رو سے بھی یہی نتیجہ اخذ ہو رہا ہے کہ اس آیت کریمہ کی مصداق علی بن ابی طالب علیہما السلام کی ذات اقدس ہے کیونکہ انہوں نے ہی نماز کو قائم رکھتے ہوئے حالت رکوع میں سائل کو اپنی انگوٹھی بطور خیرات عطا فرمائی تو اللہ تعالی نے ان کی شان اقدس میں ﴿ انما ولیکم اللہ ورسولہ والذین امنوا الذین یقیمون الصلاہ ویؤتون الزکاہ وھم راکعون ﴾ آیت نازل فرمائی۔

حوالہ: ماخوذ از درس الاستاذ الشیخ حسین البہادلی حفظہ اللہ تعالی

واو عاطفہ نہیں

بعض متعصب مزاج حضرات وھم راکعون میں واو کو عاطفہ قرار دے کر مولا علی ابن ابی طالب علیھما السلام کی اس فضیلت کو ان کی ذات اقدس سے سلب کرنے کی ناکام کوشش کرتے ہوئے اس آیت کریمہ کا ترجمہ کچھ ان الفاظ میں کیا کرتے ہیں کہ وہ نماز ادا کرتے ہیں؛ خیرات دیتے ہیں اور رکوع کرتے ہیں۔

سید العلماء علامہ علی نقیؒ فرماتے ہیں اس صورت میں یقیمون الصلاۃ کے بعد آخر میں وھم راکعون کے جملہ کی کوئی افادیت ہی باقی نہیں رہتی۔

تفسیر فصل الخطاب

ج1۔ ص750

تالیف سید العلماء علامہ علی نقی نقوی رحمۃ اللہ علیہ۔

متوفی 18 مئی 1988 عیسوی۔

ناشر مصباح القرآن ٹرسٹ لاھور

اعتراضات مع جوابات

بعض متعصب مزاج اہل علم حضرات نے مولا علی ابن ابی طالب علیہما السلام کی اس فضیلت کو مشکوک بنانے کے لیے کچھ بے جا اور لایعنی قسم کے اعتراضات وضع کر رکھے ہیں۔

اب میں اپنے محترم قارئین کرام کی خدمت میں وہ اعتراضات مع الجوابات پیش کرنا چاہتا ہوں

پہلا اعتراض

اگر آیت ولایت علی شیر خدا کرم اللہ وجہہ الکریم کی شان میں نازل ہوئی ہے تو پھر ان کا نام صراحت کے ساتھ یہاں ذکر کیوں نہیں ہوا؟

جواب: بعض اوقات کسی عظیم ہستی کا تعارف اس کے نام کی بجائے اس کی صفات اور خصوصیات کے ذریعے بھی کرایا جاتا ہے اور یہ چیز فصاحت و بلاغت کے منافی ہرگز نہیں ہے جیسا کہ بعض اکابرین اہل سنت کا اس بات پر اتفاق ہے کہ قرآن مجید میں 300 ایسی آیات ہیں کہ جن کی مصداق مولا علی ابن ابی طالب علیہما السلام کی ذات ہے اور جبکہ ان آیات

میں بھی مولا علی ابن ابی طالب علیہما السلام کا نام مبارک صراحت کے ساتھ مذکور نہیں مثلاً۔

جلال الدین عبد الرحمن بن ابو بکر سیوطی نقل کرتے ہیں:

واخرج ابن عساکر عن ابن عباس قال نزلت فی علی ثلاث مائة آیة۔

ابن عساکر اپنے سلسلہ سند کے توسط سے جناب عبد اللہ ابن عباس سے نقل کرتے رہے وہ بیان فرماتے ہیں کہ تین سو آیات مولا علی ابن ابی طالب علیہما السلام کی شان اقدس میں نازل ہوئی ہیں۔

اہلسنت حضرات کی معتبر کتاب

تاریخ الخلفاء

صفحہ نمبر172

تالیف۔ جلال الدین عبد الرحمن بن ابو بکر سیوطی۔ متوفیٰ 911ھ

دوسرا اعتراض:

آیت ولایت میں صیغے جمع کے استعمال ہوئے ہیں تو جمع کا صیغہ فرد واحد کے لیے کس طرح استعمال ہو سکتا ہے؟

پہلا جواب: اگر ظواہر قرآن اور محاورات عرب پر نگاہ ڈالی جائے تو صیغہ ھائے جمع سے فرد واحد مراد لینا کثیر الوقوع دکھائی دیتا ہے مثلاً قرآن مجید میں متعدد مقامات پر صیغہ ھا جمع استعمال ہوا ہے مگر اس سے مراد فرد واحد ہی ہے۔

مثلاً ﴿انَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُون﴾

اس آیت میں چار صیغہ جمع کے ہیں لیکن ان سے مراد اللہ تعالیٰ کی ذاتِ اقدس ہے جو کہ واحد و یکتا ہے۔

بعض اوقات کسی عظیم شخصیت کے احترام اور اسکی بزرگی کو ملحوظ رکھتے ہوئے اس کے لیے تعظیما اور تکریما جمع کے صیغے آتے ہیں جیسے ارشاد رب العزت ہیں﴿ يَا أَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوا مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَاعْمَلُوا صَالِحًا ﴾سورہ مومنون آیت 51

ترجمہ: اے رسولو! پاک و پاکیزہ کھاؤ اور عمل صالح بجالاؤ۔

حالانکہ اس آیت کے مصداق اور مخاطب حضرت ختمی المرتبت محمد رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات اقدس ہے جو کہ فرد واحد ہیں۔

ایسے معترضین کو یہ بات اچھی طرح سے ذہن نشین کر لینی چاہیے کہ ہمیشہ جمع کا صیغہ تعدد افراد پر ہی دلالت نہیں کرتا بلکہ بعض اوقات کسی عظیم ہستی کے احترام و تکریم کی خاطر جمع کا صیغہ فرد واحد کیلئے بھی استعمال ہوتا ہے جس کی مثالیں قرآن مجید میں متعدد مقامات پر دکھائی دیتی ہیں۔

دوسرا جواب: ابو القاسم زمخشری اس اعتراض کو ان الفاظ میں رد کرتے ہوئے لکھتا ہے:

فإن قلت: كيف صح أن يكون لعلي رضي الله عنه واللفظ لفظ جماعة قلت:جيء به على لفظ الجمع وان كان السبب فيه رجلا واحدة ليرغب الناس في مثل فعله فينالوا مثل ثوابه، ولينبه على أن سجية المؤمنين يجب أن تكون على هذه الغاية من الحرص على البر والإحسان وتفقد الفقراء، حتى إن لزهم امر لا يقبل التاخير وهم في الصلاة لم يؤخروه إلى الفراغ منها.

ترجمہ: اگر آپ یہ کہیں کہ اس آیت ولایتِ کا مصداق علی ابن ابی طالب علیہما السلام کی ذات اقدس کس طرح ہو سکتی ہے جو کہ فرد واحد ہے جب کہ اس آیت میں صیغہ ھاے جمع کے ہیں مثلاً ﴿الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَهُمْ رَاكِعُونَ﴾

جواب: اولا: اللہ تعالی نے اس آیت کریمہ میں جمع کے صیغے اس لئے استعمال کئے ہیں تا کہ اور لوگوں کو بھی علی ابن ابی طالب علیہما السلام کی اس قائم کردہ سنت پر عمل کرنے کی ترغیب دلائی جا سکے تا کہ وہ لوگ بھی وہی ثواب حاصل کر سکیں جو علی ابن ابی طالب علیہما السلام نے نماز قائم رکھتے ہوئے حالت رکوع میں سائل کو اپنی انگشتری عطاء کر کے ثواب حاصل کیا۔

ثانیا: اس آیت ولایت میں جمع کے صیغے استعمال کرنے کا دوسرا سبب یہ ہے لوگوں کو اس بات پر متنبہ کیا جائے غرباء اور فقراء کی حاجت پوری کرنا اتنا اہم اور ضروری عمل ہے اگر وہ نماز کے دوران بھی تم سے کوئی حاجت طلب کریں ان کی حاجت نماز کے دوران ہی پوری کرنے کی کوشش کیا کریں تا کہ انہیں نماز کے ختم ہونے تک وہاں انتظار نہ پڑے۔

اہلسنت حضرات کی معتبر کتاب

تفسير الكشاف عن حقائق التنزيل وعيون الاقاويل فى وجوه التأويل

ج1۔ ص297

تفسیر سورہ المائدہ۔ آیت نمبر 55

تالیف ابو القاسم یار اللہ محمود بن عمر الزمخشری الخوارزمی

متوفیٰ 538ہجری

خرج احادیثہ و علق علیہ خلیل مأمون شیحا

دار المعرفة بیروت لبنان۔

تیسرا اعتراض

اس آیت ولایت میں لفظ رکوع خضوع و خشوع کے معنی میں ہے نہ کہ اس رکوع سے مراد اصطلاحی اور شرعی رکوع ہے۔

تو ایسی صورت میں بعض متعصب مزاج ملاں صاحبان نے اس آیت کا ترجمہ ان الفاظ میں کیا ہے "بے شک اللہ تمہارا ولی ہے اور اس کا رسول تمہارا ولی ہے اور وہ صاحبان ایمان تمہارے ولی ہیں جو نماز قائم کرتے ہیں اور خضوع اور خشوع کے ساتھ زکوۃ دیتے ہیں"

جواب: اگر بغض اور تعصب کی عینک اتار کر دیکھا کر جائے تو اس آیت ولایت میں لفظ رکوع سے مراد اصطلاحی رکوع ہی ہے جو نماز کا اہم رکن ہے نہ کہ لفظ رکوع سے مراد خضوع و خشوع ہے کیونکہ اصطلاح قرآن میں جب بھی لفظ رکوع بولا جاتا ہے تو انسان کا تبادر ذہنی اسی رکوع کی طرف جاتا

ہے جو نماز کا رکن ہے اور لفظ یقیمون الصلاۃ بھی اسی بات پر دلالت کررہا ہے کیونکہ قرآن مجید میں کوئی ایسی مثال ہمیں دکھائی نہیں دیتی جس میں یہ ذکر ہوا کہ تم زکوۃ ادا کرو خضوع و خشوع کے ساتھ بلکہ زکوۃ کو خلوص نیت اور احسان جتلائے بغیر ادا کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

چوتھا اعتراض

لفظ زکات کا اطلاق واجبی زکوۃ پر ہوتا ہے یعنی زکاۃ مال پر نہ کہ صدقات اور خیرات وغیرہ پر۔

جواب: قرآن مجید میں متعدد مقامات پر لفظ زکواۃ آیا ہے اور جب کہ قرآن مجید میں کئی ایسی مکی سورتیں ہیں جن میں لفظ زکواۃ ہے جس سے مراد مستحبی زکواۃ ہے کیونکہ یہ بات مسلم ہے واجب زکواۃ کا حکم مدینہ میں نازل ہوا تھا

اب ہم وہ آیات ذکر کرتے ہیں جن میں مستحبی زکات کا ذکر ہوا ہے۔ مثلا:

﴿وَمَا آتَيْتُمْ مِنْ زَكَاةٍ تُرِيدُونَ وَجْهَ اللَّهِ﴾

سورۃ الروم (مکی) آیت 39

ترجمہ: وہ لوگ جو زکات دیتے ہیں رضائے الٰہی حاصل کرنے کے لئے۔

﴿الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَهُم بِالْآخِرَةِ هُمْ يُوقِنُونَ﴾

سورہ لقمان (مکی) آیت 4

ترجمہ: وہ لوگ جو نماز قائم کرتے ہیں زکواۃ دیتے ہیں اور آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔

﴿ٱلَّذِينَ يُقِيمُونَ ٱلصَّلَوٰةَ وَيُؤْتُونَ ٱلزَّكَوٰةَ وَهُم بالآخرة هُمْ يُوقِنُونَ﴾

سورہ نمل (مکی) آیت 3

ترجمہ: وہ لوگ جو نماز قائم کرتے ہیں زکوۃ دیتے ہیں اور آخرت پر یقین رکھتے ہیں.

﴿وَأَوْحَيْنَا إِلَيْهِمْ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَإِقَامَ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءَ الزَّكَاةِ﴾

سورہ انبیاء (مکی) آیت 73

ترجمہ: ہم نے ان کی طرف وحی کی کہ وہ امور خیر بجالائیں نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دیں۔

اللہ تعالی نے اس آیت کریمہ میں جناب ابراہیم جناب اسحاق اور جناب یعقوب علیہم السلام کے متعلق فرمایاہے کہ ہم نے ان کی طرف وحی کی کہ وہ امور خیر بجالائیں نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دیں

اب ہم اہل علم سے سوال کرتے ہیں کیا گزشتہ انبیا علیہم السلام کی شریعتوں میں زکوۃ واجب کا حکم نازل ہو چکا تھا جبکہ ایسا ہر گز نہیں۔

﴿وَكَانَ يَأْمُرُ أَهْلَهُ بِالصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ﴾

سورہ مریم (مکی) آیت 55

ترجمہ: وہ اپنے اہل وعیال کو نماز اور زکواۃ کا حکم دیا کرتے تھے۔

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالی نے جناب اسماعیل علیہ السلام کے قول کی حکایت کرتے ہوئے کہا ہے کہ جناب اسماعیل علیہ السلام اپنے اہل وعیال کو نماز قائم کرنے اور زکواۃ ادا کرنے کا حکم دیا کرتے تھے اور اس آیت میں بھی لفظ زکواۃ آیا ہے اور اس سے زکاۃ واجبی ہر گز مراد نہیں ہے کیونکہ جناب اسماعیل علیہ السلام کے زمانہ میں زکاۃ واجب کا حکم نازل نہیں ہوا تھا۔

﴿وَأَوْصَانِي بِالصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ مَا دُمْتُ حَيًّا﴾

سورہ مریم (مکی) آیت نمبر 31

ترجمہ: اس نے مجھے وصیت کی ہے نماز قائم کرنے اور زکوۃ دینے کی جب تک میں زندہ رہوں گا۔

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالی نے جناب عیسی علیہ السلام کے قول کی حکایت کرتے ہوے کہا ہے کہ جناب عیسی علیہ السلام نے کہا کہ اللہ تعالی نے مجھے گہوارے میں حکم دیا نماز قائم کرنے اور زکوۃ دینے کا جب تک میں زندہ رہوں۔

اس آیت کریمہ میں بھی لفظ زکواۃ آیا ہے جبکہ اس سے مراد زکواۃ واجبی ہر گز نہیں۔

تو ان مذکورہ بالا آیات سے معلوم ہوتا ہے کہ مطلق صدقہ اور خیرات پر بھی لفظ زکواۃ بولا جاتا ہے نہ کہ لفظ زکواۃ فقد زکواۃ مال کے ساتھ ہی خاص ہے کیونکہ لفظ زکواۃ عام ہے جو زکواۃ واجبی اور زکواۃ مستحبی دونوں کو شامل ہے۔

جیسا کہ سنی مفسر عبد اللہ بن احمد بن محمود النسفی اپنی مایہ ناز تفسیر نسفی۔ جلد نمبر 1۔ صفحہ نمبر 456۔ سورہ مائدہ۔ آیت نمبر 55 کی تفسیر میں لکھتا ہے۔

﴿والآیة تدل علی جواز صدقة فی الصلاة﴾

ترجمہ: یہ آیت دلالت کرتی ہے کہ نماز کی حالت میں صدقہ دینا جائز ہے۔

اس آیت میں بھی صدقہ پر بھی لفظ زکوۃ کا اطلاق ہوا ہے

سنی مفسر ناصر الدین بیضاوی

اپنی تفسیر البیضاوی

جلد نمبر 1۔ صفحہ نمبر 456

سورہ مائدہ کی آیت نمبر 55 کی تفسیر میں لکھتا ہے:

وان الصدقة التطوع تسمی زکواة

ترجمہ: صدقہ مستحبی کو بھی زکوۃ کا نام دیا گیا ہے

سنی مفسر محمد بن احمد قرطبی

اپنی تفسیر الجامع الاحکام القرآن

ج8۔ ص555

سورہ مائدہ کی آیت نمبر 55 کی تفسیر کے ضمن میں: لکھتا ہے اسم الزکواۃ شاملا للفرض والنفل ترجمہ: لفظ زکوۃ عام ہے جو واجبی اور مستحبی زکات دونوں کو شامل ہے۔

پانچواں اعتراض

جب علی بن ابی طالب علیہما السلام مصلی عبادت پر حاضر ہوتے تو اپنے رب کریم سے مناجات میں اس طرح مستغرق ہو جایا کرتے تھے وہ دنیا و مافیہا سے بالکل بے خبر ہو جاتے یہاں تک کہ جنگ صفین کے موقع پر سجدہ کی حالت میں ان کے پاؤں سے نیزے کا پھل نکالا گیا نہ تو انہیں پھل نکلنے کی آواز سنائی دی اور نہ ہی انھیں پھل نکلنے کا درد محسوس ہوا یہ کہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے کہ انہوں نے نماز کی حالت میں سائل کی آواز سنی ہو اور پھر اس کی طرف متوجہ ہوئے ہوں اور نماز کی حالت میں ہی اسکی حاجت روائی بھی کی ہو؟

جواب: ایسے بے جا اعتراض کرنے والے صاحبان اس نکتہ سے غافل ہیں کہ سائل کی آواز کا سننا اور اس کی طرف متوجہ ہونا عین

خدا کی طرف توجہ ہے مولا علی بن ابی طالب علیہما السلام حالت نماز میں اپنے آپ سے غافل تو ہو سکتے ہیں مگر خدا سے غافل نہیں ہو سکتے مخلوق خدا سے غفلت در حقیقت خدا سے غفلت ہے بلکہ ایک عبادت کے اندر علی ابن ابی طالب علیہما السلام کو دوسری عبادت بجالانے کا موقع مل رہا تھا آپ علیہ السلام نے زندگی میں کبھی بھی نیکی کمانے سے غفلت نہیں برتی اور مستغرق ہونے کا یہ مطلب ہر گز نہیں کہ انسان بے اختیار ہو کر اپنے حواس کھو بیٹھے بلکہ مستغرق ہونے کا مطلب یہ ہے کہ انسان اپنے قصد اور ارادے سے اپنی توجہ ہر اس چیز سے پھیر لے جو راہ خدا میں رکاوٹ اور خلل کا سبب بنتی ہو۔

کیا مولا علی علیہ السلام کا یہ عمل عبادت الہی میں رکاوٹ اور خلل کا سبب بن رہا تھا؟ جب کہ ایسا ہر گز نہیں بلکہ اس کے بر عکس نماز کی حالت میں فقیر اور مسکین کی مدد کر کے مزید تقرب الہی حاصل کیا گیا۔

جس بار گاہ الہی میں سائل کی دردناک آواز پہنچ رہی تھی اسی بار گاہ الھی میں مولا علیہ السلام سائل کی اواز پہنچنے پہلے پہنچ چکے تھے کیونکہ نماز کی حالت

میں مولا علی علیہ السلام کی توجہ کا مرکز ذات خدا تھی اور سائل کی آواز مولا امیر علیہ السلام نے وہاں سے سنی تھی۔

چھٹا اعتراض

نماز کی حالت میں علی ابن ابی طالب علیہما السلام کا سائل کو اشارہ کر کے اپنے قریب بلانا اور پھر اسے انگشتری اتار کر دینا کیا حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کا یہ عمل فعل کثیر کو مستلزم نہیں ہے؟ جو کہ مبطل نماز ہے کیا ایسا عمل علی شیر خدا کی ذات سے بعید نہیں؟

جواب۔ فعل کثیر ہر اس فعل کو کہا جاتا ہے کہ جس کے بجالانے سے نماز کی شکل وصورت بگڑ جائے

سنی مفسر عبد اللہ بن احمد بن محمود نسفی اپنی کتاب تفسیر نسفی

جلد نمبر 1 ۔ ص 102

سورہ مائدہ کی آیت نمبر 55 کی تفسیر میں اسی اعتراض کی رد میں لکھتے ہیں:

قيل: إنها نزلت في علي – رضي الله عنه – حين سأله سائل وهو راكع في صلاته ، فطرح له خاتمه، كأنه كان مرجا) في خنصره، فلم يتكلف لخلعه كثير عمل يفسد صلاته.

ترجمہ: یہ آیت کریمہ اس وقت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کی شان اقدس میں نازل ہوئی ہے جب انھوں نے حالت رکوع میں سائل کو اپنی انگشتری اتار کر دیے دی چونکہ انگشتری ڈھیلی تھی جو انھوں نے اپنی چھوٹی انگلی میں پہن رکھی تھی اس لیے انگشتری اتارتے وقت جناب امیر علیہ السلام فعل کثیر بجا نہیں لائے جو مبطل نماز کا موجب بنتا بلکہ فعل قلیل بجالائے جو مبطل نماز نہیں ہے۔

الزامی جواب:

اب میں متعصب مزاج ملاں صاحبان کو الزامی جواب دیتے ہوئے ان سے پوچھتا ہوں کیا تمہارے ہاں نماز کی حالت میں بچے کو اٹھانا اور رکوع کی حالت میں اسے زمین پر بیٹھانا جائز نہیں؟ ہے جیسا کہ کتاب مسند ابی عوانہ میں ابی عوانہ یعقوب بن اسحاق۔

جلد2۔ صفحہ نمبر469 پر لکھتا ہے:

حدثنا الصفاني قال : ثنا أبو عاصم عن ابن عجلان ، عن المقبري ،عن عمرو بن سليم ، عن أبي قتادة : أن النبي له كان يصلي وأمامة بنت أبي العاص على عاتقه ، إذا ركع وضعها ، وإذا قام رفعها۔

ترجمہ۔ ابی قتادہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز کی حالت میں امامہ بنت ابی العاص کو اپنے شانوں پر بٹھائے ہوئے تھے جب آپ رکوع میں جاتے تو اسے زمین پر بٹھا دیتے جب قیام میں جاتے تو اسے اٹھا کر کندھوں پر بٹھا لیتے۔

قابل غور بات یہ ہے کہ اسی روایت سے استدلال کرتے ہوئے اہل سنت فقہاء نے نماز کی حالت میں بچے کو اٹھانا اور پھر اسے زمین پر بیٹھانا جائز عمل قرار دیا ہے۔۔

دوسرا جواب: کیا آپ کے ہاں درندوں اور حشرات الارض کو نماز کی حالت میں مارنا جائز نہیں ہے؟

جیسا کہ ابو الحسین مسلم بن حجاج قشیری نیشاپوری اپنی کتاب صحیح مسلم۔ جلد نمبر 2۔ صفحہ نمبر 513۔ کتاب الحج۔ حدیث نمبر 1200 پر لکھتا ہے کہ:

حدثنا شيبان بن فروخ. حدثنا أبو عوانة، عن زيد بن جبير ، قال : سأل رجل ابن عمر ما يقتل الرجل من الدواب وهو محرم؟ قال : حدثني إحدى نسوة النبي ، أنه كان يأمر بقتل من العقور، والفارة، والعقرب ، والحديا، والغراب، والحية

قال : وفي الصلاة أيضا .

ترجمہ: حضرت زید بن جبیر رض سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے حضرت عبداللہ بن عمر سے دریافت کیا کہ کن جانوروں کو احرام کی حالت میں مارنا جائز ہے؟ حضرت عبداللہ بن عمر نے کہا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کسی زوجہ نے مجھ سے بیان کیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کاٹنے والے کتے، چوہے، کوے اور سانپ کے مار دینے کا حکم دیا کرتے تھے اور فرمایا کہ نماز میں بھی انہیں مار دیا جائے۔

تیسرا جواب: کیا آپ کے نزدیک نماز کی حالت میں ضرورت کے تحت ایک یا دو قدم چلنا جائز نہیں؟

کیا امام مسلم بن حجاج قشیری نے اپنی کتاب صحیح مسلم میں باب جواز خطوہ او الخطوتین کے عنوان سے ایک مستقل باب قائم نہیں کیا؟

چوتھا جواب : کیا امام احمد بن حنبل نے نماز کے دوران سانپ بچھو اور جوئں کو مارنا جائز قرار نہیں دیا؟

قدامہ مقدسی لکھتے ہیں:

ولا بأس بعدِّ الآي والتسبيح، لأنه روي عن طاوس، والحسن،وابن سيرين، ولابأس بقتل الحية

والعقرب، لأن النبي أمر بقتل الأسودين في الصلاة، الحية والعقرب.وإن قتل القملة فلا بأس، فإن عمر رضي الله عنه كان يقتل القمل في الصلاة ورواه سعيد.

ترجمہ : تسبیح اور آیت کا اعادہ کرنے میں کوئی حرج نہیں کیونکہ طاؤس؛ حسن اور ابن سیرین سے منقول ہے کہ سانپ اور بچھو کو قتل کرنا جائز ہے کیونکہ نبی کریم ص نے نماز کی حالت میں سانپ اور بچھو کو مارنے کا حکم دیا ہے اگرچہ نماز کی حالت میں جوؤں کو مارنا بھی جائز ہے بے شک عمر بن خطاب نماز کے دوران جوؤں کو مارا کرتے تھے اس کو سعید نے روایت کیا ہے۔

اہل سنت حضرات کی معتبر کتاب

الکافی فی فقہ الامام احمد بن حنبل

ج 1۔ ص286۔ کتاب الصلاۃ

تالیف شیخ الاسلام موفق الدین عبد اللہ بن قدامہ المقدسی

متوفیٰ682ھ

حققہ علق علیہ محمد فارس مسعد عبد الحمید سعدانی

دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان

الطبعہ اولی1994

دعوت فکر

وہ لوگ جو مختلف قسم کی قیاس آرائیوں سے کام لیتے ہوئے امیر کائنات علی بن ابی طالب علیہما السلام کی نماز کے خلاف انگلیاں اٹھاتے ہوئے کہتے ہیں علی علیہ السلام نے کس طرح نماز کی حالت میں انگشتری اتار کر سائل کو دہی ہو گی اس سے تو علی رض کی نماز میں بطلان کا خدشہ پایا جاتا ہے کیونکہ علی علیہ السلام کا یہ عمل فعل کثیر کو مستلزم جو کہ مبطل نماز ہے۔

ایسے بہودہ اور فاسد خیالات کا اظہار کرنے والے صاحبان اپنے گھر کی خبر بھی لے لیں۔

خلاصۃ الجواب

میں ایسے معترضین سے پوچھتا ہوں کیا تمھارے ہاں نماز کی حالت میں بچے کو اٹھانا اور رکوع کی حالت میں اسے زمین پر بیٹھنا جائز نہیں؟

کیا تمھاری فقہ کے مطابق نماز کی حالت میں جوؤں کو مارنا جائز نہیں؟

جبکہ جویں مارنے کیلئے دونوں ہاتھوں کو مصروف رکھنا پڑتا ہے

کیا تمھارے ہاں نماز کی حالت میں سانپ اور بچھو مارنا جائز نہیں؟

کیا تمھارے ہاں نماز کی حالت چند قدم چلنا جائز نہیں؟

اے میرے مظلوم آقا تیری مظلومیت کو سلام

میں بر ملا کہتا ہوں اگر یہ آیت مولا علی علیہ السلام کے کسی مخالف کی شان میں نازل ہوتی تو آج اس آیت کے پوسٹرز اور بینرز بنوا کر بازاروں اور چوکوں پر لٹکا دیے جاتے مگر افسوس کہ امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیھما السلام کی اس فضیلت کو مشکوک بنانے کی خاطر طرح طرح کے بہانے تراشے جاتے ہیں۔

فتدبر ایھا القاری!

جواب 5: ابو حامد غزالی فرماتے ہیں:

فلما كانوا في صلاة الظهر تصور جبرائيل بصورة سائل طائف بين الصفوف ، فبيناهم في الركوع اذ وقف السائل من وراء علي عليه السلام طالبا ، فأشار علي بيده ، فطارت الخاتم الى السائل۔

جب لوگ ظہر کے (نوافل) میں مشغول تھے اور ان میں مولا علی علیہ السلام حالت رکوع میں تھے جناب جبرائیل علیہ السلام سائل کی شکل اختیار کر کے صفوں کے درمیان چکر لگاتے ہوئے یہاں تک کہ مولا علی بن ابی طالب علیہما السلام کے پیچھے کھڑے ہو کر سوال کرنے لگے اور مولا علی ابن ابی طالب

علیہما السلام نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا اور انگشتری خود بخود پرواز کر کے سائل کی طرف چلی گئی۔

اہلسنت حضرات کی معتبر کتاب

سر العالمین و کشف مافی الدارین

ص182۔ فصل فی العلم والعمل

تالیف حجۃ الاسلام ابو حامد غزالی۔ متوفیٰ،505ھ

منشورات مکتبہ ثقافۃ الدینیہ۔

امام غزالی کے قول کے مطابق اس مذکورہ بالا واقعہ کی صحت پر کسی قسم کا کوئی اشکال وارد ہی نہیں ہو سکتا۔

ساتواں اعتراض

اس آیت ولایت میں لفظ ولی بمعنی دوست محب اور مددگار کے ہے نہ کے ولی بمعنی اولی بالتصرف سرپرست حاکم اور نگہبان کے ہے کیوں کہ اس آیت ولایت یعنی آیت نمبر 55 اور اس سے ما قبل والی آیت نمبر 54 کا سیاق ایک ہی ہے چونکہ آیت نمبر 54 میں یہود و نصاریٰ اور کفار کے ساتھ دوستی

اور تعلقات قائم کرنے سے منع کیا گیا ہے اور اس آیت نمبر 55 میں اللہ؛ رسول اور مومنین کے ساتھ دوستی اور تعلقات قائم رکھنے کا حکم دیا گیا ہے۔

جواب: اگر سورہ مائدہ کی ان دونوں آیتوں یعنی آیت نمبر 54 اور 55 میں تھوڑا سا بھی تدبر کیا جائے تو وحدت سیاق کی وجہ سے دوستی والا معنی ثابت ہوتا دکھائی نہیں دیتا۔

دلیل: کیونکہ سورہ مائدہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیات طیبہ کے آخری ایام میں نازل ہوئی ہے اور یہ بات بھی مسلم ہے کہ اس سورہ کی تمام آیات اکٹھی نازل بھی نہیں ہوئیں کیونکہ بعض آیات کے پہلے نازل ہونے پر اور بعض آیات کے بعد میں نازل ہونے پر انکا مضمون اور اسباب نزول دونوں شاہد ہیں۔

وحدت سیاق اس وقت ثابت ہو گا جب یہ ثابت ہو جائے کہ اس سورۃ کی تمام آیات اکٹھی نازل ہوئی ہیں لہذا ایک آیت کا دوسری آیت کے بعد واقع ہونا یا دونوں آیتوں کے درمیان کسی مناسبت کا پایا جانا وحدت سیاق پہ دلالت نہیں کرتا۔

جب سیاق وحدت ہی ثابت نہیں ہے تو پھر ولی بمعنی دوست کیسے لیا

جا سکتا ہے۔

فتدبر ایها القاری!

اس آیت ولایت میں ولی بمعنی اولی بالتصرف سرپرست حاکم اور مولا کے ہی ہے جس پر انما کلمہ حصر دلالت کر رہا ہے ورنہ محب اور ناصر کے معنی میں حصر کرنے کی ضرورت ہی کیا ہے کیونکہ یہ معنی تو سب اہل ایمان کو شامل ہے جیسا کہ ارشاد رب العزت ہے

﴿وَٱلْمُؤْمِنُونَ وَٱلْمُؤْمِنَٰتُ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَآءُ بَعْضٍۢ﴾ پارہ 10 .سورہ توبہ آیت 71۔

ترجمہ: مومن مرد اور مومن عورتیں آپس میں ایک دوسرے کے دوست اور مددگار ہیں۔

آٹھواں اعتراض

لغت عرب میں لفظ ولی اولی بالتصرف؛ سرپرست؛ نگہبان اور حاکم کے معنی میں استعمال ہوا ہی نہیں بلکہ ہمیشہ لفظ ولی بمعنی حبدار ناصر اور مددگار کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔

پہلا جواب : یہ اہل لغت کی طرف بہت بڑا جھوٹ اور افتراء

باندھا جاتا ہے۔

جیسا کہ امام راغب اصفہانی اپنی کتاب مفردات القرآن (اردو)

ج2۔ ص577

کتاب الواو مادہ ول ی کے ضمن میں لکھتا ہے لفظ وِلایت بکسر الواو ہو تو یہ نصرت کے معنی میں ہوتا ہے اور اور وَلایت بفتح الواو ہو تو کسی کام کے متولی کے معنی میں ہوتا ہے یعنی نگہبان کے معنی میں ہوتا ہے۔

دوسرا جواب: ابوالعباس مبرد نحوی کہتا ہے" الولی والاولی والاحق والمولی بمعنی واحد" اگرچہ یہ الفاظ مختلف ہیں لیکن ایک ہی معنی میں استعمال ہوتے ہیں۔ تو معلوم ہوا کہ لفظ مولی کا معنی بھی وہی ہے جو لفظ اولی لفظ اللاَحق اور لفظ المولی کا ہے۔

اب ہم نے دیکھنا یہ ہے کہ لفظ اولی کا معنی کیا ہے؟

ارشاد رب العزت ہے :﴿النَّبِيُّ أَوْلَىٰ بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنفُسِهِمْ﴾ سورہ احزاب آیت 6۔

ترجمہ :بے شک میرا نبی تمام مومنین کی جانوں پر ان سے زیادہ اولویت رکھتا ہے۔

اور اولویت کا معنی اولی بالتصرف ہے یعنی سب سے زیادہ حق تصرف رکھتاہے اور حقیقی حق تصرف وہی رکھتاہے جو مولا ہو نگہبان ہو سرپرست ہو

والمراد بالولی المتولی للامور والمستحق للتصرف فيهم.

ترجمہ: ولی سے مراد وہ شخص ہوتا ہے جس کے ذمے کچھ امور کی سرپرستی اور نگہبانی لگائی جائے اور وہ حق تصرف رکھتا ہے ان امور میں

حدیث نبوی ہے:

أيما امرأةٍ نُكحتْ بغيرِ إذنِ وليّها ؛ فنكاحُها باطلٌ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس عورت نے اپنے ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کیاتو اس کا نکاح باطل ہے۔

کتاب التبیان فی تفسیر القرآن

جلد نمبر 3 ۔ ص 512 ۔ تفسیر سورہ المائدہ آیت 55

تالیف الشیخ ابو جعفر طوسی رحمۃ اللہ علیہ

لسان العرب ج ص 4349 ابن منظور

کیا اس حدیث میں لفظ ولی بمعنی دوست لیں گے ؟

ایسا ہر گز نہیں۔

کیا آپ یہ کہیں گے کہ جس عورت نے اپنے دوست، یار اور محبوب کی اجازت کے بغیر نکاح کیا اس کا نکاح باطل ہے۔

یہاں لفظ ولی سے مراد سرپرست ہے یعنی سرپرست کی اجازت کے بغیر نکاح باطل ہے۔

اس حدیث کی رو سے ثابت ہو رہا ہے کہ صحت نکاح کے لیے اذن ولی شرط ہے اور وہ ولی باپ یا دادا ہوتا ہے اور یہ دونوں لڑکی کو کسی شخص کے عقد میں دینے کا حق تصرف رکھتے ہیں۔

تیسرا جواب: جناب زکریا علیہ السلام نے دعا مانگی:

﴿فَهَبْ لِي مِن لَّدُنكَ وَلِيًّا يَرِثُنِي وَيَرِثُ مِنْ آلِ يَعْقُوبَ﴾ سورہ مریم۔ آیت نمبر 5 تا 6

ترجمہ: اے پروردگار مجھے ایسا ولی عطا فرما جو میرا بھی وارث ہو اور آل یعقوب کا بھی وارث ہو۔

اس آیت کریمہ میں لفظ ولی بمعنی دوست ناصر اور محب کے ہرگز نہیں۔ بلکہ یہاں لفظ ولی وارث؛ وصی اور جانشین کے معنی میں ہے اور جناب یحییٰ علیہ السلام جناب زکریا علیہ السلام کے جانشین؛ وارث اور خلیفہ قرار پائے۔

چوتھا جواب: الامام ابی الحسین مسلم بن الحجاج القشیری النیشاپوری اپنی کتاب صحیح مسلم، کتاب الجہاد والسیر، باب حکم الفئ۔ جلد نمبر 2۔ صفحہ نمبر 787 پر لکھتے ہیں کہ رسول خدا کی وفات حسرت آیات کے بعد جب مولا علی علیہ السلام اور جناب عباس بن عبد المطلب رض نے ابو بکر سے میراث نبی کا مطالبہ کیا اور کہا ہم نبی کے وارث اور رشتہ دار ہیں ہمیں ان کی میراث واپس لوٹائی جائے جو ہم سے چھینی جا چکی ہے۔

قال ابو بکر انا ولی رسول الله

کیا ملاں لوگ اس کا ترجمہ یہ کریں گے کہ ابو بکر نے کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دوست ہوں

اہل سنت میں سے کوئی مترجم بھی اس مذکورہ ترجمہ کے ساتھ اتفاق کرنے کیلئے تیار دکھائی نہیں دے گا بلکہ سب یہاں لفظ ولی سے مراد جانشین ہی لیں گے تو معلوم ہوا کہ لفظ ولی جانشین کے معنی میں بھی ہوتا ہے نہ کہ ہر جگہ لفظ ولی سے مراد دوست؛ ناصر اور محب ہی ہوتا ہے۔

مخصوص اغراض و مقاصد کے حصول کی خاطر لفظ ولی کا معنی دوست محبوب اور ناصر میں ہی منحصر کر دینا بہت بڑی ناانصافی کو متضمن ہے جیسا کسی شاعر نے یہ خوب کہا ہے:

ملا خود تو بدلتا نہیں مگر قرآں کو بدل دیتا ہے۔

پانچواں جواب: اس آیت ولایت میں ہمیں کوئی ایسا مخصص یا قرینہ بھی نظر نہیں آرہا جس کی رعایت کرتے ہوئے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے لفظ ولی کا معنی اولی بالتصرف سرپرست اور حاکم لیا جائے مگر مولا علی علیہ السلام کے لئے لفظ ولی کا معنیٰ دوست اور ناصر لیا جائے بلکہ جس طرح اللہ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے لفظ ولی کا معنی اولی بالتصرف حاکم اور سرپرست ہے اس طرح اس آیت میں مولا علی علیہ السلام کے لئے بھی لفظ ولی کا معنیٰ اولی بالتصرف اور حاکم اور سرپرست ہے۔

نواں اعتراض

اگر ہم اس بات کے قائل ہو بھی جائیں کہ یہ آیت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کی ولایت و وصایت اور ان کی خلافت بلا فصل پر دلالت کرتی ہے تب بھی شیعہ حضرات کی یہ دلیل ان کے دعویٰ کو سچا ثابت کرنے سے قاصر ہے کیونکہ علی شیر خدا علیہ السلام کی ولایت کا زمانہ رحلت پیغمبر اعظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے شروع ہوتا ہے نہ کہ حیات پیغمبر اعظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جب کہ اس آیت میں ولایت بالفعل کا ذکر ہے نہ کہ ولایت بالقوۃ کا۔

جواب: یہ آیت ولایت مولا علی بن ابی طالب علیہما السلام کے واجب الاطاعت اور استحقاق خلافت پر دلالت کر رہی ہے اور یہی ہمارا مقصود اور مطلوب ہے چونکہ علی بن ابی طالب علیہما السلام پیغمبر اعظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ اقدس میں اور ان کی حیات طیبہ میں استحقاق وصایت اور خلافت رکھتے تھے لیکن وجود پیغمبر اعظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انہیں اپنی طرف سے تصرف کرنے سے مستغنی کر رہا تھا بلکہ پیغمبر اعظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے جاری کردہ امور کا نفاذ ان کا مقصد حیات تھا اور پیغمبر اعظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ اقدس میں ہی وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جانشین؛ خلیفہ اور امت کے امام تھے کتب فریقین میں کئی ایسی روایات دکھای دے رہی ہیں جن میں یہ ذکر ہوا ہے کہ پیغمبر اعظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی حیات طیبہ میں مولا علی ع کی خلافت و جانشینی اور ان کی امامت کا تعین فرما دیا تھا مثلا دعوت ذوالعشیرہ اور واقعہ غدیر خم اس کی واضح مثالیں ہیں۔

مثلا آج اس زمانے میں بھی بعض امراء اور سردار لوگ اپنی زندگی میں ہی اپنے وصی اور جانشین کا اعلان کر دیتے ہیں مثلا کہ دیتے ہیں فلاں شخص میرا جانشین اور میرا وصی ہے اور عرف عام میں اس شخص کے متعلق کہا جاتا ہے کہ فلاں شخص فلاں سردار کا جانشین؛ وصی اور خلیفہ ہے ہاں اس

کے حق تصرف کا زمانہ سردار کی رحلت سے شروع ہوتا ہے یعنی وہ اپنی طرف سے سردار کی رحلت کے بعد اپنی رعایا پر حکم جاری کرتا ہے اور قرآن مجید میں بھی یہ واقعہ ملتا ہے کہ جناب یحییٰ علیہ السلام زکریا علیہ السلام کی زندگی میں ان کے وارث اور جانشین قرار پائے اور لوگ جناب زکریا علیہ السلام کی حیات طیبہ میں ہی جناب یحی علیہ السلام کو جناب زکریا ع کا وارث اور جانشین کہا کرتے تھے جس طرح جناب یحیی علیہ السلام جناب زکریا علیہ السلام کی زندگی میں ان کے جانشین وارث اور امت کے ہادی قرار پائے اسی طرح جناب حیدر کرار غیر فرار علی بن ابی طالب علیہما السلام پیغمبر اعظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیات طیبہ میں ان کے جانشین اور وارث اور امت کے ہادی قرار پائے۔

دسواں اعتراض:

عن عکرمہ انہا نزلت فی شان ابی بکر۔

ترجمہ: عکرمہ بیان کرتا ہے کہ یہ آیت ولایت ابو بکر کی شان میں نازل ہوئی ہے۔

پہلا جواب : علامہ سعد الدین تفتازانی فرماتے ہیں کہ تمام علمائے تفسیر کا اس بات پر اتفاق ہے کہ یہ آیت ولایت علی ابن ابی طالب علیہما

السلام کی شان اقدس میں اس وقت نازل ہوئی جب انہوں نے حالت رکوع میں سائل کو اپنی انگشتری بطور خیرات عطاء فرمائی۔

﴿انما ولیکم الله ورسوله والذین آمنوا الذین یقیمون الصلاة ویؤتون الزكاة وهم راكعون﴾

نزلت باتفاق المفسرين فى علي بن أبي طالب رضي الله عنه حين أعطى السائل خاتمه وهو راكع في صلاته۔

ترجمہ: مفسرین کا اس بات پر اتفاق ہے کہ یہ آیت ولایت علی بن ابی طالب علیہما السلام کی شان اقدس میں اس وقت نازل ہوئی جب انہوں نے رکوع کی حالت میں سائل کو اپنی انگشتری بطور خیرات عطاء فرمائی۔

اہلسنت حضرات کی معتبر کتاب

شرح المقاصد فی علم الکلام

ج2۔ ص289

مبحث امامت ذکر آیت ولایت

تالیف سعد الدین تفتازانی

متوفی 791ہجری

تاریخ طباعت 1981 عیسوی۔

اسی طرح عبد الرحمان ایجی اسی آیت کے ضمن میں لکھتے ہیں:

أجمع أئمة التفسير) على (أن المراد) بالذين يقيمون الصلاة إلى قوله تعالى: ووهم راكعون4 [المائدة:55] (علي) فإنه كان في الصلاة راكعة فسأله سائل فأعطاه خاتمه فنزلت الآية، (وللإجماع على أن غيره). كأبي بكر مثلا (غير مراد).

ترجمہ: آئمہ تفسیر کا اس بات پر اجماع ہے کہ یہ آیت ولایت علی بن ابی طالب کی شان میں نازل ہوئی ہے کیونکہ انہوں نے ہی رکوع کی حالت میں سائل کو اپنی انگشتری بطور خیرات عطاء فرمائی تھی اور اس بات پر بھی علماء اہلسنت کا اجماع ہے اور اس آیت ولایت کے مصداق حضرت ابو بکر نہیں۔

اہلسنت حضرات کی معتبر کتاب

شرح المواقف

جز8۔ صفحہ 391

المرصد الرابع مبحث امامت

تفسیر سورہ مائدہ آیت نمبر 55

تالیف۔ قاضی عضد الدین بن عبد الرحمن الایجی

متوفی۔756ھ

دوسرا جواب: اب ہم آتے اس روایت کی طرف کہ جس میں ذکر ہوا ہے کہ یہ آیت ولایت حضرت ابو بکر کے شان میں نازل ہوئی ہے اس روایت کا راوی عکرمہ بن ابو جہل ہے جس کے متعلق اکابرین اہل سنت نے وہ کچھ لکھا ہے جو اس کی عدالت وثاقت پر کاری ضرب کی حیثیت رکھتا ہے۔

مثلا۔ شمس الدین ذھبی اس کے متعلق مختلف اکابرین علماء اہلسنت کے اقوال؛ آراء اور نظریات کو نقل کرتے ہوئے کہتا ہے۔

مثلا ابن مسیب سے یہ بات منقول ہے کہ انہوں نے عکرمہ کو جھوٹا قرار دیا ہے۔

محمد بن سیرین سے جب عکرمہ کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے کہا کہ وہ کذاب ہے۔

فضل سینانی نے ایک شخص کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ میں نے عکرمہ کو دیکھا نماز کھڑی ہو چکی تھی وہ اس وقت شطرنج کھیل رہا تھا۔

مصعب زبیری بیان کرتے ہیں کہ عکرمہ خارجیوں کے نظریات کا حامل تھا ایک دفعہ مدینہ کے گورنر نے اسے بلایا تو یہ داود بن حصین کے ہاں چھپ گیا اور اسی کے گھر میں ہی اس کا انتقال ہوا۔

ابن مسیب کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ انہوں نے اپنے غلام بردہ سے کہا تم میری طرف اس طرح جھوٹی باتیں منسوب نہ کرنا جس طرح عکرمہ نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کی طرف جھوٹی باتیں منسوب کی تھیں۔

اس واقعہ سے معلوم ہوتا ہے عکرمہ کذاب قسم کا راوی تھا۔

عبد اللہ بن حارث کہتے ہیں میں علی بن عبد اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو وہاں باب الحش کے پاس عکرمہ بندھا ہوا تھا تو میں نے علی بن عبد اللہ بن عباس سے کہا کیا آپ اللہ تعالی سے ڈرتے نہیں ہیں (یعنی اسے کیوں باندھ رکھا ہے) تو وہ بولے اس خبیث نے میرے والد کی طرف جھوٹی بات منسوب کی ہے۔

میزان الاعتدال اردو

ج5۔ ص136

رقم ترجمہ 5722

تالیف۔ امام شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان الذھبی

متوفیٰ748 ھجری

مترجم مولانا ابو سعید

مطبع خضر جاوید پرنٹرز لاہور۔

ناشر مکتبہ رحمانیہ اقراسنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور۔

ایسے جھوٹے، کذاب اور دجال قسم کے راوی کی روایت پر اعتماد کرنا عقل وخرد کا جنازہ نکالنے کے مترادف ہو گا۔

گیارھواں اعتراض

اگر یہ آیت ولایت مولا علی شیر خدا کرم اللہ وجہہ الکریم کی امامت اور خلافت بلافصل پر دلیل ہے تو پھر انہوں نے خود اپنے حق خلافت کے حصول کی خاطر خلیفہ اول کے سامنے اس آیت کریمہ کو بطور احتجاج پیش کیوں نہیں کیا؟

جواب: امیر المؤمنین علی بن ابی طالب علیہما السلام نے اس آیت ولایت کو فقط حضرت ابو بکر کے سامنے ہی بطور احتجاج پیش ہی نہیں کیا بلکہ اہل شوریٰ کے سامنے بھی اپنے حق کے حصول کی خاطر اس آیت کو اتمام حجت کی خاطر پیش کیا تھا۔

مولا علی ابن ابی طالب علیہما السلام نے حضرت ابو بکر کو مخاطب کرتے ہوئے کہا:

قال: فأنشدك بالله، أَلِيَ الولاية من الله مع ولاية رسوله في آيةالزكاة بالخاتم أم لك؟ قال: بل لك.

(اۓ ابو بکر) میں تجھے اللہ کی قسم دے کر تجھ سے پوچھتا ہوں تو بتا رسول خدا کی ولایت کے ساتھ انگوٹھی کی زکات والی آیت میں اللہ کی طرف سے میری ولایت ثابت ہے یا تیری؟ تو ابو بکر نے جواب دیا آپ کی۔

کتاب الاحتجاج طبرسی

ج 1۔ ص 307

ذکر احتجاج امام علی ع علی ابی بکر۔

مولائے کائنات علی ابن ابی طالب علیہما السلام نے اہل شوریٰ کے سامنے ان الفاظ میں احتجاج کیا:

فهل فيكم أحد آتي الزكاة وهو راكع فنزلت فيه: ﴿إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللهُ وَ رَسُوْلُہٗ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ يُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهم راكعون﴾ غيرى قالو لا۔

ترجمہ: کیا تم میں سے میرے علاوہ کوئی ایسا ہے جس نے رکوع کی حالت میں زکوۃ دی ہو اور اس کی شان میں ﴿انما وليكم اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَيُؤْتُونَ

الزَّكَاةَ وَهُمْ رَاكِعُونَ ﴾ جیسی آیت نازل ہوئی ہو سب نے اعتراف کرتے ہوئے کہا ہم میں سے ایسا کوئی نہیں۔

نوٹ: شوری مندرجہ ذیل لوگوں پر مشتمل تھی

عثمان، زبیر، عبد الرحمان بن عوف، سعد بن ابی وقاص

المیزان فی تفسیر القرآن

جلد نمبر 5۔ ص19

تفسیر سورہ المائدہ

آیت نمبر 55

تالیف۔ سید محمد حسین طباطبائی رحمۃ اللہ علیہ متوفیٰ 1904 عیسوی

عصر معصومین علیہم السلام اور کلمہ ولایت کا بیان

بعض کتب احادیث اور تاریخ سے ناواقف لوگ یہ ڈھنڈورا پیٹتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں کہ شیعہ حضرات قیامت تک کسی کتاب سے یہ نہیں دکھاسکتے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کسی شخص کو دائرہ اسلام میں داخل کرتے وقت جہاں اس سے اقرار توحید و رسالت پر بیعت لی ہو وہاں ساتھ ہی اس سے علی بن ابی طالب علیہما السلام کے اپنے وصی ہونے کے اقرار پر بھی اس سے بیعت لی ہو۔

جواب: عتبة بن عامر الجهني قال بايعنا رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ، على قول أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له، وأن محمدا نبيه، وعليا وصيه۔

ترجمہ: عتبہ بن عامر جہنی بیان کرتا ہے کہ ہم نے اس قول پر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ پر بیعت کی کہ ہم اللہ کے علاوہ کسی کو معبود اور لائق عبادت نہیں مانے گے وہ یکتا ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے اور محمد اللہ کے نبی ہیں اور علی وصی رسول اللہ ہیں۔

اہلسنت حضرات کی معتبر کتاب

ینابیع المودہ

ج2۔ ص292

تالیف۔ سلیمان بن ابراہیم قندوزی

متوفیٰ1294ھ

ذکر مودت رابع یعنی چوتھی مودت کا بیان

اہلسنت حضرات کی معتبر کتاب

زاد العقبیٰ اردو ترجمہ مودۃ القربیٰ

چوتھی مودت کا ذکر۔ ص40

تالیف۔ حضرت سید علی حمدانی شافعی

متوفیٰ752ھ

اس حدیث مبارکہ سے روز روشن کی طرح واضح ہو رہا ہے کہ جس طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ کی توحید اور اپنی رسالت کے اقرار پر لوگوں سے بیعت لی اسی طرح سے مولا علی بن ابی طالب علیہما السلام کے وصی رسول اللہ ہونے کے اقرار پر بھی لوگوں سے بیعت لی۔

اعتراض: شیعوں کے ائمہ ھدی علیہم السلام کے زمانے میں تو کوئی ایسا شخص دکھائی نہیں دیتا جس نے توحید و رسالت کی گواہی کے ساتھ ساتھ

مولا علی ابن ابی طالب علیہما السلام کی ولایت کی گواہی دے کر دائرہ ایمان میں داخل ہو کر سعادت ابدی حاصل کی ہو۔

جواب: اغیار کی طرف سے کیے جانے والے اس اعتراض کی رد میں میں کچھ ایسے خوش نصیب اور سعادت مند افراد کا ذکر کرنا مناسب سمجھتا ہوں جنہوں نے توحید و رسالت کی گواہی کے ساتھ مولا علی علیہ السلام کی ولایت کی گواہی دے کر دائرہ اسلام اور ایمان میں داخل ہو کر دنیا اور آخرت کی سعادت ابدی حاصل کی۔

نصرانی شخص اور اقرار ولایت علی علیہ السلام

جنگ صفین کے موقع پر ایک راہب نے مولا علی ابن ابی طالب علیہما السلام کے ہاتھ پر بیعت کرتے ہوئے جہاں توحید و رسالت کی گواہی دی وہاں ساتھ ہی مولا علی ابن ابی طالب علیہما السلام کی ولایت کی گواہی دے کر اپنا سابقہ نصرانی مذہب ترک کر دیا اور دائرہ اسلام اور دائرہ ایمان میں داخل ہو کر سعادت ابدی حاصل کر لی اور مولا امیر کائنات علیہ السلام کی جماعت میں داخل ہو گیا جس کی تفصیل کتب تاریخ میں کچھ اس طرح سے مرقوم ہے۔

جس وقت مولا علی ابن ابی طالب علیہا السلام جنگ صفین میں مشغول تھے آپ کے ساتھیوں کو پانی کی سخت ضرورت پڑی لوگ دائیں بائیں دوڑے لیکن پانی دستیاب نہ ہوا حضرت نے اپنی توجہ ایک کنویں سے ہٹائی تو لق دق صحرا میں ایک کلیسا نظر آیا آپ نے اس کلیسا میں رہنے والے سے پانی کے متعلق پوچھا تو اس نے کہا یہاں دو فرسخ کے فاصلے پر پانی موجود ہے آپ کے ساتھیوں نے کہا اے امیر المومنین ہمیں اجازت دیجیے شاید ہم اپنی قوت ختم ہونے سے پہلے پانی تک رسائی حاصل کر لیں حضرت امیر المومنین نے فرمایا اس کی کیا حاجت ہے پھر آپ علیہ السلام نے اپنے خچر کو مغرب کی طرف تیز گام کیا اور ایک طرف اشارہ کر کے فرمایا یہاں سے زمین کھودو ابھی تھوڑی سی زمین کھودی گئی تو نیچے سے ایک بڑا پتھر نکلا جسے ہٹانے کے لیے کوئی ہتھیار بھی کارگر ثابت نہ ہوسکا حضرت امیر المومنین نے فرمایا یہ پتھر پانی پر واقع ہے ذرا ہمت کر کے اسے اکھاڑ پھینکو آپ کے ساتھیوں نے ہر چند کوشش کی لیکن اسے اپنی جگہ سے ہلا نہ سکے اس پر جناب امیر ع اپنے خچر سے نیچے تشریف لائے اور آپنی آستین چڑھا کر اپنی انگلیاں اس پتھر کے نیچے رکھ کر زور لگایا اس پتھر کو پانی سے ہٹایا نیچے سے نہایت ٹھنڈا میٹھا اور صاف پانی نکل آیا ایسا صاف پانی کہ تمام سفر میں انہوں نے ایسا پانی نہ پیا تھا سب نے پانی پیا اور جتنا

چاہا بھر لیا پھر حضرت امیر علیہ السلام نے اس پتھر کو اٹھا کر چشمہ پر رکھ دیا اور فرمایا اس پر خاک ڈال دو جب راہب نے ان احوال کا مشاہدہ کیا تو کلیسا سے نیچے اتر کر حضرت امیر المومنین علیہ السلام کے حضور میں آ گیا اور سامنے کھڑے ہو کر پوچھا کیا آپ پیغمبر و مرسل ہیں؟, حضرت امیر علیہ السلام نے فرمایا نہیں پھر اس نے پوچھا کیا آپ ملک مقرب ہیں؟ حضرت نے فرمایا نہیں اس نے پوچھا پھر آپ کون ہیں؟ حضرت امیر علیہ السلام نے فرمایا میں وصی پیغمبر مرسل جناب محمد بن عبد اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوں راہب کہنے لگا ہاتھ بڑھایے تا کہ میں آپ کے ہاتھ پر اسلام قبول کرو حضرت امیر نے اپنا ہاتھ اس کی طرف بڑھایا تو راہب نے کہا اشھد اللہ الہ الا اللہ واشہد ان محمد رسول اللہ اشھد انک علی وصی رسول اللہ بعد ازاں حضرت امیر علیہ السلام نے اس سے پوچھا اس کی کیا وجہ ہے کہ تم مدت سے اپنے دین پر کاربند تھے اب تم ایمان لے آئے ہو اس نے کہا اے امیر المومنین علیہ السلام اس کلیسا کی بنیاد اس پتھر اٹھانے والے کے لیے تھی مجھ سے پہلے کئی راھب یہاں رہتے رہے کیونکہ ہم نے اپنی کتابوں میں پڑھا اور اپنے علماء سے سنا کہ اس جگہ پر چشمہ ہے اس پر ایک نادیدہ پتھر ہے جسے کسی پیغمبر یا وصی پیغمبر کے سوا کوئی اٹھا نہ سکے گا جب میں نے دیکھا کہ آپ نے اس پتھر کو اکھاڑ پھینکا ہے تو میری مراد پوری ہو گئی ہے مجھے جس چیز کا انتظار تھا

وہ مل گی جب حضرت امیر علیہ السلام نے اس کی یہ بات سنی تو اتنا روے کہ آپ کی داڑھی کے بال تر ہو گے اور فرمایا سب تعریفیں اللہ رب العزت کے لئے ہیں اس کے ہاں کوئی بھولا بسرا نہیں بلکہ اس کی کتابوں میں میرا ذکر ہے۔

اہل سنت حضرات کی معتبر کتاب شواہد النبوۃ

ص286 ذکر جنگ صفین 286

تالیف حضرت علامہ نور الدین عبد الرحمن جامی قدس متوفیٰ 898ھ

ترجمہ بشیر حسین ناظم ایم اے

ناشر مکتبہ نبویہ گنج بخش روڈ لاہور طبع چہار۔امالی شیخ صدقؒ اردو صفحہ 180

ملحد شخص اور اقرار ولایت علی علیہ السلام

ایک ملحد شخص حضرت امام علی رضا علیہ السلام کی بارگاہ میں حاضر ہوا اس نے امام علیہ السلام سے کہا میں آپ سے چند سوال کرنا چاہتا ہوں اگر آپ نے جواب دیے تو میں آپ سے وعدہ کرتا ہوں کہ مسلمان ہو جاؤں گا جب امام علیہ السلام نے اس کے تمام سوالوں کے جواب دیے تو اس نے اپنا الحادی مذہب چھوڑتے ہوئے توحید ورسالت کی گواہی کے ساتھ ساتھ مولا علی ابن ابی طالب علیہما السلام کی ولایت کی گواہی دی جس کی تفصیل روایت میں کچھ

اس طرح سے ذکر ہوئی ہے:

عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد بن خالد، عن أحمد بن محمد بن أبي نضر قال : جاء رجل إلى أبي الحسن الرضا عليه السلا م من وراء نهر بلخ فقال: إني أسألك عن مسألة فإن اجبتنى فيها بماعندي قلت بإمامتك، فقال أبو الحسن عليه السلام : سل عما شئت. فقال: أخبرني عن ربك متى كان؟و كيف كان؟ وعلى أي شيء كان اعتماده؟ فقال أبو الحسن عليه السلام : إن الله تبارك وتعالى اين الأن بلا أين، وكيف الكيف بلا كيف، وكان اعتماده على قدرته ؛ فقام إليه الرجل فقبل رأسه وقال : أشهد أن لاإله إلا الله وأن محمدا رسول الله وأن عليا وصي رسول الله۔

ترجمہ: احمد بن ابی نصر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نہر بلخ کی دوسری طرف سے حضرت امام علی رضا علیہ السلام کے پاس آیا اس نے کہا میں آپ سے کچھ سوال کرنا چاہتا ہوں اگر آپ نے جواب دے دیے تو میں آپ کی امامت کا معتقد ہو جاؤں گا امام علیہ السلام نے فرمایا جو چاہے پوچھو اس نے کہا آپ یہ بتائیں کہ آپ کا رب کب سے ہے اور کیسا ہے اور کس چیز کا سہارا لئے کھڑا ہے امام علیہ السلام نے فرمایا بے شک اللہ تبارک و تعالیٰ ہر جگہ چاہنے والے کو جگہ عطا کرنے والا ہے اس لیے کوئی خاص جگہ نہیں ہے وہ

کیفیتوں کو پیدا کرنے والا ہے وہ خود صاحب کیفیت نہیں یہ سن کر وہ شخص اٹھا اور حضرت کے سر کا بوسہ دیا اور بولا میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں اور علی وصی رسول اللہ ہیں

کتاب اصول الکافی

ج1 ص52

کتاب التوحید باب الکون والمکان

مصنف ثقۃ الاسلام الشیخ محمد بن یعقوب الکلینی

متوفی292ھ

وفود اور اقرار ولایت علی علیہ السلام

اب میں اپنے محترم قارئین کرام کی خدمت میں چند ایسے وفود کا ذکر کرنا مناسب سمجھتا ہوں جنہوں نے بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر ہو کر اقرار توحید و رسالت کے ساتھ ساتھ علی ابن ابی طالب علیہما السلام کی ولایت کا اقرار کیا۔

روایت کے الفاظ کچھ اس طرح سے ہیں:

ثم قال: یا معشر العرب والعجم والقبط

والحبشة، أقررتم بشهادة أن لا إله إلا الله، وحده لا شريك له، وأن محمدا عبده ورسوله؟ فقالوا: نعم. فقال: اللهم أشهد. حتى قالها ثلاثا، فقال في الثلاثة: أقررتم بشهادة أن لا إله إلا الله، وأني محمدا عبده ورسوله، وأن علي بن أبي طالب أمير المؤمنين وولي أمرهم من بعدي، فقالوا: اللهم نعم. فقال: اللهم أشهد. حتى قالها ثلاثا. ثم قال لعلي (عليه السلام): يا أبا الحسن، انطلق فأتني بصحيفة ودواة، فدفعها إلى علي بن أبي طالب، وقال: اكتب. فقال: وما أكتب؟ قال: اكتب بِسْمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحْمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ، هذا ما أقرت به العرب والعجم والقبط والحبشة، أقروا بشهادة أن لا إله إلا الله، وأن محمدا عبده ورسوله، وأن علي بن أبي طالب أمير المؤمنين وولي أمرهم من بعدی۔

ترجمہ: مختلف ممالک سے یعنی عرب و عجم اور قبط و حبشہ وغیرہ سے چند لوگوں کا ایک وفد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس وفد سے پوچھا کیا تم گواہی دیتے ہو اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں محمد اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں؟

انہوں نے اقرار کرتے ہوئے کہا جی ہاں ایسا ہی ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہا اے اللہ گواہ رہنا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسی جملہ کا تین بار تکرار کیا۔

اور تیسری بار یہ پوچھا کیا تم گواہی دیتے ہو اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے رسول اوراس کے بندے ہیں اور علی بن ابی طالب علیہا السلام امیر المومنین اور میرے بعد ولی الامر ہیں؟

انہوں نے کہا جی ہاں ایسا ہی ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہا اے اللہ گواہ رہنا اور اس جملہ کا تین بار تکرار کیا اور پھر علی بن ابی طالب علیہا السلام سے کہا میرے لئے کاغذ اور دوات لے کر آؤ جب امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیھما السلام نے دوات اور کاغذ حاضر کر دیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی ابن ابی طالب علیھما السلام سے فرمایا لکھو مولا علی ابن ابی طالب علیھما السلام نے عرض کی یارسول کیا لکھوں انحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا لکھو بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ وفد گواہی دیتا ہے کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں اور علی علیہ السلام امیر المومنین اور میرے بعد ان کے ولی الامر ہیں۔

امالی شیخ صدوق ج 1 ص 365۔

میرے محترم قارئین کرام جیسا کہ آپ نے اس مذکورہ روایت سے ملاحظہ فرما لیا ہے کہ جہاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اپنی رسالت کی گواہی کے اقرار کے متعلق اس وفد سے سوال کیا اور وہاں ساتھ

ہی علی علیہ السلام کی ولایت اور ان کے ولی الامر ہونے کی گواہی کے اقرار کے متعلق بھی اس وفد سے سوال کیا اور آنحضرت ص نے اس وفد کی تینوں گواہیوں کے اقرار کو مولا علی علیہ السلام کے ذریعے قلمبند کروایا۔

گویا کہ اس حدیث مبارکہ سے ثابت ہوا ہے کہ اقرارِ ولایت علی علیہ السلام بدعت نہیں بلکہ عین دین ہے ورنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس وفد سے اقرارِ توحید و رسالت ص کے ساتھ ساتھ اقرار ولایت علی علیہ السلام کے متعلق ہر گز پوچھ گوچھ نہ کرتے۔

فاعتبروایااولابصار

راہب اور اقرار ولایت علی علیہ السلام

جنگ کربلا کے خاتمے کے بعد جب قوم اشقیا آل رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قیدی بنا کر اور شہدا کے کٹے ہوئے سروں کو نیزوں پر سوار کر کے شام کی طرف بڑھ رہی تھی تو راستے میں ایک راہب سے ملاقات ہوئی جب اس راہب نے ان نورانی سروں کو نیزوں پہ سوار دیکھا جن سے نور کی شعاعیں پھوٹ رہی تھیں تو اس نے پوچھا یہ کون لوگ ہیں جن کے جوانوں کو قتل کیا گیا ہے اور ان کے بیوی اور بچوں کو اسیر کر کے شام کی طرف لے جایا جا رہا

ہے جب اسے بتایا گیا کہ ان لعینوں نے تو اپنے آخری نبی کی اولاد کو ذبح کر دیا ہے اور یہ نوک نیزہ پر نواسہ رسول حسین ابن علی علیہما السلام کا سر سوار ہے تو راہب نے خولی ملعون کو دس ہزار درہم کی تھیلی دے کر کچھ وقت کے لئے مولا حسین ابن علی علیہما السلام کا سر اقدس حاصل کر لیا پس راھب وہ سر مبارک اپنے گرجے کے اندر لے گیا اور اسے گلاب کے ساتھ دھویا اور مشک و کافور سے معطر کیا اور اپنے سجادے پر رکھا دیا گریہ و فریاد کرنے لگا سر انور سے عرض کی خدا کی قسم اے اباعبد اللہ میرے لیے یہ گراں ہے کہ میں کربلا میں موجود نہ تھا تاکہ آپ پر جان قربان کر دیتا اور مولا مظلوم کربلا حسین ابن علی علیہما السلام سے مخاطب ہوتے بولا:

یا اباعبداللہ اذا لقیت جدک رسول اللہ فاشھد لی انی اشھد ان لا الہ الااللہ وحدہ لا شریک لہ ؛و اشھد ان محمد رسول اللہ واشھد ان علیا ولی اللہ۔

ترجمہ: ائے حسین ابن علی علیہما السلام جب آپ اپنے نانا سے ملاقات کریں تو میری گواہی دینا کہ میں اقرار کرتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں وہ یکتا ہے اسکا کوئی شریک نہیں ہے اور محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے رسول اور علی ابن ابی طالب اللہ کے ولی ہیں۔

کتاب مقتل ابی مخنف

ص129۔

منتھی الامال، ج1 ص505

تالیف الشیخ عباس قمی متوفیٰ1359ھ

اس دردناک واقعہ سے بھی ثابت ہو رہا ہے کہ راھب نے جہاں کلمہ شہادت میں رسالت کی گواہی دی اور وہاں مولا علی ابن ابی طالب علیھما السلام کی ولایت کی گواہی دی۔

نوٹ :خولی ملعون نے راہب سے جو رقم وصول کی تھی وہ مٹی کی ٹھکریوں میں تبدیل ہو گئی تھی اور وہ رقم اس کے کسی کام نہ آسکی یہ حسین ابن علی علیھما السلام کا معجزہ ہے۔

اعتراض: شیعہ حضرات خانوادہ آل رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں سے کسی ایک ہستی کا نام تک نہیں بتا سکتے کہ جس نے کلمہ شہادت میں مولا علی ابن ابی طالب علیہما السلام کی ولایت ؛ وصایت اور ان کی خلافت بلافصل کی گواہی دی ہو

جواب: اب میں اپنے محترم قارئین کرام کی خدمت میں کچھ ان ذوات ذوات قدسیہ کا ذکر کرنا چاہتا ہوں کہ جنہوں نے خود مولا علی ابن ابی طالب علیھما السلام کی ولایت اور ان کی وصایت کی گواہی دی۔

مثلاً:

جناب سیدۃ الکونینؑ اور ولایت علی علیہ السلام کی گواہی

جب جناب فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا اس مادی دنیا میں تشریف لائیں تو اپنی زبان پر یہ کلمہ جاری کیا اشهد أن لا إله إلا الله ، وأن أبي رسول الله ، سيد الأنبياء ، وأن بعلي سيدالأوصياء ،وولدي سادة الأسباط

ترجمہ: میں گواہی دیتی ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں میرے بابا اللہ کے رسول اور سید الانبیاء اور میرے شوہر علی سید الاوصیا اور میرے بیٹے دنیا کے نواسوں کے سردار ہیں۔

منتہی الامال فی تواریخ نبی وآل

ص188۔ج1

تالیف۔الحاج شیخ عباس قمی

متوفی1359ھ

حضرت امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف اور ولایت علی علیہ السلام کی گواہی

روایت نمبر1:

جب حضرت امام زمانہ عجل اللہ فرجہ شریف اس مادی دنیا میں جلوہ افروز ہوئے تو ان کے والد بزرگوار حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام نے انہیں اپنے ہاتھوں پہ اٹھایا قال تکلم یا بنی اور فرمایا بیٹا کلام کرو تو امام زمانہ سرکار کی زبان اقدس پر یہ کلمہ جاری ہوا:أشهد أن لا إله إلا الله وأن محمدا رسول الله وأن عليا أمير المومنين۔(میں گواہی دیتا ہوں اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور بیشک محمد اللہ کے رسول ہیں اور علی امیر المومنین ہیں)

اثبات الوصية 273

تالیف العلامہ ابي الحسن علي بن الحسين بن علي المسعودي الہذلی متوفی 346

روایت نمبر2:

جب امام زمانہ سرکار عجل اللہ فرجہ الشریف اس دنیا میں جلوہ افروز ہوے تو ان کی والدہ ماجدہ جناب نرجس خاتون سلام اللہ وصلوات علیھا بیان

فرماتیں ہیں کہ میں نے صاحب العصر کو دیکھا کہ وہ قبلہ رخ سجدہ میں زانو کے بل پڑے ہیں اور ان کی شہادت کی انگلیاں آسمان کی طرف ہیں اور کہہ رہے ہیں اشهد ان لاالہ الا الله وحده لا شریک لہ و ان جدی رسول الله وان ابی امیر المومنین وصی رسول الله۔

ترجمہ: میں گواہی دیتا ہوں اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں وہ یکتا ہے اس کا کوئی شریک نہیں بے شک میرے جد امجد اللہ کے رسول ہیں اور میرے بابا امیر المومنین علیہ السلام اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصی اور جانشین ہیں۔

منتھی الامال

ج2ص365

تالیفات شیخ عباس قمی

متوفیٰ1359ھ

مترجم قبلہ علامہ سید صفدر حسین نجفی رح

بے شک ان ذوات قدسیہ نے اس دنیا میں جلوہ افروز ہوتے ہوئے اللہ کی توحید؛ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت اور مولا علی ابن ابی طالب علیہما

السلام کی ولایت اور ان کے وصی رسول خدا ہونے کی گواہیاں جو دی ہیں یقینا ان کے اس عمل میں بہت سی حکمتیں مضمر ہو سکتیں ہیں۔

اولا: یہ ذوات قدسیہ اپنے اس عمل سے کائنات کو یہ پیغام دینا چاہا رہی ہوں گی کہ ہم اس کائنات میں عام لوگوں کی طرح نہیں ہوتے بلکہ درس الٰہی سے علم حاصل کر کے آتے اور علم لدنی کے وارث ہوتے ہیں۔

ثانیا: ان کے اس عمل میں دوسری حکمت یہ بھی مضمر ہو سکتی ہے کہ ہم توحید ورسالت اور مولا علی کی ولایت اور ان کی وصایت کے مبلغ بن کر آئے آتے ہیں۔

حضرت امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام اور علی علیہ السلام کی ولایت کی گواہی

جب معاویہ بن ابوسفیان نے جعدہ ملعونہ کے ذریعے سے نواسہ رسول امام حسن مجتبی علیہ السلام کو زہر دلوائی جس کی تاب نہ لاتے ہوئے آپ علیہ السلام کے جگر کے ٹکڑے منہ کی طرف سے باہر آنے لگے اور آپ کے چہرہ انور کا رنگ سبز ہو گیا تو آپ علیہ السلام نے اپنے اہل خانہ کو بلایا اور انہیں وصیت کی کہ میرے بعد میرے بھائی حسین ابن علی تمہارے امام ہیں ان کی اطاعت تم پر واجب ہے پھر تمام حاضرین بنو ہاشم کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا

میں تم سب کو اللہ کے سپرد کرتا ہوں اللہ تمہارا نگہبان ہے اب میں تمہیں الوداع کہہ رہا ہوں اپنے نانا بابا ماں اور چچوں کے پاس جا رہا ہوں اور کہا

:السلام عليكم، السلام يا ملائكة ربي ورحمة الله وبركاته ثم أنه وجه وجهه الى القبلة وغمض عينيه ومد يديه ورجليه بنفسه مستلقيا مصرّحا بشهادة أن لا اله الا الله وحده لا شريك له وان محمدا عبده ورسوله وان الخليفة من بعده بلا فصل على بن ابى طالب۔

ترجمہ: چہرہ انور قبلہ کی طرف کیا آنکھیں بند کیں آپ نے خود اپنے ہاتھ اور پاؤں سیدھے کیے پشت کے بل لیٹ گئے اور کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں وہ یکتا ہے اس کا کوئی شریک نہیں بے شک محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں اور علی بن ابی طالب علیہما السلام رسول خدا کے خلیفہ بلا فصل ہیں۔

معالی السبطين فی احوال الحسن و الحسين

ج1۔ ص58

المجلس التاسع

تالیف۔ الشیخ محمد مہدی حائری رحمتہ اللہ علیہ

متوفی۔ 1379ھ

جناب مسلم بن عقیل اور ولایت علی علیہ السلام کی گواہی

جب جناب مسلم بن عقیل کو گرفتار کر کے ابن زیاد ملعون کے دربار میں لایا گیا: فقال ابن زیاد یامسلم سوا علیک سلمت او لم تسلم انک مقتول لا محاله قال مسلم ارید رجلا قریشیا اوصیه فقام عمر بن سعد الیه وقال ماوصیتک فقال له اول وصیتی فانا اشهد ان لا اله الا الله وان محمد رسول الله و ان علیا ولي الله وو صی رسوله۔

ترجمہ: ابن زیاد ملعون نے جناب مسلم بن عقیل سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا اے مسلم چاہے تو ہمیں تسلیم کر یا نہ کر تو نے حتمی طور پر قتل ہونا ہے اور جناب مسلم بن عقیل نے ابن زیاد سے کہا مجھے خاندان قریش میں سے ایک ایسا شخص چاہیے جس سے میں کچھ وصیتیں کر سکوں اور یہ سن کر عمر بن سعد ملعون آگے بڑھا اور کہا بتا تیری کیا وصیتیں ہیں سفیر مظلوم کربلا نے اس سے کہا میری پہلی وصیت یہ ہے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں اور علی اللہ کے ولی اور رسول خدا کے وصی اور جانشین ہیں۔

اہل سنت حضرات کی معتبر کتاب

ینابیع المودۃ ج 1 ص 390

تالیف الشیخ سلیمان بن الشیخ ابراہیم المعروف حنفی قندوزی

متوفی 1294ھ

صححہ وعلق علیہ علا الدین

عقیق اور ولایت علی علیہ السلام کی گواہی

روایت نمبر 5:

عقیق پتھر نے مولا علی ابن ابی طالب علیھما السلام کی ولایت کی گواہی دی:

قال : حدثنی النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم قال اتانی جبرئیل علیه السلام فقال تختمعوا با لعقیق فانی اول حجر شهد لله بالوحدانیه ولی بالنبوه ولعلی با لوصیه۔

ترجمہ: جناب علی بن ابی طالب علیھما السلام سے مروی ہے کہ ایک دفعہ جناب جبرئیل علیہ السلام بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر ہوئے اور کہا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ عقیق کی انگھوٹی پہنے کیونکہ یہ وہ پہلا پتھر ہے جس نے اللہ کی واحدنیت اپ ص کی نبوت اور علی علیہ السلام کے وصی رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہونے کی گواہی دہی ہے۔

اہل سنت حضرات کی معتبر کتاب

مناقب علی ابن ابی طالب ص242

تالیف حافظ الخطیب ابی الحسن علی بن محمد بن محمد االواسطی الشافعی المعروف المغازی۔ المتوفی 483

لمحہ فکریہ!

ان ضمیر فروش اور سنگ دل ملاؤں سے یہ سنگ عقیق لاکھوں گنا افضل اور بہتر ہے جس نے پتھر ہونے کے باوجود بھی مولا علی علیہ السلام کے وصی رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہونے سے انکار نہیں کیا بلکہ اقرار کیا شاید اسی وجہ سے اللہ تعالی نے اس پتھر کو اتنی عظمت اور فضیلت سے نواز رکھا ہے کہ ہر مومن اور مسلمان اسے اپنی انگلیوں میں سجا کر ثواب کا متمنی دکھائی دیتا ہے۔

کلمہ اسلام کا بیان

تمام اہل اسلام کا اس بات پر اتفاق ہے جب بھی کوئی غیر مسلم شخص دائرہ اسلام میں داخل ہونا چاہتا ہے اس پر لازم ہے کہ کلمہ اسلام جسے کلمہ شہادت کہا جاتا ہے زبان سے اس کا اقرار کرے اور دل سے اس کی تصدیق کرے یعنی وہ اس طرح گواہی دے أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ۔

وہ شخص ان شہادتین کے اقرار کے ساتھ دائرہ اسلام میں داخل ہو جاتا ہے اس پر اسلام کے احکام لاگو ہو جاتے ہیں اور اس طرح سے وہ مسلمان کے حکم میں داخل ہو جاتا ہے دوسرے مسلمانوں پر اس کی عزت و جان و مال کی حفاظت واجب ہو جاتی ہے کیونکہ کلمہ شہادتین کے اقرار نے اسے دیگر مسلمانوں کا دینی بھائی بنا دیا ہے اب اس کے ہاتھ کا ذبیحہ کھانا جائز ہو جاتا اور اس سے رشتہ داری قائم کرنا بھی جائز ہو جاتی ہے کیونکہ کلمہ شہادت دلیل اسلام ہے۔

وہ شخص اس وقت تک حکم مسلم میں رہے گا جب تک وہ ضروریات دین میں سے کسی ایک چیز کا انکار نہ کر دے مثلا نماز روزہ وغیرہ کا منکر نہ ہو جاے۔ اگر وہ شخص مر جائے تو دوسرے مسلمانوں پر اس کی تجہیز و تکفین

کرنا اور اس پر نماز جنازہ پڑھنی واجب ہو جاتی ہے۔

اور اسی طرح اگر کوئی غیر شیعہ شخص مذہب اھلبیت قبول کرنا چاہئے تو اس پر لازم ہے کہ پہلے وہ مولا علی علیہ السلام سے لیکر سرکار مھدی بر حق علیہ السلام تک تمام ائمہ کی امامت کا معتقد ہو جائے پھر وہ کلمہ شہادتین کے اقرار کے ساتھ ساتھ مولا علی ابن ابی طالب علیھما السلام کی ولایت اور ان کی خلافت بلا فصل کی گواہی دے یعنی وہ زبان پر اس طرح سے کلمہ جاری کرے:

اشهد ان عليا ولى الله وصى رسول الله و خليفته بلا فصل

اس وقت تک یہ شخص مذھب اھلبیت کا فرد شمار ہو گا جب تک وہ ضروریات مذہب میں سے کسی ایک چیز کا انکار نہ کر دے مثلا عقیدہ عدالت اور امامت وغیرہ کا منکر نہ ہو جائے۔

کلمہ طیبہ کا بیان

بسم الله الرحمٰن الرحيم لا اله الا الله محمد رسول الله
على ولى الله وصى رسول الله و خليفة بلا فصل

یہ وہ کلمہ شریف ہے جس سے ہم شیعان حیدر کرار اکثر اوقات

بلخصوص دن میں ہر اذان کے ساتھ ایمان کی نشاط اور ترو تازگی کی خاطر اپنی زبانوں کو معطر کیا کرتے ہیں یہ کلمہ طیبہ تین اجزاء پر مشتمل ہے۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جب اس کلمہ طیبہ کے تین اجزاء ہیں تو پھر اسے کلام کہا جائے نہ کہ کلمہ۔

علماء نحو اس سوال کے جواب میں فرماتے ہیں یہ کلمہ تسمیہ الکل باسم الجز کے باب کے ساتھ تعلق رکھتا ہے یعنی کل کو جز کا نام دیا گیا ہے۔

تین اجزاء مندرجہ ذیل ہیں:

1۔کلمہ توحید یعنی لا الہ الا اللہ۔

ترجمہ: اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں۔

2۔کلمہ رسالت یعنی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ترجمہ: محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔

3۔کلمہ ولایت یعنی علی ولی اللہ وصی رسول اللہ وخلیفتہ بلافصل۔

ترجمہ: یعنی علی علیہ السلام اللہ کے ولی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصی اور متصل جانشین پیغمبر اعظم ہیں۔

اور یہ کلمہ طیبہ ہمارے عقائد اور نظریات کی ترجمانی کرتا ہے

کلمہ ولایت بھی کلمہ توحید ورسالت کی طرح ادلہ نقلیہ اور عقلیہ سے ثابت ہے۔

کلمہ ولایت ادلہ نقلیہ اور عقلیہ کی روشنی میں

اب میں اپنے محترم قارئین کرام کی خدمت میں کلمہ ولایت کے اثبات کیلئے کچھ ادلہ نقلیہ اور عقلیہ کا ذکر کرنا مناسب سمجھتا ہوں تاکہ کلمہ ولایت کے حوالہ سے اغیار کے اذہان اور صدور میں پیدا ہونے والے شکوک وشبہات اور خلش کو علمی اور منطقی انداز میں رفع اور دفع کیا جاسکے۔

ویسے تو ہمارے پاس کلمہ ولایت کے اثبات میں ادلہ نقلیہ اور ادلہ عقلیہ کثیر تعداد میں موجود ہیں مگر کتاب کے اختصار کو ملحوظ رکھتے ہوے چند ادلہ کو ذکر کرنا مناسب سمجھتاہوں

دلیلِ نقلی

اللہ تعالیٰ نے اپنی مقدس کتاب قرآن مجید میں جہاں اپنی ولایت کے ساتھ متصل ہی اپنے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولایت کا ذکر فرمایا ہے اور وہاں

اپنے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولایتِ کے ساتھ متصل ہی علی ابنِ ابی طالب علیھما السلام کی ولایت کا تذکرۃ فرمایاہے۔

آیت قرآنی ملاحظہ فرمائیں ارشادربانی ہے:

﴿إِنَّما وَلِيُّكُمُ اللهُ وَ رَسُولُهُ وَ الَّذينَ آمَنُوا الَّذينَ يُقيمُونَ الصَّلاةَ وَ يُؤْتُونَ الزَّكاةَ وَ هُمْ راكِعُونَ﴾

ترجمہ: سوائے اس کے نہیں کہ تم لوگوں کا اللہ ولی ہے اس کا رسول ولی ہے اور وہ صاحب ایمان ولی ہیں جو نماز قائم کرتے ہیں اور حالت رکوع میں زکوۃ دیتے ہیں۔ پارہ 6 ،سورہ المائدہ آیت 55۔

شیعہ سنی مفسرین نے دل کھول کر اس بات کا اعتراف کیاہے کہ یہ آیت کریمہ اس وقت مولا علی علیہ السلام کی شان اقدس میں نازل ہوئی جب انھوں نے نماز قائم رکھتے ہوے حالت رکوع میں سائل کو اپنی انگشتری بطور خیرات عطافرمائی۔

اس آیت کریمہ کی رو سے تیسرے ولی علی ابن ابی طالب علیھما السلام ہیں۔

گویااس آیت کریمہ میں اللہ کی ولایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولایت

اور مولا علی علیہ السلام کی ولایت بیان کی گئی ہے۔

اس آیت کریمہ سے ظاہر ہوا کہ پہلی ولایت سے متصل دوسری ولایت ہے اور دوسری ولایتِ سے متصل تیسری ولایت ہے ان میں کوئی فصل و تفریق نہیں ہے۔

ہم شیعان حیدر کرار اس آیت کریمہ پر عمل کرتے ہوئے لا الہ الا اللہ پڑھ کر اللہ کی ولایت اور حاکمیت کا اقرار کرتے ہیں محمد رسول اللہ پڑھا کر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولایت اور حاکمیت کا اقرار کرتے ہیں اور علی ولی اللہ پڑھ کر مولا علی ابن ابی طالب علیہما السلام کی ولایت اور حاکمیت کا اقرار کرتے ہیں اگر کلمہ طیبہ توحید ورسالت کے اقرار تک محدود کر دیا جائے تو اس آیت ولایت کا تیسرا حصہ عمل سے خالی رہ جائے گا جو اللہ تعالی کے نزدیک ایک غیر پسندیدہ عمل شمار ہو گا لہٰذا ہمارا شیعان حیدر کرار کا کلمہ نص قرآنی کے عین مطابق۔

دلیل عقلی

ایمان جیسی عظیم نعمت کو تین قسم کی بیماریاں اور کثافتیں لاحق ہوتی ہے شرک؛ کفر اور نفاق اور ان تین بیماریوں اور کثافتوں سے ایمان کے

دامن کو محفوظ رکھنے کے لئے کلمہ طیبہ کا تین اجزاء پر مشتمل ہونا عقلی طور پر ضروری ہے۔

لہذا ہمارا شیعان حیدر کرار کا کلمہ بھی تین اجزاء پر مشتمل ہے اقرار توحید اقرارِ رسالت اور اقرار ولایت پر جب ہم زبان پر کلمہ توحید لا الہ الا اللہ جاری کرتے ہیں تو ہمارا ایمان شرک جیسی کثافتِ اور نجاست کے حملے سے محفوظ ہو جاتا ہے اور جب ہم زبان پر کلمہ رسالت یعنی محمد رسول اللہ جاری کرتے ہیں تو ہمارا ایمان کفر جیسی کثافت اور نجاست سے محفوظ ہو جاتا ہے اور جب ہم زبان پر کلمہ ولایت یعنی علیؑ ولی اللہ وصی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وخلیفتہ بلافصل جاری کرتے ہیں تو ہمارا دل اور ایمان میں میں نفاق جیسی بیماری اور کثافت داخل نہیں ہو سکتی۔

لہذا وہی شخص کامل الایمان کہلوانے کا حق رکھتا ہے جس کا ایمان اور دل شرک ؛ کفر اور نفاق جیسی بیماریوں اور کثافتوں سے محفوظ اور پاک ہو چونکہ صحابہ کرامؓ کے قول کے مطابق بھی مولا علی بن ابی طالب علیہما السلام کی ذات ہی مومن اور منافق کے درمیان کسوٹی ہے۔

عن ابی سعید الخدری ما کنا نعرف المنافقین علی عهد رسول الله الا بغضهم علیا۔

ترجمہ: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ ہم عہد رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں منافق کو بغض علی ابن ابی طالب علیہما السلام سے پہچانا کرتے تھے۔

اہل سنت حضرات کی معتبر جامع الترمذی جلد2 ص666 ابواب المناقب الامام ابو عیسی محمد بن عیسی ترمذی متوفی 279ھ۔

ارباب انصاف!

صحابہ کرام رضوان اللہ تعالی عنہم کے قول کے مطابق مولا علی بن ابی طالب علیہما السلام کی ولایت ہی دل اور ایمان کو نفاق جیسی موذی مرض سے پاک رکھ سکتی ہے۔

لہذا دل اور ایمان کو نفاق جیسی موذی مرض سے محفوظ اور پاک رکھنے کے لیے لازم ہے کہ زبان پر اقرار توحید ورسالت کے ساتھ ساتھ اقرار ولایت علی ابن ابی طالب علیہما السلام بھی کیا جائے ورنہ ایمان کو نفاق جیسی بیماری لاحق ہو جائے گی۔

لہذا کلمہ طیبہ میں علی ولی اللہ پڑھنا دلیل نقلی اور دلیل عقلی سے ثابت ہے۔

شیعان حیدر کرار علیہ السلام کا طرہ امتیاز

ہم شیعان حیدر کرار کا کلمہ طیبہ میں لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے بعد علی ولی اللہ پڑھنا عقیدہ ختم نبوت پر مہر ثبت کرتا ہے اور ہم اس اقرار ولایت کے ذریعے دنیا اسلام کو یہ پیغام دینا چاہتے ہیں کہ اب نبوت کا دروازہ ہمیشہ کے لئے بند ہو چکا ہے اب جو بھی بعد میں آئے گا وہ ہر گز نبی بن کر نہیں آئے گا بلکہ وہ نبی کا جانشین اللہ کا ولی امت کا ہادی اور قرآن کا وارث بن کر آئے گا۔

طول تاریخ میں یہ چیز کہیں دور تک دکھائی نہیں دیتی کہ جس شخص نے بھی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے بعد علیؑ ولی وصی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وخلیفتہ بلا فصل پڑھا ہو پھر بعد میں اس نے مسلمہ کذاب کی طرح نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا ہو یہ امتیاز اور فخر فقط مذہب شیعہ خیر البریہ کو ہی حاصل ہے۔

حضرت امام علی رضا علیہ السلام اور کلمہ طیبہ کی تعلیم

حضرت امام علی ابن موسی الرضا علیہ السلام نے تین اجزاء پر مشتمل کلمہ طیبہ کی تعلیم دی ہے۔

حضرت امام علی ابن موسیٰ رضا علیہ السلام کلمہ طیبہ کی تعلیم دیتے ہوئے فرماتے ہیں الکلمة الطیب ھو قول المومن لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی ولی اللہ خلیفتة حقا۔

ترجمہ: کلمہ طیبہ مومن کا یہ قول ہے اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے رسول ہیں اور علی علیہ السلام اللہ کے ولی اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلیفہ اور جانشین برحق ہیں۔

البرہان فی تفسیر القرآن

ج6ص358 تفسیر سورہ فاطر پ22 ایہ10

تالیف علامہ المحدث سید ہاشم بحرانی۔ متوفی 1148ھ

موسسہ الاعلمی بیروت لبنان۔

ہم کلمہ طیبہ میں توحید و رسالت کے اقرار کے بعد مولا علی ابن ابی طالب علیہما السلام کی ولایت اور ان کے برحق خلیفہ رسول ہونے کا جو اقرار کرتے ہمارا یہ عمل بدعت نہیں بلکہ اس اس معصوم امام کی تعلیم کے مطابق ہے جس کے قول و فعل اور پسند کو اللہ تعالی نے مسلمانوں کیلئے دلیل شرعی اور حجت قرار دے رکھا ہے۔

جنت کے دروازوں پر علی ولی اللہ مکتوب ہے

حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب مجھے شب معراج آسمان کی طرف لے جایا گیا تو میں نے جنت کے اٹھوں دروازوں پر یہ کلمہ تحریر دیکھا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی ولی اللہ۔

اہل سنت حضرات کی معتبر کتاب

نور ثقلین ترجمہ فرائد السمطین

ص 141 باب نمبر 47 ص 143

مترجم علامہ صفدر رضا قادری

چشتی کتب خانہ ارشد مارکیٹ جھنگ بازار فیصل آباد ستا ہوٹل دربار مارکیٹ لاہور۔

دعوت فکر!

اس حدیث مبارکہ پر ان علماء کرام کو غور و فکر کرنے کی اشد ضرورت ہے جو اپنی عوام الناس کو یہ کہتے ہوے تھکتے نہیں کہ ہر گز اس مسجد میں داخل نہ ہونا جس کے دروازے لا الہ الا اللہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رسول اللہ کے بعد

علی ولی اللہ لکھا ہوا ہو کیوں کہ وہ مسجد شیعوں کی ہے اور ہر گز اس گھر میں داخل نہ ہونا جس گھر کے مین گیٹ پر لا الہ الا اللہ محمد رسول کے بعد پر علی ولی اللہ لکھا ہوا ہو کیونکہ وہ گھر شیعوں کا ہے۔

یہ بات ایسے مفسد فی الارض مبلغین کو اچھی طرح سے ذہن نشین کر لینی چاہیے کہ شیعوں کا کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے بعد علیؑ ولی اللہ فقط مومنین کی مساجد اور امام بار گاہوں اور ان کے گھروں کے درو دیواروں تک ہی محدود نہیں بلکہ ہمارا یہ کلمہ جنت کے آٹھوں دروازوں پر تحریر ہے۔

اے شیعو جب بھی کوئی دشمن علی ولی اللہ تم سے پوچھے بتاؤ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے بعد علی ولی اللہ کہاں لکھا ہوا ہے انہیں کہہ دینا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے بعد علی ولی اللہ جنت کے آٹھ دروازوں پر لکھا ہوا ہے

عرش کے کناروں پر علی امیر المومنین علیہ السلام مکتوب:

عن هشام بن سالم عن الحارث بن مغيره النصرى قال حول العرش كتاب جليل فيه مسطور انى انا الله لا اله الا الله، محمد رسول الله ، على امير المومنين

ترجمہ: حارث بن مغیرہ نضری سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بتایا کہ میں نے جنت کے کناروں پر یہ کلمہ لکھا ہوا دیکھا انی انا اللہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی امیر المومنین ترجمہ شک میں اللہ ہوں میرے علاوہ کوئی معبود نہیں محمد اللہ کے رسول ہیں اور علیؑ امیر المومنین ہیں۔

کتاب الیقین باختصاص مولانا علی علیہ السلام بامرۃ المومنین

ص 333 باب 73

تالیف: سید رضی الدین علی بن حلبی

متوفی 664ھ

جبریل علیہ السلام کے پروں پر علیؑ ولی اللہ مکتوب

عن علي بن الحسين ، عن أبيه، عن علي بن أبي طالب عليه السلام قال: قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم: أتاني جبرئيل وقد نشرجناحيه، فاذا في احدهما مكتوب لا إله إلا الله محمد النبي ومكتوب على الآخر لا إله إلا الله علي الوصي۔

ترجمہ: مولا علی بن ابی طالب علیہما السلام السلام سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بتایا ایک دفعہ میرے پاس جبریل امین اس حالت میں

آئے کہ ان کے دونوں پر کھلے ہوئے تھے اس کے ایک پر یہ کلمہ لکھاہوا تھالا اله الا الله محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم النبی اور دوسرے پر یہ کلمہ لکھاہوا تھالا الہ الا اللہ علیؑ الوصی۔

اہل سنت حضرات کی معتبر کتاب

المناقب ص148

تالیف الموفق بن احمد بن محمد المکی الخوارزمی

متوفیٰ568ھ

غور فکر کا مقام اگر کلمہ توحید و رسالت کے بعد کلمہ ولایت نعوذ اللہ بدعت ہوتا تو اللہ تعالیٰ اسے نہ ہی عرشِ کے کناروں پر اور نہ ہی جبرئیل علیہ السلام کے پروں پر تحریر فرماتا ہے۔

فتدبرھیا القاری!!!

کلمہ لا الہ الا اللہ چشتی رسول اللہ کا بیان

خواجہ قطب الدین بختیار کاکی فرماتے ہیں کہ اس موقع پر مناسب ہے آپ نے فرمایا ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ میں اور بہت سے اہل صفا شیخ معین الدینؒ کی خدمت میں حاضر تھے اور اولیاء اللہ کے بارے میں ذکر ہو رہا تھا

اسی اثناء میں ایک شخص باہر سے آیا اور بیعت ہونے کی نیت سے خواجہ صاحب کے قدموں میں سر رکھ دیا آپ نے فرمایا بیٹھ جا وہ بیٹھ گیا اس نے عرض کی میں آپ کی خدمت میں مرید ہونے کے واسطے آیا ہوں شیخ صاحب اس وقت اپنی خاص حالت میں تھے آپ نے فرمایا کہ جو کچھ میں تجھے کہتا ہوں وہ کہو اور بجالا تب مرید کروں گا اس نے عرض کیا جو اپ فرمائیں میں بجالانے کو تیار ہوں آپ نے فرمایا تو کلمہ کس طرح پڑھتا ہے اس نے کہا اس طرح پڑھتا ہوں: لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ آپ نے فرمایا یوں کہو لا الہ الا اللہ چشتی رسول اللہ اس نے اسی طرح کہا خواجہ صاحب نے اس سے بیعت کر لیا ور خلعت ونعمت دی اور بیعت کے شرف سے مشرف کیا پھر اس شخص کو فرمایا سن میں نے تجھے جو کہا تھا کہ کلمہ اس طرح پڑھو یہ صرف تیرا عقیدہ آزمانے کی خاطر کیا تھا ورنہ میں کون ہوں میں تو ایک ادنیٰ سا غلام محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہوں کلمہ اصل میں وہی ہے لیکن میں نے صرف حال کی کمالیت کی وجہ سے یہ کلمہ تیری زبان سے کہلوایا تھا چونکہ تو مرید ہونے کے لئے آیا ہے اور تجھے مجھ پر یقین کامل تھا اس لیے فورا تو نے ایسا کہہ دیا اس لیے سچا مرید ہو گیا اور درحقیقت مرید کا صدق بھی ایسے ہی ہونا چاہیے کہ اپنے پیر کی خدمت میں صادق اور راسخ رہے۔

اہل سنت حضرات کی معتبر کتاب ہشت بہشت ص19

اردو ترجمہ فوائد السالکین یعنی ملفوظات خواجہ قطب الدین بختیار کاکی

ذکر حسن عقیدہ۔ مرتبہ امام الاولیاء خواجہ فرید الدین مسعود گنج شکرؒ

ناشر شبیر برادرز زبیدہ سنٹر نزد مسلم ماڈل ہائی سکول 40 اردو بازار لاھور

مفید مشورہ

جن بریلوی حضرات کو کلمہ طیبہ میں لا الہ الا اللہ محمد رسول کے بعد علی ولی اللہ کے پڑھنے پر غصہ آتا ہے وہ کلمہ لا الہ الا اللہ چشتی رسول اللہ پر غور و فکر کریں کریں انشاء اللہ ان کے غم و غصہ میں کافی حد تک کمی واقع ہو جائے گی۔

ہم اہ ہی کرتے ہیں تو جاتے ہیں بدنام
وہ قتل بھی کرتے ہیں تو چرچا نہیں ہوتا

کلمہ لا الہ الا اللہ اشرف علی رسول اللہ کا بیان

عبارت کا خلاصہ: کسی مرید نے مولانا اشرف علی تھانوی صاحب کی طرف خط ارسال کیا جس میں یہ واقعہ ذکر کیا کہ میں نے سوتے ہوئے خواب

کی حالت میں کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھنا چاہا چونکہ میری زبان میرے قابو میں نہ تھی جس کی وجہ سے میری زبان پر کلمہ محمد رسول اللہ کی بجائے کلمہ اشرف علی جاری ہو گیا جس سے میں بڑا نادم اور پریشان ہوا مجھے احساس ہوا کہ میں غلطی کر رہا ہوں پھر بھی میری زبان پر یہی کلمہ نکلتا لا الہ الا اللہ اشرف علی مرید کہتا ہے پھر میں بیدار ہو جاتا ہوں اور دوسری کروٹ بدل لیتا ہوں اس غلطی کے تدارک میں حضور پر درود شریف پڑھتا ہوں اللھم صل علی سیدنا ونبینا ومولانا اشرف علی حالانکہ اب میں بیدار ہوں خواب میں نہیں ہوں بے اختیار ہوں زبان میرے قابو میں نہیں ہے دوسرے روز بیدار ی میں بہت رقت ہوئی خوب رویا بہت سی وجوہات ہیں جو حضور کے ساتھ باعث محبت ہیں۔

ماتم کا مقام ہے!

تھانوی صاحب اپنے مرید کو استغفار کرنے کا حکم دیتے یا اس کی ڈانٹ ڈپٹ کرتے یا اسے اپنی زبان پر کلمہ حوقلہ یعنی لا حول ولا قوۃ الا باللہ جاری کرنے کا حکم دیتے الٹا اس کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے اس کے خط کے جواب میں لکھتے ہیں:

جواب اس واقعہ میں تسلی تھی کہ جس کی طرف تم رجوع کرتے ہو

وہ بعونہ تعالی متبع سنت ہے۔

24 شوال 1335 ہجری

ماہنامہ الامداد ص 35 بابت ماہ صفر المظفر 1336 ھجری

از مطبع امداد المطابع تھانہ بھون جلوہ نمودن گرفت

نوٹ: یہ رسالہ الامداد ایک ایسا ماہنامہ تھا جو مولانا اشرف علی تھانوی صاحب کے زیر اہتمام تھا جس میں ان کے سولات اور ملفوظات کو چھاپا جاتا تھا

مفید مشورہ: جن دیوبندی حضرات کو کلمہ طیبہ میں لا الہ الا اللہ محمد رسول کے بعد علی ولی اللہ کے پڑھنے پر تکلیف ہے وہ کلمہ لا الہ الا اللہ اشرف علی رسول اللہ پر غور و فکر کریں اور انشاء اللہ ان کی اس تکلیف میں کافی حد تک کمی واقع ہو جائے گی۔

بھلا چھاج چھلنی کو کیا طعنہ دے

فتدبر ایھا القاری!

پنجتن پاک کے اسماء مبارکہ اور جنت کا دروازہ

وقال: أخبرنا وكيع بن الجراح، قال: أخبرنا سليمان بن مهران، قال :اخبرنا جابر ، عن مجاهد، عن ابن عباس ، قال : قال رسول الله : لماعرج بي الى

السماء رأيت على باب الجنة : لا إله إلا الله، محمد رسول الله ، علي حبيب الله، الحسن والحسين صفوة الله، فاطمة أمة الله، على مبغضهم لعنة الله۔

ترجمہ : مجاہد نے حضرت ابن عباس رض سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب میں شب معراج آسمان پر گیا تو میں نے جنت کے دروازے پر یہ تحریر دیکھی محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں اور علی (علیہ السلام) اللہ کے حبیب ہیں حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین علیہما السلام اللہ تعالی کے منتخب کردہ ہیں اور جناب فاطمہ الزہراء سلام اللہ علیہا کنیز خدا ہیں اور ان سے بغض رکھنے والوں پر اللہ کی لعنت ہے۔

اہلسنت حضرات کی معتبر کتاب

مقتل الحسین للخوارزمی۔ ص17

مقدمہ المولف ابی المويد الموفق بن احمد المکی اخطب خوارزم

متوفی568، تحقیق شیخ محمد سماوی، تصحیح دارالہدیٰ

علی علیہ السلام اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھائی بھائی

جابر بن عبد اللہ انصاری رض سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب میں شب معراج آسمان پر گیا:

ورايت على باب الجنه مكتوبا لا الہ الا الله محمد رسول الله على اخو رسول الله۔

ترجمہ: میں نے جنت کے دروازے پر یہ کلمہ تحریر دیکھا اللہ کے علاوہ کوئی معبود نھیں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے رسول ہیں اور علی ابن ابیطالبؑ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بھائی ہیں۔

اہلسنت حضرات کی معتبر

فردوسِ الاخبارج2ص381

تالیف الحافظ شیرویہ الدیلمی

الناشر دار الکتب العربی

دعوت فکر!

وہ ملاں صاحبان جو بغض اور عداوت مولا علی علیہ السلام میں اس حد تک غرق ہو چکے ہیں کہ انھیں مولا علی علیہ السلام کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بھائی کہتے ہوئے مسوڑ کا درد ہونے لگتا ہے کہ وہ اس حدیث مبارکہ کے معنی اور مفہوم پر غور فرمائیں ممکن ہے اس سے ان کے قلوب اور صدور بغض علی علیہ السلام جیسی نجاست سے پاک ہو سکیں،

لواء الحمد اور علیؑ ولی اللہ

اب میں اپنے محترم قارئین کرام کی خدمت میں اہلسنت حضرات کی معتبر کتب میں سے ایک ایسی حدیث مبارکہ پیش کرنے کی سعادت حاصل کرنا چاہتا ہوں کہ جس میں ذکر ہوا ہے کہ روز قیامت لوگ محشر کی گرمی سے بچنے کیلئے جس علم کا سایہ تلاش کریں گے اس پر علی ولی اللہ تحریر ہو گا:

عن عبدالله ابن سلام قال قلت يا سول الله أخبرني عن لواءالحمد ماصفته قال عليه السلام طوله مسيره الف عام سنامه ياقوتة حمراء قبضته لولوه بيضا وسطه زمرده خضرا له ثلاث ذوائب ذائبه بالمشرق وذوابه بالمغرب وثالثة في وسط الدنيا مكتوب عليها ثلثةاسطر السطر الاول بسم الله الرحمٰن الرحيم والسطر الثانى الحمد لله رب العالمين والسطر الثالث لا اله الا الله محمد رسول الله على ولى الله طول كل سطر الف يوم قال صدقت يا رسول الله فمن يحمل ذالك قال يحملها الذي يحمل لواى فى الدنيا على ابى طالب۔

ترجمہ: عبد اللہ بن سلام بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ ہمیں لواء الحمد کے بارے میں بتائیں وہ کن صفات کا حامل ہو گا آنحضرت ﷺ نے میرے سوال کے جواب میں فرمایا اس کا طول ہزار

سال کی مسافت کے برابر ہو گا اسکا بالائی حصہ سرخ یاقوت کا ہو گا اس کا قبضہ یعنی تھامنے والی جگہ سفید موتیوں کی ہو گی اور اس کا درمیانی حصہ سبز زمرد کا ہو گا اس کے تین پھریرے ہوں گے ایک پھریرا مشرق میں ہو گا دوسرا پھریرا مغرب میں ہو گا اور تیسرا پھریرا درمیان میں ہو گا درمیانی پھریرے پر تین سطریں لکھی ہوئی ہوں گی پہلی سطر میں بسم اللہ الرحمن الرحیم دوسری سطر میں الحمدللہ رب العالمین اور تیسری سطر میں لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی ولی اللہ لکھا ہوا ہو گا ہر سطر کا طول ہزار دن کی مسافت کے برابر ہو گا جناب عبد اللہ بن سلام نے آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تصدیق کرتے ہوئے کہا کہ اے اللہ کے رسول آپ نے سچ فرمایا ہے پھر اس نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس علم کا علمبر دار کون ہو گا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس علم کا علمبر دار بھی وہی ہو گا جو دنیا میں میرے علم کا علمبر دار ہے اور وہ علی بن ابی طالب علیہما السلام کی ذات اقدس ہے۔

اہل سنت حضرات کی معتبر کتاب

ینابیع المودۃ۔ج2،ص296

مودہ سادس

تالیف الشیخ سلیمان حنفی قندوزی

فرائد سمطین۔ج1۔ص144

تالیف. ابراھیم بن محمد بن نصیر جوینی

متوفیٰ722ھ

میرے محترم قارئین!

روز محشر لواء الحمد کا سایہ ہر ہر اس خوش نصیب فرد کو نصیب ہو گا جس کا سینہ ولاء علی علیہ السلام کا خزینہ ہو گا اور روز محشر انھی لوگوں پر اللہ تعالی کی رحمت کا نزول ہو گا جن کے قلوب بغض علی علیہ السلام جیسی نجاست سے پاک ہوں گے لہذا روز محشر کی گرمی سے بچنے کے لئے لازم ہے کہ علی ابن ابی طالب علیہما السلام کی ولایت کا اقرار کیا جائے ورنہ بہت بڑی مشکلات سے دوچار ہونا پڑے گا۔

حدیث معراج اور علی علیہ السلام ولی اللہ

حديثا في معراجهم أنه لما أسري برسول الله ﷺ رأى على العرش مكتوبا: لا إله إلا الله محمد رسول الله، أبوبكر الصديق،فقال: (سبحان الله غيروا كل شيء حتى هذا؟ قلت: نعم.قال: إن الله عز وجل لما خلق

العرش كتب عليه: لاإله إلا الله،محمد رسول الله، على أمير المؤمنين ولما خلق الله عز وجل الماء، كتب في مجراه: لا إله إلا الله،محمد رسول الله، على أمير المؤمنين.

ولما خلق الله عز وجل الكرسي، كتب على قوائمه: لا إله إلا الله،محمد رسول الله، على أمير المؤمنين.ولما خلق الله عز و جل اللوح، كتب فيه: لا إله إلا الله محمد رسول على أمير المؤمنين.ولما خلق الله اسرافيل، كتب على جبهته: لا إله إلا الله، محمد رسول الله، على أمير المؤمنين ولما خلق الله جبرئيل، كتب على جناحيه: لا إله إلا الله، محمدرسول الله، على أمير المؤمنين ولما خلق الله عز وجل السماوات، كتب في أكنافها : لا إله إلاالله محمد رسول الله، على أمير المؤملين ولما خلق الله عز وجل الأرضين، كتب في أطباقها: لا إله إلا اللهمحمد رسول الله، على أمير المؤمنين

ولما خلق الله عز وجل الجبال، كتب في رؤسها لاإله إلا الله محمد رسول الله، على أمير المؤمنين ولما خلق الله عز وجل الشمس، كتب عليها: لا إله إلا الله محمد رسول الله، على أمير المؤمنين ولما خلق الله عز وجل القمر، كتب عليه: لا إله إلا الله، محمد رسول الله، على أمير المؤمنين، وهو السواد الذي ترونه في القمر

فإذا قال أحدكم: لا إله إلا الله، محمد رسول الله، فليقل على أميرالمؤمنين عليه السلام.

ترجمہ: قاسم بن معاویہ بیان کرتا ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ لوگ واقعہ معراج کے سلسلے میں روایت کرتے ہیں کہ جب حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو معراج کے لیے آسمان پر بلایا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عرش پر یہ تحریر دیکھی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ابو بکر صدیق حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے سن کر فرمایا سبحان اللہ ہر چیز کو تبدیل کر دیا گیا یہاں تک کہ حدیث معراج کو بھی تبدیل کر دیا گیا ہے تو میں نے کہا جی ہاں ایسا ہی ہوا ہے تو امام صادق علیہ السلام نے فرمایا جب اللہ تعالی نے عرش کو خلق کیا تو اس پر یہ کلمہ لکھا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی امیر المومنین جب اللہ تعالی نے پانی کو خلق کیا تو پانی کے جاری ہونے والے مقام پر یہ کلمہ لکھا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی امیر المومنین جب اللہ تعالی نے کرسی کو خلق کیا تو اس کے پائیوں پر یہ کلمہ لکھا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی امیر المومنین جب اللہ تعالی نے لوح کو خلق کیا تو اس پر یہ کلمہ لکھا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی امیر المومنین جب اللہ تعالی نے اسرفیل کو خلق کیا تو اس کی پیشانی پر یہ کلمہ لکھا لا الہ اللہ محمد رسول علی امیر المومنین جب اللہ تعالی نے جبرئیل علیہ السلام کو خلق کیا تو اس کے دونوں پروں پہ یہ کلمہ لکھا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی امیر المومنین جب اللہ تعالی نے آسمان کو خلق کیا تو اس

کے کناروں پر یہ کلمہ لکھا لا الہ الا اللہ محمد رسول علی امیر المومنین جب اللہ تعالی نے زمین کو خلق کیا تو اس کے طبقوں پر یہ کلمہ لکھا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی امیر المومنین جب اللہ تعالی نے پہاڑوں کو خلق کیا تو اس کی چوٹیوں پر یہ کلمہ لکھا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی امیر المومنین جب اللہ تعالی نے سورج کو خلق کیا تو اس کی ٹکیا پر یہ کلمہ لکھا لا الہ الا اللہ محمد رسول علی امیر المومنین جب اللہ تعالی نے چاند کو خلق کیا تو اس پر یہ کلمہ لکھا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی امیر المومنین یہ وہ سیاہی ہے جو آپ کو چاند میں دکھائی دیتی ہے جب تم میں کوئی شخص لا الہ الا اللہ محمد سول اللہ کہے تو اسے چاہے کہ وہ علی امیر المومنین کہے۔

کتاب الاحتجاج طبرسی، جلد 1۔ ص 365

تالیف علامہ ابی منصور احمد بن بن علی بن ابی طالب طبرسی متوفیٰ فی القرن السادس الھجری،

علی ولی اللہ پڑھنا خونی شرافت کی دلیل

علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی ولایت خونی شرافت کی دلیل ہے.:

قال عمر بن خطاب فاعلموا انہ لا یتم شرفا الا بولایہ علی بن ابی طالب۔

ترجمہ: حضرت عمر نے کہالو گو جان لو اس وقت تک کسی شخص کی شرافت درجہ کمال تک نہیں پہنچ سکتی جب تک وہ علی ابن ابی طالب علیہما السلام کی ولایت کا اقرار نہ کرلے۔

اہلسنت حضرات کی معتبر کتاب

الجواھر العقدین فی فضائل الشرفین

ج1۔ ص318

تالیف علی بن عبد اللہ سمھودی

متوفی 911ھ

مولا علی علیہ السلام ہر مومن کے ولی

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد مولا علی علیہ السلام ہر مومن کے ولی ہیں۔

واخرج الترمذی والحاکم عن عمران بن حصین ان رسول اللہ قال ما تریدون من علی ماتریدون من علی ان علیا منی وانا منہ وھو ولی کل مومن من بعدی۔

ترجمہ: عمران بن حصین بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے اصحاب سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا تم علیؑ سے کیا چاہتے ہو؟ علیؑ سے کیا چاہتے ہو؟ اور بیشک علیؑ مجھ سے ہے اور میں علیؑ سے ہوں علیؑ میرے بعد ہر مومن کا ولی ہے۔

اہلسنت حضرات کی معتبر کتاب الصواعق المحرقہ

باب تاسع ص124

فصل ثانی فضائل علی ابن ابی طالب

تالیف امام احمد بن حجر الہیتمی المکی متوفیٰ974ھ

طبع مصر المکتبہ القاہرہ

وضاحت

یہاں ولی بمعنی دوست کے نہیں ہے بلکہ یہاں لفظ ولی آقا اور مولا کے معنی میں ہے اگر یہاں ولی بمعنی دوست لیا جائے تو اس کا لازمہ یہ ہو گا کہ علی ابن ابی طالب علیہما السلام نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیات طیبہ میں کسی صحابی

کے دوست نہ تھے جبکہ مولا علی علیہ السلام مخلص اصحاب رسول کے فقط دوست نہ تھے بلکہ ان کے بھائی تھے۔

روز محشر اور ولایت علی علیہ السلام کے متعلق سوال

روز محشر جب لوگوں کا حساب کتاب مکمل ہو چکا ہو گا تو انہیں رضوان جنت جنت کی طرف لے کر بڑھ رہے ہوں گے اچانک منادی ندا دے گا ان لوگوں کو ٹھہراو ان سے ابھی سوال باقی ہے فرشتے پوچھیں گے کہ یا الہی اب ان سے کون سا سوال پوچھنا باقی ہے یہ لوگ تو کامیاب ہو چکے ہیں آواز قدرت آئے گی ان سے علی ابن ابی طالب علیہما السلام کی ولایت کے بارے میں سوال کرنا باقی ہے اگر یہ علی کی ولایت کے قائل ہیں تو انہیں جنت میں داخل کر دو ورنہ انہیں جہنم میں ڈال دو.

التفسیر المنسوب الی الامام الحسن العسکریؑ ۔ ص360۔

عن سعید بن جبیر عن ابن عباس قال قال رسول ﷺ اذا کان یوم القیامۃ اوقف انا وعلی علی الصراط فما یمر بنا احد الا سالناہ عن ولایۃ علی۔

ترجمہ: ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

قیامت کے دن میں اور علی علیہ السلام پل صراط پر کھڑے ہوں گے اور ہر گزرنے

والے سے علی علیہ السلام کی ولایت کے متعلق سوال کریں۔

شواہد التنزیل لقواعد التفصیل

ج2۔ ص107

تالیف عبداللہ بن احمد المعروف الامام الحاکم الحسکانی

متوفیٰ940ھ۔

منشورات موسسہ الاعلامی بیروت لبنان۔

جنت میں داخلہ اور مولا علی علیہ السلام کے ہاتھ کا پروانہ

روی ابن سماک ان ابابکر قال له سمعت رسول الله یقول لا یجوز احد الصراط الا من کتب له علی الجواز۔

ترجمہ: ابن سماک سے مروی ہے کہ اس نے کہا کہ حضرت ابو بکر نے مجھے بتایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ کوئی شخص بھی اس وقت تک پل صراط سے گزر نہیں سکے گا جب تک اس کے پاس علی ابن ابی طالب علیہما السلام کے ہاتھ کا پروانہ نہ ہو گا۔

الصواعق المحرقہ

ص136

تالیف ابن حجر مکی ھیتمی

متوفی974ھ

خلاصۃ الکلام یہ ہوا کہ عذاب جہنم سے بچنے کے لیے اور نعمتوں والی جنت سے لطف اندوز ہونے کے لیے لازم ہے کہ دل سے علی ابن ابی طالب علیہما السلام کا بغض نکال کر اس کی جگہ پر ولاء علی کی شمع جلائی جائے۔

یاد رکھو خواہ انسان کتنا ہی عبادت گزار کیوں نہ ہو جب تک اس کے دل میں ولاء مولا علی علیہ السلام نہیں ہو گی اس وقت تک اس کے اعمال اس کے لئے فائدہ مند ثابت نہیں ہو سکیں گے۔

لہذا اعمال کی قبولیت کا دارومدار علی ابن ابی طالب علیہما السلام کی اقرار ولایت پر موقوف ہے۔

ولاء علی علیہ السلام ہر عبادت کی روح

عن النبی ص قال یا علی لو أن عبدا عبد الله عز و جل مثل ماقام نوح فی قومه و کان له مثل أحد ذهبا فأنفقه فی سبیل الله ومد فی عمره حتی حج ألف عام علی قدمیه ثم قتل بین الصفا والمروة مظلوما ثم لم یوالک یا علی لم یشم رائحة الجنة و لم یدخلها

ترجمہ: مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مولا امیر کائنات علیہ السلام کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا یا علی علیہ السلام اگر کسی شخص نے نوح علیہ السلام کی طولانی عمر کے برابر اللہ تعالی کی عبادت کی ہو اور اس نے احد پہاڑ کے برابر راہ خدا میں سونا خرچ کیا ہو اور اس نے ایک ہزار پیادہ حج کیے ہوں اور پھر وہ صفااور مروہ کے درمیان سعی کرتا ہوا مظلوم مارا جائے اے علی علیہ السلام اگر اس شخص کے دل میں تیری ولایت نہیں تو وہ جنت کی خوشبو تک نہیں سونگھ سکے گا نہ ہی جنت میں داخل ہو گا۔

اہل سنت حضرات کی معتبر کتاب مناقب خوارزمی ص68

الفصل السادس فی محبۃ الرسول ص وایاہ

تالیف الموفق بن احمد بن محمد المکی خوارزمی

متوفی568ھ۔

ارباب انصاف!

اس حدیث مبارکہ سے واضح ہو رہا ہے کہ جنت کے باغات اور اس کی نعمتوں سے لطف اندوز ہونے کے لئے لازم ہے مولا علیہ السلام کی ولایت کا اقرار کیا جائے ورنہ منکر ولاء علی علیہ السلام کا جنت میں داخل ہونا تو کجا جنت کی

خوشبو بھی اس کے مشام تک نہیں پہنچ پائے گی کیونکہ ہر عبادت کی روح ولاء علی علیہ السلام ہے اور ولاء علی علیہ السلام ہی ہر عبادت کو حسن بخشتی ہے۔

جس شخص کی عبادت اور ریاضت ولاء علی علیہ السلام سے خالی ہو گی حساب و کتاب کے دن اس شخص کے اعمال اسے ایسے دکھائی دیں گے جیسے پیاسا دور سے ریت کو دریا سمجھ بیٹھتا ہے ویسے تو ہر شخص محب علی علیہ السلام ہونے کا دعویٰ دار دکھای تو دیتا ہے اگر بات حقیقت میں ایسی ہی ہوتی تو علی علیہ السلام اور اولاد علی علیہم السلام کو گوسفندوں کی طرح ذبح نہ کیا جاتا اور علی و بتول سلام اللہ علیہما کی لاڈلیوں کو کوفہ اور شام کے بازاروں اور درباروں یوں بے مقنع پھرایا نہ جاتا۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

گزشتہ انبیاء علیہم السلام اور اقرار ولایت مولا علی علیہ السلام

اب میں اپنے قارئین کرام کی خدمت میں شیعہ اور اہل سنت حضرات کی معتبر کتب سے کچھ ایسی احادیث مبارکہ پیش کرنے کی سعادت حاصل کرنا چاہتا ہوں ہو جن میں ذکر ہوا ہے کہ اللہ تعالی نے آدمؑ صفی اللہ سے لیکر جناب عیسیٰؑ روح اللہ تک تمام انبیاء ماسبق علیہم السلام سے توحید و

رسالت کے اقرار کے ساتھ ساتھ علی ابن ابی طالب علیہما السلام کی ولایت کا اقرار لیا تو تب انہیں منصب نبوت ورسالت پر فائز کیا۔

شیعہ کتب اور اقرار ولایتِ انبیاء علیہم السلام

مثلاً مائة منقبة کی عبارت: قال: حدثني محمد بن مروان، قال: حدثني السائب، عن أبي صالح، عن ابن عباس قال: قال رسول الله صلى الله عليه وآله:

لما عرج بي إلى السماء انتهى بي المسير مع جبرئيل إلى السماء الرابعة فرأيت بيتا من ياقوت أحمر. فقال [لي] جبرئيل: [يا محمد] هذا هو البيت المعمور خلقه الله تعالى قبل [خلق] السماوات والأرضين بخمسين ألف عام، قم يا محمد فصل إليه. قال النبي صلى الله عليه وآله: (ثم أمر الله تعالى حتى اجتمع جميع الرسل والأنبياء) فصفهم جبرئيل عليه السلام ورائي صفا، فصليت بهم، فلما (فرغت من الصلاة) أتاني آت من عند ربي فقال لي: يا محمد ربك يقرئك السلام ويقول لك: سل الرسل على ما ذا أرسلتهم قبلك. فقلت: معاشر الرسل على ماذا بعثكم ربي قبلي؟

فقالت الرسل: على ولايتك وولاية علي بن أبي طالب عليه السلاموهو قوله تعالى ﴿وسئل من أرسلنا من قبلك من رسلنا﴾

ترجمہ: جناب ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بتایا جب مجھے شب معراج چوتھے آسمان پر پہنچا دیا گیا تو وہاں میں نے سرخ یاقوت کا ایک گھر دیکھا جبرئیل علیہ السلام نے مجھے بتایا یہ بیت المعمور ہے جسے اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان کی تخلیق سے پچاس ہزار سال قبل خلق فرمایا ہے اے اللہ کے حبیب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اٹھو اور اس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھو اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بتایا اللہ تعالی نے تمام انبیاء علیہم السلام کو وہاں جمع ہونے حکم کا دیا پس وہ وہاں جمع ہوئے اور سب صف باندھ کر میری اقتدا میں کھڑے ہو گئے اور جبرئیل علیہ السلام میرے پیچھے پہلی صف میں کھڑے ہو گئے میں نے نماز پڑھائی جب میں نماز سے فارغ ہوا اور ایک فرشتہ میرے پاس میرے رب کا یہ پیغام لے کر آیا اور کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تجھ پر درود و سلام بھیجنے کے بعد کہہ رہا ہے کہ ان رسولوں سے سوال کرو جو آپ سے پہلے بھیجے جا چکے ہیں میں نے ان رسولوں سے سوال کیا کہ ایک گروہ انبیاء مجھ سے پہلے میرے رب نے تمہیں کس چیز کے اقرار پر منصب نبوت اور رسالت پر

فائز کیا تو انہوں نے جواب میں کہا کہ اللہ تعالی نے ہمیں منصب نبوت ورسالت آپ کی نبوت ورسالت اور علی بن ابی طالب علیہما السلام کی ولایت کے اقرار کی وجہ سے عطاء فرمایا ہے۔

کتاب مائه منقبه

ص163 المنقبہ الثانیہ وثمانون

تأليف الشح الفقيه ابي الحسن محمد بن احمدبن علی بن الحسن القمي

المعروف بہ ابن شاذان من اعلام القرن الرابع۔

کتاب المحتضر کی عبارت

وَ رُوِيَ عَنْ رَسُولِ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ سَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ فِي حَدِيثِ اَلْإِسْرَاءِ : فَإِذَا مَلَكٌ أَتَانِي فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ ! سَلْ مَنْ أَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِنْ رُسُلِنَا عَلَى مَا بُعِثُوا؟ فَقُلْتُ: مَعَاشِرَ اَلرُّسُلِ وَ اَلنَّبِيِّينَ! عَلَى مَا بُعِثْتُمْ؟ فَقَالُوا: عَلَى وَلاَيَتِكَ يَا مُحَمَّدُ وَ وَلاَيَةِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طالب ـ

ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حدیث معراج میں بیان فرماتے ہیں جب مجھے شب معراج آسمان پر لے جایا گیا تو ایک فرشتہ میرے پاس حاضر ہوا اور اس نے مجھ سے کہا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ ان رسولوں سے پوچھیے جو آپ سے

پہلے مبعوث کئے گئے ہیں کہ انہیں کس عھد وپیمان پر مبعوث کیا گیا ہے میں نے اس گروہ انبیاء علیہم السلام سے پوچھا کہ تمہیں کس عہد وپیمان پر مبعوث کیا گیا تو انہوں نے جواب میں کہا اے محمد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولایت اور علی ابن ابی طالب کے علیہما السلام کی ولایت کے اقرار کی بنا پر ہمیں مبعوث کیا گیا۔

کتاب المحتضر ج1 ص222

باب بعث الرسل والانبیا علی ولایۃ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وعلیؑ۔

تالیف الشیخ حسن بن سلیمان الحلی متوفیٰ 1211ھ۔

کتاب الیقین کی عبارت

حدثنا أحمد بن إدريس قال: حدثنا أحمد بن محمد بن عيسى قال: حدثنا الحسين بن سعيد عن فضالة بن أيوب عن أبي بكر الحضرمي عن أبي عبد الله عليه السلام قال:

أتى رجل إلى أمير المؤمنين وهو في مسجد الكوفة وقد احتبى بحمائل سيفه. فقال: يا أمير المؤمنين، إن في القرآن آية قد أفسدت علي ديني وشككتني في ديني! قال: وما ذاك؟ قال: قول الله عز وجل * (واسئل من أرسلنا من قبلك من رسلنا، أجعلنا من دون الرحمان

آلهة يعبدون) فهل في ذلك الزمان نبي غير محمد صلى الله عليه وآله فيسأله عنه؟

فقال له أمير المؤمنين عليه السلام: إجلس أخبرك إنشاء الله، إن الله عز وجل يقول في كتابه: * (سبحان الذي أسرى بعبده ليلا من المسجد الحرام إلى المسجد الأقصى الذي باركنا حوله لنريه من آياتنا) *، فكان من آيات الله التي أريها محمد صلى الله عليه وآله أنه انتهى جبرئيل إلى البيت المعمور وهو المسجد الأقصى، فلما دنا منه أتى جبرئيل عينا فتوضأ منها، ثم قال يا محمد، توضأ.

ثم قام جبرئيل فأذن ثم قال للنبي صلى الله عليه وآله: تقدم فصل واجهر بالقراءة، فإن خلفك أفقا من الملائكة لا يعلم عدتهم إلا الله جل وعز.

وفي الصف الأول: آدم ونوح وإبراهيم وهو وموسى وعيسى، وكل نبي بعث الله تبارك وتعالى منذ خلق الله السماوات والأرض إلى أن بعث محمدا صلى الله عليه وآله. فتقدم رسول الله صلى الله عليه وآله فصلى بهم غير هائب ولا محتشم.فلما انصرف أوحى الله إليه كلمح البصر: سل يا محمد * (من أرسلنا من قبلك من رسلنا أجعلنا من دون الرحمان آلهة يعبدون) *. فالتفت إليهم رسول الله صلى الله عليه وآله بجميعه فقال: بم تشهدون؟ قالوا: نشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأنت رسول الله وأن عليا أمير المؤمنين وصيك، وأنت

رسول الله سيد النبيين وإن عليا سيد الوصيين، أخذت على ذلك مواثيقنا لكما بالشهادة.

فقال الرجل: أحييت قلبي وفرجت عني يا أمير المؤمنين۔

ترجمہ: حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ ایک شخص علی بن ابی طالب علیہما السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس وقت آپ علیہ السلام مسجد کوفہ میں تشریف فرما تھے وہ شخص اپنی تلوار کندھے پر لٹکائے ہوئے تھا اس نے کہا یا امیر المومنین قرآن میں ایک ایسی آیت ہے جس نے میرے دین اور ایمان کو مشکوک بنا رکھا ہے امیر المومنین علیہ السلام نے اس شخص سے پوچھا وہ کون سی آیت ہے جس نے تیرے دین اور ایمان کو مشکوک کر رکھا ہے اس نے کہا اللہ تعالی کا یہ جو قول ہے: ﴿وَسْئَلْ مَنْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِکَ مِنْ رُّسُلِنَآ اَجَعَلْنَا مِنْ دُوْنِ الرَّحْمٰنِ اٰلِـہَۃً یُّعْبَدُوْنَ﴾ (س زخرف آیت 45)

ترجمہ: اے میرے حبیب آپ ان رسولوں سے سوال کریں جنہیں آپ سے پہلے بھیجا گیا ہے کیا ہم نے رحمان کے علاوہ معبود قرار دیے ہیں جن کی عبادت کی جائے۔

کیا حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں کوئی اور نبی بھی تھا جس

سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سوال کرتے تو امیر کائنات نے اس سے کہا تو بیٹھ میں اس آیت کا معنی اور مفہوم سمجھاتا ہوں جس سے تو ناواقف ہے اور فرمایا بے شک اللہ تعالی کی اس مقدس کتاب میں اللہ تعالی کا ایک قول یہ بھی ہے:

سبحٰن الَّذِیۡۤ اَسۡرٰی بِعَبۡدِہٖ لَیۡلًا مِّنَ الۡمَسۡجِدِ الۡحَرَامِ اِلَی الۡمَسۡجِدِ الۡاَقۡصَا الَّذِیۡ بٰرَکۡنَا حَوۡلَہٗ لِنُرِیَہٗ مِنۡ اٰیٰتِنَا ؕ اِنَّہٗ ہُوَ السَّمِیۡعُ الۡبَصِیۡرُ۔

ترجمہ: پاک و پاکیزہ ہے وہ ذات جو اپنے بندوں کو راتوں رات مسجد حرام سے مسجد اقصی تک لے گئی جس کے اطراف کو ہم نے بابرکت بنایا تاکہ ہم اسے اپنی بعض نشانیاں دکھاسکیں بیشک وہ ذات سمیع اور بصیر ہے اللہ تعالی کی ان نشانیوں میں سے ایک نشانی یہ بھی تھی جسے حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دکھایا گیا جب جبرئیل علیہ السلام نے آپ کو بیت المعمور تک پہنچادیا جسے مسجد اقصی کہا گیا ہے پھر جبرئیل علیہ السلام وہاں ایک چشمہ پر پہنچے خود وضو کیا اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وضو کرنے کے لئے کہا پھر جبرئیل علیہ السلام کھڑے ہوگئے اذان کہی پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا آگے بڑھیں امامت کرایں اور بلند اواز سے قرات کریں آپ کے پیچھے کثیر تعداد میں ملائکہ نماز پڑھیں گے اور پہلی صف میں حضرت آدم علیہ السلام حضرت نوح علیہ السلام حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت ھودؑ حضرت موسی علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کھڑے ہوں گے اللہ تعالی نے ہر

نبی کو مبعوث کیا زمین اور آسمان کی خلقت سے کافی عرصے بعد یہاں تک کہ اللہ تعالی نے اپنے آخری نبی حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مبعوث کیا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آگے بڑھے اور ان تمام انبیاء ما سبق کو خضوع و خشوع کے ساتھ جماعت کے ساتھ نماز پڑھائی جب جماعت ختم ہوئی تو اللہ تعالی نے آنکھ کی پلک جھپک سے پہلے وحی کی اے میرے رسول آپ ان رسولوں سے سوال کریں جو آپ سے پہلے بھیجے جا چکے ہیں کیا ہم نے رحمان کے علاوہ معبود قرار دیئے ہیں کہ ان کی عبادت کی جائے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تمام انبیاء کی طرف نظر کی اور پوچھا تم کیا جواب دوگے تو انہوں نے کہا ہم نے گواہی دی ہے اللہ کی توحید کی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت کی اور علی بن ابی طالب علیہما السلام کی ولایت کی اور آپ سید الانبیا ہیں اور علیؑ سید الاوصیاء ہیں اسی چیز کا ہم سے عہد و پیمان لیا گیا ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت اور علی علیہ السلام کی ولایت کی گواہی دی ہے اس شخص نے کہا یا امیر المومنین علیہ السلام آپ نے میرے ایمان کی شمع کو دوبارہ روشن کر دیا ہے اور میری مشکل حل کر دی ہے۔

اليقين باختصاص مولانا علی علیہ السلام بامرة المومنين ويتلوه التحسين لاسرار مازاد من اخبار اليقين

ص294 الباب 105

تالیف الورع التقی

السید رضی الدین علی بن طاوس الحلی متوفیٰ 664ھ۔

اصول الکافی کی عبارت

محمد بن احمد بن محمد ،عن ابن محبوب، عنه محمد بن الفضيل،عن ابى الحسن صقال ولاية علىص مكتوبة فى جميع صحف الانبياء ولن يبعث الله رسولا الا بنبوة محمد صلى الله عليه وآله وسلم ووصيه

ترجمہ: حضرت امام علی رضا علیہ السلام سے مروی ہے کہ تمام صحائف انبیاء علیہم السلام میں ولایت علی علیہ السلام کا ذکر تھا اور اللہ تعالی نے کوئی رسول ایسا نہیں بھیجا جس نے حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت اور علی بن ابی طالب علیہما السلام کے وصی رسول ہونے کا اقرار نہ کیا ہو۔

اصول الکافی

ج1 ص276 کتاب الحجہ

باب فيه نتف وجوامع من الرواية فى الولاية

ثقہ اسلام الشیخ محمد بن یعقوب الکلینی۔ متوفیٰ 229

منشورات الفجر بیروت لبنان۔

کتب اہل سنت اور اقرار ولایتِ انبیاء علیہم السلام

اب میں اپنے محترم قارئین کرام کی خدمت میں کتب اہل سنت میں سے کچھ ایسی احادیث مبارکہ پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں کہ جن میں صراحت کے ساتھ ذکر ہوا ہے کہ پہلے تمام انبیاء ماسبق علیہم السلام سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت اور علی ابی طالب علیہما السلام کی ولایت کا اقرار لیا گیا پھر انہیں منصب نبوت و رسالت پر فائز کیا گیا۔

شواهد التنزيل کی عبارت:

عن علقمة والأسود، عن ابن مسعود قال: قال لي رسول الله ﷺ: لما أسري بي إلى السماء إذا ملك قد أتاني فقال لي: يا محمد سل من أرسلنا من قبلك من رسلنا على ما بعثوا.قلت: معاشر الرسل والنبيين على ما بعثكم الله؟ قالوا: على ولايتك يا محمد وولاية علي بن أبي طالب عليهما السلام.

ترجمہ: جناب ابن عباسؓ سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حدیث معراج میں بیان فرمایا جب مجھے شب معراج آسمان پر لے جایا گیا تو ایک فرشتہ

میرے پاس حاضر ہوا اور اس نے مجھ سے کہا کہ اے محمد ﷺ آپ ان رسولوں سے پوچھیے جو آپ سے پہلے مبعوث کئے گئے ہیں کہ انہیں کس عھد وپیمان پر مبعوث کیا گیا میں نے اس گروہ انبیاء علیھم السلام سے پوچھا کہ تمہیں کس عہد وپیمان پر مبعوث کیا گیا تو انہوں نے جواب میں کہا اے محمد ﷺ آپ کی ولایت اور علی ابن ابی طالب علیھما السلام کی ولایت کے اقرار کی بناپر ہمیں مبعوث کیا گیا۔

اہلسنت حضرات کی معتبر کتاب

شواہد التنزیل القواعد التفضیل ج2 ص225

الامام الحاکم الحسکانی۔ متوفیٰ940ھ

تفسیر الکشف والبیان کی عبارت

اخبار عن الحسین بن محمد الدینوری؛حدثنا ابو الفتح محمد بن الحسین بن محمد بن الحسین علی الازدی الموصلی ،حدثنا عبداللہ بن محمد بن غزوان البغدادی ،حدثنا علی بن جابر،حدثنا محمد بن خالد بن عبداللہ،و محمد بن اسماعیل ،قال حدثنا محمد بن فضیل ،عن محمد ابن سوقة ،عن ابراھیم عن علقمة ، عن عبداللہ بن مسعود ،

قال قال رسول الله أتاني ملک فقال یا محمد (و اسال من ارسلنا من قبلک من رسلنا) علی ما بعثوا ،قال قلت علی ما بعثوا ، قال علی ولایتک و ولایت علی بن ابی طالب۔

ترجمہ: جناب عبد اللہ بن مسعود رض سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بتایا (جب مجھے شب معراج چوتھے آسمان پر لے جایا گیا) تو ایک فرشتہ میرے پاس آیا اس نے مجھ سے کہا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم سے پوچھیے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پہلے والے رسولوں کو کس عہد وپیمان پر مبعوث کیا گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہا میں نے اس فرشتے سے پوچھا کہ انہیں کس عہد وپیمان پر مبعوث کیا گیا تو اس نے جواب میں کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولایت اور علی ابن ابی طالب علیہما السلام کی ولایت کے اقرار کی بنا پر انہیں مبعوث کیا گیا۔

اہل سنت حضرات کی معتبر کتاب

الکشف والبیان المعروف تفسیر ثعلبی ج8 ص337

تالیف ابو اسحاق احمد المعروف الامام الثعلبی۔ متوفی 427

تحقیق الامام ابی محمد بن عاشور

ناشر دار الاحیاء التراث العربی بیروت لبنان

تفسیر غرائب القرآن کی عبارت

وعن ابن مسعود أن النبيﷺ قال : أتاني ملك فقال : يا محمد واسئل من أرسلنا من قبلك من رسلنا علام بعثوا؟ قال : قلت على ما بعثوا؟ قال: على ولايتك وولاية علي بن أبي طالب رضى الله عنه۔

ترجمہ: جناب عبداللہ بن مسعودؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بتایا (جب مجھے شب معراج چوتھے آسمان پر لے جایا گیا) تو ایک فرشتہ میرے پاس آیا اس نے مجھ سے کہا آپ ص ہم سے پوچھیے کہ آپ سے پہلے والے رسولوں کو کس عہد وپیمان پر مبعوث کیا گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ میں نے اس فرشتے سے پوچھا کہ انہیں کس عہد وپیمان پر مبعوث کیا گیا تو اس نے جواب میں کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولایت اور علی ابن ابی طالب علیھما السلام کی ولایت کے اقرار کی بناپر انہیں مبعوث کیا گیا۔

اہلسنت کی معتبر کتاب

تفسیر غرائب القرآن ورغائب الفرقان ج6 ص93 تفسیر سورہ زخرف آیت 45

تالیف علامہ نظام الدین الحسن بن محمد بن حسین القمی نیشاپوری

متوفیٰ 1446 میلادی

دار الکتب علمیہ بیروت لبنان۔

تاریخ ابن عساکر کی عبارت

أخبرنا أبو سعد بن أبي صالح الكرماني وأبو الحسن مكي بن أبي طالب الهمداني قالا أنا أبو بكر بن خلف أنا الحاكم أبو عبد الله الحافظ حدثني محمد بن مظفر الحافظ نا عبد الله بن محمد بن غزوان نا علي بن جابر نا محمد بن خالد بن عبد الله نا محمد بن فضيل نا محمد بن سوقة عن إبراهيم عن الأسود عن عبد الله قال قال النبیﷺ يا عبد الله أتاني ملك فقال يا محمد " واسأل من أرسلنا قبلك من رسلنا " على ما بعثوا قال قلت على ما بعثوا قال على ولايتك وولاية علي بن أبي طالب۔

ترجمہ: جناب عبد اللہ بن مسعود رض سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بتایا (جب مجھے شب معراج چوتھے آسمان پر لے جایا گیا) تو ایک فرشتہ میرے پاس آیا اس نے مجھ سے کہا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم سے پوچھیے کہ آپ سے پہلے والے رسولوں کو کس عہد وپیمان پر مبعوث کیا گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ میں نے اس فرشتے سے پوچھا کہ انہیں کس

عہد و پیمان پر مبعوث کیا گیا تو اس نے جواب میں کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولایت اور علی ابن ابی طالب علیہما السلام کی ولایت کے اقرار کی بنا پر انہیں مبعوث کیا گیا۔

اہل سنت حضرات کی معتبر کتاب

تاریخ مدینہ دمشق کبیر ج42 ص242 ,ترجمہ علی ابن ابی طالب ع

تصنیف الامام الحافظ ابی القاسم علی بن الحسن بن ہبة اللہ بن عبداللہ الشافعی المعروف ابن عساکر

متوفیٰ 571ھ۔

معرفۃ علوم الحدیث کی عبارت

حدثنا محمد بن المظفر الحافظ قال حدثنا عبدالله بن محمد غزوان قال حدثنا على بن جابر قال حدثنا محمد بن خالد بن عبدالله ،قال حدثنا محمد بن فضيل ،قال حدثنا محمد بن سوقہ عن عبدالله بن مسعود ،قال قال نبى صلى الله عليہ و آله وسلم يا عبدالله أتاني ملك فقال : يا محمد واسئل من أرسلنا من قبلك من رسلنا علام بعثوا؟ قال : قلت علام بعثوا؟ قال: على ولايتك وولاية علي بن أبي طالب رضى الله عنه۔

ترجمہ: جناب عبد اللہ بن مسعودؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نے بتایا(جب مجھے شب معراج چوتھے آسمان پر لے جایا گیا) تو ایک فرشتہ میرے پاس آیا اس نے مجھ سے کہا آپ ص ہم سے پوچھیے کہ آپ سے پہلے والے رسولوں کو کس عہد وپیمان پر مبعوث کیا گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ میں نے اس فرشتے سے پوچھا کہ انہیں کس عہد وپیمان پر مبعوث کیا گیا تو اس نے جواب میں کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولایت اور علی ابن ابی طالب علیہما السلام کی ولایت کے اقرار کی بنا پر انہیں مبعوث کیا گیا۔

معرفة علوم الحديث و كميته اجناسه ص96

تالیف ابی عبد اللہ محمد بن عبد اللہ الحاکم النیشاپوری

متوفی 405ھ

شرح وتحقیق

احمد بن فارس السلوم

الناشر: دار ابن حزم۔

فرائد السمطین کی عبارت

انبانا احمد بن خلف انبانا الحاكم ابو عبدالله محمد بن عبد الله البيع انبانا محمد بن المظفر الحافظ حدثنا

عبدالله بن محمد بن غزوان حدثنا علی بن جابر حدثنا محمد بن خالد بن عبدالله ، انبانا محمد بن الفضیل ، انبانا محمد بن سوقہ عن ابرا ہیم عنہ الاسود عن عبدالله بن مسعود ،قال قال رسول صلی الله علیه و آلہ وسلم یا عبدالله أتاني ملك فقال : یا محمد واسئل من أرسلنا من قبلك من رسلنا علی ما بعثوا؟ قال : قلت علی ما بعثوا؟ قال: علی ولایتك وولایة علي بن أبي طالب رضی الله عنہ۔

ترجمہ: جناب عبد اللہ بن مسعودؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بتایا(جب مجھے شب معراج چوتھے آسمان پر لے جایا گیا) تو ایک فرشتہ میرے پاس آیا اس نے مجھ سے کہا آپ ص ہم سے پوچھیے کہ آپ سے پہلے والے رسولوں کو کس عہد وپیمان پر مبعوث کیا گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ میں نے اس فرشتے سے پوچھا کہ انہیں کس عہد وپیمان پر مبعوث کیا گیا تو اس نے جواب میں کہا کہ آپ صلی اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولایت اور علی ابن ابی طالب علیہما السلام کی ولایت کے اقرار کی بنا پر انہیں مبعوث کیا گیا۔

فرائد السمطین

ج1ص81الباب الخامس عشر

تالیف المحدث الکبیر ابراھیم الجوئنی الخراسانی۔

متوفی 722ھ

تحقیق و تعلیق العلامہ الشیخ محمد باقر المحمودی

دار الحبیب للطباعۃ والنشر والتوزیع والترجمہ

المطبعہ العترہ بقم المشرفہ

الطبعہ الاولی 1428ـ

مناقب خوارزمی کی عبارت

واخبرنی شهردار اجازة 'اخبرنی احمد بن خلف اجازة' حدثنا محمد بن المظفر الحافظ حدثنا عبدالله بن محمد غزوان حدثنا على بن جابر حدثنا محمد بن خالد بن عبدالله ،قال حدثنا محمد بن فضيل ، حدثنا محمد بن سوقه عن عبدالله بن مسعود ،قال قال نبى صلى الله عليه و آله وسلم يا عبدالله أتاني ملك فقال : يا محمد سئل من أرسلنا من قبلك من رسلنا على ما بعثوا؟ قال : قلت على ما بعثوا؟ قال: على ولايتك وولاية علي بن أبي طالب رضى الله عنه۔

ترجمہ: جناب عبد اللہ بن مسعودؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بتایا (جب مجھے شب معراج چوتھے آسمان پر لے جایا گیا) تو ایک فرشتہ میرے پاس آیا اس نے مجھ سے کہا آپ ص ہم سے پوچھیے کہ آپ سے پہلے

والے رسولوں کو کس عہد و پیمان پر مبعوث کیا گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ میں نے اس فرشتے سے پوچھا کہ انہیں کس عہد و پیمان پر مبعوث کیا گیا تو اس نے جواب میں کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولایت اور علی ابن ابی طالب علیہما السلام کی ولایت کے اقرار کی بنا پر انہیں مبعوث کیا گیا۔

اہلسنت حضرات کی معتبر کتاب

مناقب خوارزمی

ص312

باب فی فضائل لہ شتی

الشیخ الموفق بن احمد بن محمد المکی الخوارزمی

المتوفی 568ھ

موسسہ النشر الاسلامی۔

کفایت الطالب کی عبارت

اخبرنا الامام الحافظ ابو عبداللہ النیسابوری حدثنی محمد بن المظفر الحافظ حدثنا عبداللہ بن محمد غزوان حدثنا علی بن جابر حدثنا محمد بن خالد بن عبداللہ ، حدثنا محمد بن فضیل ، حدثنا محمد بن سوقہ عن

عبدالله بن مسعود ،قال قال نبی صلی الله علیہ و آله وسلم یا عبدالله أتاني ملك فقال : یا محمد واسئل من أرسلنا من قبلك من رسلنا علی ما بعثوا؟ قال : قلت علی ما بعثوا؟ قال: علی ولایتك وولایة علي بن أبي طالب رضی الله عنه۔

ترجمہ: جناب عبد اللہ بن مسعودؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بتایا(جب مجھے شب معراج چوتھے آسمان پر لے جایا گیا) تو ایک فرشتہ میرے پاس آیا اس نے مجھ سے کہا آپ ص ہم سے پوچھیے کہ اپ سے پہلے والے رسولوں کو کس عہد وپیمان پر مبعوث کیا گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ میں نے اس فرشتے سے پوچھا کہ انہیں کس عہد وپیمان پر مبعوث کیا گیا تو اس نے جواب میں کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولایت اور علی ابن ابی طالب علیہما السلام کی ولایت کے اقرار کی بنا پر انہیں مبعوث کیا گیا۔

اہلسنت حضرات کی معتبر کتاب

کفایۃ الطالب فی مناقب علی ابن ابی طالب ع

ص23 باب 5

تالیف الشیخ العلامه فقیه الحرمین مفتي العراقین محد ث الشام ابي عبد الله محمد بن یوسف بن محمد علي القرشي الکنجي الشافعي المتوفی 658

تاریخ طباعت 1937 عیسوی۔

ینابیع المودة کی عبارت

الحديث التاسع و الأربعون: عن أبي هريرة رضى الله عنه قال:قال رسول الله صلّى الله عليه و آله و سلّم: لمّا أسري بي في ليلة المعراج فاجتمع عليّ الأنبياء في السماء، فأوحى الله تعالى إليّ: سلهم يا محمد بما ذا بعثتم؟ فقالوا: بعثنا على شهادة أن لا إله إلاّ الله وحده، و على الإقرار بنبوّتك، و الولاية لعلي بن أبي طالب. (رواه الحافظ أبو نعيم).

ترجمہ: حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ اس نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بتایا جب مجھے شب معراج چوتھے آسمان پر بلایا گیا یا تو وہاں تمام انبیاء میری زیارت کے لیے جمع ہو گئے اور اللہ تعالی نے میری طرف وحی کی اے میرے حبیب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ ان گزشتہ انبیا علیہم السلام سے پوچھیے کہ انھیں کس عہد و پیمان پر منصب نبوت اور رسالت پر فائز کیا گیا جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے پوچھا تو انہوں نے جواب میں کہا ہمیں اللہ کی واحدنیت اور تیری نبوت اور علی ابن ابی طالب علیہما السلام کی ولایت کے اقرار کی وجہ سے ہمیں منصب نبوت ورسالت پر فائز کیا گیا ہے۔

اہلسنت حضرات کی معتبر کتاب

ینابیع المودۃ ج2 ص280

تالیف شیخ سلیمان ابن شیخ ابراہیم المعروف قندوزی حنفی متوفی 1294ھ

صححہ وعلق علیہ علاء الدین الاعلمی

منشورات موسسة الاعلمی للمطبوعات بیروت لبنان۔

کتب فریقین کی ان روایات سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ تمام گزشتہ انبیاء علیہم السلام کی بعثت کی بنیاد اقرار توحید؛ اقرار رسالت اور اقرار ولایتِ علی ابن ابی طالب علیہما السلام پر رکھی گئی ہے یعنی اس وقت تک جناب آدم علیہ السلام سے لیکر جناب عیسیٰؑ روح اللہ تک تمام انبیاء ما سبق کو منصب نبوت اور رسالت پر فائز نہیں کیا گیا جب تک انہوں نے اقرار توحید و رسالت کے بعد علی ابن ابی طالب علیہما السلام کی ولایت کا اقرار نہ کرلیا۔

فتدبر ایها القاری!

زمین و آسمان کی تخلیق اور کلمہ اشھد ان علیا امیر المومنین

عن ابي عبد الله عليه السلام يقول انا اول اهل البيت نوه الله باسمائنا انه لما خلق السماوات والارض امرا مناديا فنادى اشهد ان لا اله الا الله ثلاثا واشهد ان محمد رسول الله ثلاثا واشهد ان عليا امير المؤمنين حقا ثلاثا.

ترجمہ: حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ ہم وہ پہلے اہل بیت نبوت ہیں جن کے اسمائے مبارکہ سے اللہ تعالی نے زمین و آسمان کو خلق فرمایا اور فرشتے کو اذان دینے کا حکم دیا تو اس نے اذان میں تین مرتبہ اشھد ان لا الہ الا اللہ اور تین مرتبہ اشھد ان محمد ارسول اللہ اور تین مرتبہ اشھد ان امیر المومنین حقا کہا۔

اصول الکافی

ج2ص279ابواب التاریخ

باب مولد النبی ووفاتہ۔

میرے محترم قارئین کرام جیسا کہ آپ نے اس روایت سے ملاحظہ فرمالیاہے کہ جب اللہ تعالی نے زمین اور آسمان کی تخلیق فرمائی تو ایک فرشتے کے ذریعے اذان دلوائی جس میں اس نے اللہ تعالی کی توحید، رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت اور جناب علی ابن ابی طالب علیہما السلام کے امیر المومنین ہونے کی گواہی دی۔

اس فرمان معصوم علیہ السلام سے دو باتیں ثابت ہو رہیں ہیں:

پہلی بات اذان میں توحید ور سالت کی گواہی کی بعد علی بن ابی طالب علیہ السلام کے امیر المومنین ہونے کی گواہی دینا ملائکہ کی سنت ہے۔

دوسری بات یہ کہ اذان میں علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے امیر المومنین ہونے کی گواہی دینے کی تاریخ قدیم ہے۔

آذان کا بیان

اب میں اپنے محترم قارئین کرام کی خدمت میں کتب فریقین کی روشنی میں شیعہ اور سنی نقطہ نظر سے تاریخ آذان اور فصول آذان کا اجمالی طور پر خاکہ پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔

لفظ آذان کا لغوی اور اصطلاحی معنی

الاذان فی اللغة معناه اعلام

ترجمہ: اذان کا لغوی معنی اعلان کرنے کا ہے۔

اصطلاح شرع میں الآذان هو اعلام بدخول وقت الصلاة بالفاظ مخصوصة۔

ترجمہ: اوقات نماز کے داخل ہونے کا مخصوص الفاظ میں اعلان کرنا اذان کہلاتا ہے۔

یہ لفظ اذان قرآن مجید میں متعدد مقامات میں اسی معنی میں استعمال ہوا ہے اور وہ مقامات مندرجہ ذیل ہیں مثلاً:

﴿وَأَذَانٌ مِّنَ ٱللَّهِ وَرَسُولِهِۦٓ إِلَى ٱلنَّاسِ يَوۡمَ ٱلۡحَجِّ ٱلۡأَكۡبَرِ أَنَّ ٱللَّهَ بَرِيٓءٌ مِّنَ ٱلۡمُشۡرِكِينَ وَرَسُولُهُۥ﴾

ترجمہ: اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی طرف سے حج اکبر کے دن مسلمانوں کے لیے اعلان عام ہے اللہ اور اس کا رسول دونوں مشرکین سے بیزار ہیں۔ (پارہ 10 سورہ التوبہ آیت 3)

﴿وَ اَذِّنۡ فِی النَّاسِ بِالۡحَجِّ یَاۡتُوۡکَ رِجَالًا وَّ عَلٰی کُلِّ ضَامِرٍ یَّاۡتِیۡنَ مِنۡ کُلِّ فَجٍّ عَمِیۡقٍ﴾

ترجمہ: لوگوں کے درمیان حج کا اعلان کرو لوگ تمہاری طرف دنیا کے کونہ کونہ سے پیدل اور لاغر سواری پر سوار ہو کر آئیں گے (پارہ 17 سورہ الحج آیت 27)

قَالُوۡا نَعَمۡ ۚ فَاَذَّنَ مُؤَذِّنٌۢ بَیۡنَہُمۡ اَنۡ لَّعۡنَۃُ اللّٰہِ عَلَی الظّٰلِمِیۡنَ

ترجمہ: وہ کہیں گے بے شک پھر ایک منادی ندا دے گا ظالموں پر اللہ تعالی کی لعنت ہے۔ (پارہ 7 سورہ اعراف آیت 44)

﴿ثُمَّ اَذَّنَ مُؤَذِّنٌ اَیَّتُہَا الۡعِیۡرُ اِنَّکُمۡ لَسٰرِقُوۡنَ﴾

ترجمہ: پھر منادی نے ندا دی قافلے والو تم سب چور ہو۔

(پارہ 13 سورہ یوسف آیت 70)

﴿یا ایها الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نُودِي لِلصَّلَاةِ مِن يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا إِلَى ذِكْرِ اللَّهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ذَلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ﴾

ترجمہ: اے ایمان والو جب تمہیں جمعہ کے دن نماز جمعہ کے لئے ندا دی جائے ذکر خدا کی طرف دوڑ پڑو اور کاروبار بند کر دو۔

(پارہ 28 سورۃ الجمعہ آیت 9)

اس آیت کریمہ میں لفظ نودی سے مراد اذان ہے یعنی جب نماز جمعہ کی اذان دی جائے تو دنیا کے کاروبار چھوڑ کر نماز جمعہ ادا کرنے کے لیے مسجد کی طرف دوڑ پڑو۔

فلسفہ آذان

اذان دینے کا فلسفہ یہ ہے کہ بندگان خدا کو اس کی بارگاہ الہی میں سجدہ ریز ہونے کی یاد دلائی جائے تاکہ وہ اذان کی آواز سن کر اپنی دوسری مصروفیات سے رخ موڑ کر اپنے رب ذوالجلال کی بارگاہ میں حاضر ہونے کے لئے تیار ہو جائیں۔

اذان میں پڑھی جانے والی فصول اور کلمات امت مسلمہ کے عقائد و نظریات کی حکایت کرتے ہیں درحقیقت اذان اسلام کی سربلندی اور

مسلمانوں کی فتح کا اعلان ہے انشا اللہ ایک ایسا زمانہ آئے گا اس اذان کی صدا دنیا کے کونے کونے سے بلند ہو گی۔

حکم آذان

نزول حکم اذان و اقامت کے متعلق اہل سنت کے ہاں پانچ مختلف اقوال پائے جاتے ہیں:

پہلا قول:

اذان و اقامت کا حکم شب معراج نازل ہوا جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آسمان پر تشریف لے گئے تو وہاں چوتھے آسمان پر جبرئیلؑ نے اذان اور اقامت کہی اور تمام گزشتہ انبیاء علیہم السلام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا فرمائی۔

دوسرا قول:

اذان و اقامت کا حکم ہجرت سے پہلے مکہ مکرمہ میں نازل ہو چکا تھا

تیسرا قول:

اذان و اقامت کا حکم مدینہ منورہ میں ہجرت کے پہلے سال نازل ہوا

چوتھا قول:

اذان و اقامت کا حکم ہجرت کے دوسرے سال مدینہ منورہ میں نازل ہوا اور اذان و اقامت کا آغاز وحی الٰہی سے ہوا۔

پانچواں قول:

جبرئیل علیہ السلام نے سب سے پہلے اذان و اقامت آسمان پر کہی لیکن زمین پر اذان و اقامت کہنے کا حکم ہجرت کے بعد مدینہ منورہ میں نازل ہوا۔

چھٹا قول :

اذان و اقامت کا حکم ہجرت کے پہلے سال مدینہ منورہ میں نازل ہوا جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسجد نبوی کی تعمیر مکمل فرما لی تھی۔ شیعہ سنی کے مابین آذان کا حکم نازل ہونے کے متعلق شدید اختلاف پایا جاتا ہے۔

شیعہ نقطہ نظر سے آذان کا آغاز

مذہب شیعہ خیر البریہ کے نزدیک آذان کا حکم ہجرت کے پہلے سال ہی مدینہ منورہ میں نازل ہوا۔

مذہب شیعہ خیر البریہ کے نقطہ نظر کے مطابق اذان و اقامت کی اصل ابتدا اس وقت ہوئی جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شب معراج بیت المعمور پر پہنچے اور وہاں گزشتہ انبیاء علیهم السلام اور ملائکہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی

اقتداء میں نماز پڑھی اس کے بعد پھر جب جناب جبرئیل علیہ السلام زمین پر تشریع اذان کیلئے نازل ہوئے تو اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سر مبارک مولا امیر کائنات علیہ السلام آغوش میں تھا جبریل علیہ السلام نے اذان و اقامت کہی اور رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جناب بلال رض کو طلب فرمایا اور انہیں اذان و اقامت کی تعلیم دی۔

اب میں اپنے محترم قارائین کرام کی خدمت میں کتب فریقین سے کچھ ایسی احادیث مبارکہ پیش کرنا چاہتا ہوں کہ جن میں ذکر ہوا ہے کہ اذان و اقامت کا حکم وحی کے ذریعے سے ہی نازل ہوا۔

پہلی روایت

ابن عمر عن ابیه قال لما اسري بالنبي اوحى الله الیه الاذان به فعلمه بلالا۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر اپنے باپ سے روایت کرتا ہے اس نے کہا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم معراج پر تشریف لے گئے تو وہاں اللہ تعالی نے آپ پر وحی کے ذریعہ اذان نازل فرمائی جب آپ ص زمین پر تشریف لائے تو اس نازل کردہ اذان کی تعلیم جناب بلال رض کو دی۔

اہلسنت حضرات کی معتبر کتاب

فتح الباری شرح صحیح البخاری، ج2ص20

کتاب الاذان

تالیف احمد بن علی بن حجر ابو الفضل عسقلانی شافعی، متوفیٰ714ھ

الناشر دار المعرفۃ بیروت۔

دوسری روایت

عن انس ان جبرئيل امر النبي بالاذان حين فرضت الصلاه۔

ترجمہ: جناب انس سے مروی ہے کہ جب نماز فرض ہوئی تو جبریل علیہ السلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر حکم اذان لے کر نازل ہوئے۔

اہلسنت حضرات کی معتبر کتاب

فتح الباری ج2ص100

تیسری روایت

عن على ان رسول الله علم الاذان ليله اسري به وفرضت عليه الصلاة۔

ترجمہ: حضرت علی ابن ابی طالب علیہما السلام سے مروی ہے کہ نبی

کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو شب معراج اذان کی تعلیم دی گئی اور اسی رات ہی آپ پر نماز کے وجوب کا حکم نازل ہوا۔

اہل سنت حضرات کی معتبر کتاب

کنز العمال ج6 ص277, حدیث397,

تالیف محدث الجلیل علاالدین علی متقی بن حسام الدین برہان پوری متوفیٰ 975ھ۔

ان احادیث مبارکہ سے ثابت ہو رہا ہے کہ نماز اور آذان کا حکم اکٹھے ہی آسمان سے نازل ہوئے ہیں جس طرح نماز کا حکم سماوی ہے اسی طرح اذان کا حکم بھی سماوی ہے۔

خلاصۃ الکلام یہی ہوا کہ آذان کا آغاز وحی الھی کے ذریعے سے ہوا۔

اہل سنت نقطہ نظر سے آذان کا آغاز

اہل سنت حضرات کے نزدیک آذان کا آغاز عبد اللہ بن زید اور حضرت عمر بن خطاب کے خواب سے کیا گیا اس نظریہ کی تائید میں یہ واقعہ بیان کیا جاتا ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نماز کے اعلان کی بڑی فکر تھی جب نماز کا وقت ہو جاتا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی آدمی کو بلندی پر بھیج دیتے تا کہ وہ

لوگوں کو ہاتھ سے اشارہ کرے کہ نماز کا وقت ہو گیا ہے جو آدمی دیکھ لیتا تھا وہ تو نماز کیلیئے حاضر ہو جاتا تھا اور جو نہ دیکھتا تھا اسے نماز کی اطلاع نہ ہوتی جس کی وجہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بڑا رنج و ملال لاحق ہو چکا تھا بعض صحابہ کرامؓ نے مشورہ دیا کہ نماز کے وقت ناقوس بجایا جائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہ نصاری کا طرز عمل ہے یہ درست نہیں ہے پھر صحابہ کرام رضوان اللہ نے عرض کیا یارسول آپ ہمیں بوق بجانے کی اجازت دیجئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہ تو یہودیوں کا طریقہ ہے یہ بھی درست نہیں عبداللہ بن زید کا بیان ہے کہ ایک دن جب میں اپنے گھر پہنچا تو مجھے رسالت مآب ص کی اس پریشانی کا بڑا رنج و ملال لاحق ہو گیا اور اسی پریشانی اور فکر کو دل میں لیکر بستر پر سو گیا صبح کے قریب میں نے عالم خواب میں دیکھا کہ ایک شخص جو کہ دو سبز حلے پہنے ہوئے ہے اور وہ مسجد کی چھت پر کھڑا ہے اوراس نے اپنی انگلیاں اپنے دونوں کانوں میں رکھ کر بلند آواز میں:

4مرتبہ اللہ اکبر

2مرتبہ اشھد ان لا الہ الا اللہ

2مرتبہ اشھد ان محمد ارسول اللہ

2مرتبہ حی علی الصلاۃ

2مرتبہ حی علی الفلاح

2مرتبہ اللہ اکبر

1مرتبہ لا الہ الا اللہ کہا۔

وہ کہتا ہے اتنے میں میں نیند سے بیدار ہو گیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ عالیہ میں حاضر ہوا اور یہ سارا خواب آپ ص کو سنایا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے عبد اللہ تیرا خواب حق اور حقیقت پر مبنی ہے۔

اس کے بعد یہ واقعہ بیان کیا جاتا ہے کہ عبد اللہ بن زید ابھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ خواب سنا ہی رہے تھے تو اسی اثناء میں حضرت عمر بھی انحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آ پہنچے انھوں نے بھی آپ ص کو وہی خواب سنایا جو عبد اللہ بن زید نے ابھی آپ ص کو سنایا اور انحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عمر سے بھی وہی کہا جو ابن زید سے کہا اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جناب بلالؓ کو بلایا اور انہیں یہ اذان کہنے کا حکم جاری کر دیا جو عبد اللہ بن زید اور حضرت عمر نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنائی تھی۔

جواب نمبر 1: یہ وہ مفروضہ قصہ ہے جس کا حقیقت کے ساتھ کہیں دور تک کا بھی تعلق نہیں کیونکہ اذان و اقامت بھی باقی احکام کی طرح سماوی ہی ہیں اور انہیں بھی اللہ تعالیٰ نے جبرئیل علیہ السلام کے ذریعے اپنے حبیب ص پر نازل فرمایا ہے اس بات پر شاہد وہ روایات ہیں جن کو اوپر بیان کیا جا چکا ہے

جواب نمبر 2: عن ابن ابی عقیل عن الصادق علیہ السلام انہ لعن قوما زعموا ان النبی ﷺ اخذ الاذان من عبداللہ بن زید ۔

ترجمہ: ابن ابی عقیل سے مروی ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا اس قوم پر لعنت ہے جس نے یہ خیال کر رکھا ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آذان کو عبد اللہ بن زید کے خواب سے حاصل کیا ہے۔

کتاب الجواھر الفخریہ ص 191 کتاب الصلاۃ ذکر الاذان والا قامۃ

تالیف الفخر الوجدانی

یہ فرمان معصوم علیہ السلام خواب والے مفروضہ اور قصہ کی صحت کی نفی پر دلالت کر رہا ہے یعنی یہ قصہ ہی اصلا بے بنیاد اور من گھڑت قسم کا ہے۔

آذان کی اقسام

آذان کی تین قسمیں ہیں:

1۔ پنجگانہ نماز کے وقت سے اگاہی کیلئے لیے آذان کہنے کا حکم دیا گیا ہے اسے اذان اعلام کہا جاتا ہے

2۔ نو مولود بچے کے کان میں آذان کہنے کا حکم دیا گیا ہے اسے آذان متبرک کہا جاتا۔ آکر نو مولود بچہ ہو تو اس کے دائیں کان میں آذان اور بائیں کان میں اقامت۔ اگر نو مولود بچی ہو تو اس کے دونوں کانوں میں اقامت کہنے کا حکم شریعت نے دے رکھا ہے۔

3۔ اگر اچانک کہیں کوئی عذاب یا مصیبت وغیرہ نازل ہو جائے تو وہاں کے لوگوں کو اس سے متنبہ اور آگاہ کرنے کے لیے شریعت نے اذان کہنے کا حکم دے رکھا جسے آذان متنبہ کہا جاتا ہے مثلا اچانک کہیں شدید آگ بھڑک اٹھے یا سورج گرہن یا چاند گرہن لگ جائے یا دشمن شہر پر حملہ اور ہو جائے وغیرہ وغیرہ تو ان مواقع پر بھی آذان دینے کا حکم دیا گیا۔

فصول آذان کا بیان

فصول آذان کے متعلق شیعہ اور اہل سنت کے درمیان شدید

اختلاف پایا جاتا ہے بلکہ خود اہل سنت کے ہاں بھی فصول اذان کے متعلق اچھا خاصا اختلاف دیکھائی دیتا ہے۔

اس اختلاف کی چند مثالیں میں اپنے محترم قارائین کی پیش نظر کرنا مناسب سمجھتا ہوں تاکہ اس اختلاف سے اجمالی طور پر آگاہی حاصل ہو سکے مثلاً:

جناب ابی محذورہؓ کی آذان کا بیان

وعن ابی محذوره رضی الله عنه ان النبی علمه الاذان تسع عشر کلمة والإقامة سبع عشر کلمة رواه احمد والترمذی و ابو داؤد والدارمی والنسائ و ابن ماجه۔

ترجمہ: ابو محذورہؓ بیان کرتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے اذان کے 19 کلمات اور اقامت کے 17 کلمات کی تعلیم فرمائی۔

اس روایت کو احمد؛ ترمذی؛ ابو داؤد؛ نسائی؛ دارمی اور ابن ماجہ نے نقل کیا ہے۔

اہلسنت حضرات کی معتبر کتاب

مشکاۃ المصابیح ج 3 ص 291 فصل ثانی

مصنف امام ابو عبد اللہ ولی الدین محمد بن عبد اللہ خطیب تبریزی

متوفی 737ھ

فیصلہ خود کیجیے اب میں یہ فیصلہ قارئین پر چھوڑ تا ہوں!

جناب ابو محذورہ جو موذن رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھا وہ بیان کرتا ہے کہ جس اذان کی تعلیم مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دی اس اذان کے کلمات 19 تھے۔

قابل غور بات یہ کہ اس وقت جو اذان اہل سنت حضرات کی مساجد میں عام طور پر دی جاتی ہے اس کے کلمات 15 ہیں۔

غور و فکر کا مقام

قابل فکر بات یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے جناب ابی محذورہؓ کو تعلیم کردہ 19 کلمات والی اذان میں سے کون سے 4 کلمات کم کر دیے گئے ہیں اگر ان 4 کلمات کو 15 کلمات کے ساتھ ملا دیا جائے تو ابی محذورہؓ کو تعلیم کردہ اذان کے کلمات کی تعداد پوری ہو سکتی ہے۔

افسوس کا مقام

ہمیشہ شیعان حیدر کرار کو یہ طعنہ دیا جاتا ہے کہ انھوں نے نبی

کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جاری کردہ اذان کو تبدیل کر دیا جب کہ معترضین نے خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیم کردہ 19 کلمات والی اذان میں سے 4 کلمات کو کم کر کے اذان رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تبدیل کر رکھا ہے اور یہ عجیب منطق ہے پھر بھی اذان کی تبدیلی کا طعنہ مظلوم شیعوں کو دیا جاتا ہے۔

حضرت عبد اللہ بن عمر کی آذان کا بیان

اب میں اپنے محترم قارئین کرام کے سامنے خلیفۃ المسلمین حضرت عمر بن خطاب کے فرزند حضرت عبد اللہ بن عمر کی اذان کے کلمات پیش کرنا چاہتا ہوں کہ وہ ان الفاظ کے ساتھ اذان دیا کرتا تھا

وردت عن ابن عمر في كيفيه الاذان روايتان الاولى انه كان يجعل الاذان ثلاثا ثلاثا.

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عمر کی اذان کی کیفیت کے بارے میں دو روایتیں منقول ہیں۔ پہلی روایت یہ ہے کہ وہ اذان کے کلمات تین بار کہا کرتا۔

فعن نافع قال كان اذان ابن عمر

دوسری روایت یہ ہے کہ جناب نافع سے مروی ہے کہ عبد اللہ ابن عمر آذان اس طرح دیا کرتا:

اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر 3 مرتبه

شهدت ان لا اله الا اللہ 3 مرتبه

شهدت ان لا اله الا اللہ

شهدت ان لا اله الا اللہ

شهدت ان محمد ا رسول اللہ 3 مرتبه

شهدت ان محمدا رسول اللہ

شهدت ان محمدا رسول اللہ

حي على الصلاه 3مرتبه

حي على الفلاح 3مرتبه

اللہ اکبر احسبه 1 مرتبه

قال لا اله الا اللہ 1مرتبه

اس حساب سے عبد اللہ ابن عمر کی اذان 17 کلمات پر مشتمل ہے

وروی عبد الرزاق ان ابن عمر مر بمؤذن قال اوتر اذانک فان الاذان وتر۔

ترجمہ: عبد الرزاق نے روایت کی ہے ایک دن عبد اللہ بن عمر موذن کے پاس سے گزرا اور اس سے کہا تم اذان کے کلمات ایک ایک مرتبہ کہا کرو۔

اہلسنت حضرات کی معتبر کتاب

موسوعہ فقہ عبد اللہ بن عمر ص 95 مادہ الف ذکر اذان

تالیف الدکتور محمد رواس قلعجی متوفی 2014 عیسوی۔

میرے معزز قارئین کرام جیسا کہ آپ خلیفہ المسلمین کے بیٹے عبد اللہ بن عمر کی اذان کے متعلق آگاہی حاصل کر چکے ہوں گے اور اس اذان میں قابل ذکر بات یہ ہے کہ وہ لفظ اشھد کو لفظ شھدت میں بدل کر اذان دیا کرتا تھا جس پر اہل سنت حضرات کی کتب اور روایات شاہد ہیں۔

اہل مکہ اہل مدینہ اور اہل کوفہ کی آذان کا بیان

امام ابن حزم اندلسی نے اپنی شہرہ آفاق فقہ کی کتاب المحلی شرح المجلی میں اذان کے نام سے ایک مستقل باب قائم کیا ہے جس میں اہل مکہ اہل مدینہ اور اہل کوفہ کی اذان کو علیحدہ علیحدہ ذکر کیا ہے جس کی تفصیل کچھ اس طرح سے بیان کی ہے۔

331 مسالة : وصفة الأذان : معروفة و واحب ذلك إلينا أذان أهل مكة وهو

الله أكبر، الله أكبر، الله أكبر، الله أكبر، اربع مرات،

أشهد أن لا إله إلا الله

أشهد أن لا إله إلا الله

أشهد أن محمدا رسول الله

اشهد ان محمدا رسول الله.

ثم يرفع صوته فيقول: أشهد أن لا إله إلا الله

أشهد أن لا إله إلا الله

اشهد ان محمد ارسول الله

اشهد ان محمدا رسول الله

حى على الصلاة

حي على الصلاة

حى على الفلاح

حى على الفلاح

الله اكبر

الله اكبر

لا اله الا الله

اذان اهل المدينه كما وصفنا سوا سوا الا انه لا يقولوا في اول اذانه

الله اكبر الله اكبر الا مرتين فقط

واذان اهل الكوفه كما وصفنا اذان اهل مكة الا انهم لا يقولون اشهد ان لا اله الا الله

اشهد ان لا اله الا الله الا مرتين مرتين فقط

انما تخيرنا اذان اهل مكة لان فيه زياده ذكر الله تعالى على اذان اهل المدينه

واذان اهل الكوفه فيه ترجيع الله اكبر وفيه ترجيع اشهد ان لا اله الا الله

اشهد ان محمدارسول الله وهذه زياده خير لا تحقر اقل ما يجب لها ستون حسنه.-

اہل مکہ کی آذان

ابن حزم اہل مکہ کی اذان کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ مجھے یہ محبوب ہے وہ:

چار مرتبہ اللہ اکبر

دو مرتبہ اشھد ان لا الہ الا اللہ

دو مرتبہ اشھد ان محمد ا رسول اللہ

دو مرتبہ بلند آواز کے ساتھ اشھد ان لا الہ الا اللہ

دو مرتبہ اشھد ان محمد رسول اللہ

دو مرتبہ حی علی الصلوۃ

دو مرتبہ حی علی الفلاح

دو مرتبہ اللہ اکبر

ایک مرتبہ لا الہ الا اللہ کہتے تھے۔ نوٹ: یہ اذان 19 کلمات پر مشتمل ہے۔

اہل مدینہ کی آذان

امام ابن حزم اہل مدینہ کی آذان کے متعلق لکھتے ہیں کہ:

اہل مدینہ کی اذان اہل مکہ کی اذان کی طرح ہی ہے مگر فرق یہ ہے کہ وہ اذان کی ابتدا میں دو مرتبہ اللہ اکبر کہتے۔ گویا اہل مدینہ کی آذان 17 کلمات پر مشتمل ہے

اہل کوفہ کی آذان

امام ابن حزم الاندلسی اہل کوفہ کی آذان کے متعلق لکھتے ہیں:

اہل کوفہ کی آذان اہل مکہ کی اذان کی طرح ہے مگر فرق یہ ہے کہ وہ دو مرتبہ اشھد ان لا الہ الا اللہ کہتے۔

گویا اہل کوفہ کی آذان بھی اہل مدینہ کی آذان کی طرح 17 کلمات پر مشتمل ہے۔

پھر آگے لکھتے ہیں:

کہ ہم نے اہل مکہ یعنی جناب ابو محذورہ والی اذان کا انتخاب کیا ہے کیونکہ اس میں اہل کوفہ اور اہل مدینہ کی آذان کی نسبت سے اللہ تعالی کے ذکر کے کلمات زیادہ پائے جاتے اور اس میں دو مرتبہ بلند آواز کے ساتھ اللہ اکبر دو مرتبہ بلند آواز کے ساتھ اشھد ان لا الہ الا اللہ اور دو مرتبہ اشھد ان محمد ا رسول اللہ کہا جاتا ہے پھر آگے اپنی رائے بیان کرتے ہیں کہ:

اضافہ پر مشتمل ہونے والی حدیث پر عمل کرنا افضل اور بہتر ہے اسے پس پشت نہ ڈالا جائے کیونکہ اس اذان سے کم از کم 60 نیکیاں حاصل ہوتی ہیں۔

قول مختار

امام ابن حزم 19 کلمات والی اذان کا انتخاب فرمارہے ہیں چونکہ اس میں ذکر الٰہی کے کلمات اہل کوفہ اور اہل مدینہ کی آذانوں کی نسبت سے زیادہ ہیں۔

اہل سنت حضرات کی معتبر

کتاب المحلیٰ شرح المجلی ج2 ص194 باب الاذان

تالیف ابو محمد علی بن احمد بن سعید بن حزم اندلسی

متوفی 496ھ

تحقیق الدکتور عبد الغفار بسنداری

منشورات محمد علی بیضون دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان

خلاصۃ الکلام

اہل سنت کے ہاں کلمات اذان میں شدید اختلاف پایا جاتا ہے ایک شہر کی اذان دوسرے شہر کی اذان سے مختلف ہے چونکہ اہل مکہ کی اذان 19 کلمات پر مشتمل ہے۔

اہل مدینہ کی آذان 17 کلمات پر مشتمل ہے۔

اہل کوفہ کی آذان 17 کلمات پر مشتمل ہے۔

خلیفہ المسلمین کے بیٹے ابن عمر کی اذان 17 کلمات پر مشتمل ہے۔

اس وقت فقہ حنفی کی مساجد میں عام طور پر جو اذان دی جاتی ہے وہ 15 کلمات پر مشتمل ہے اور اس آذان کا مدرک اور منبع عبد اللہ بن زید کا خواب ہے۔

اب ان لوگوں سے سوال کرنا میرا حق بنتا ہے جو صبح و شام مسجد کے لاؤڈ سپیکر پر یہ کہتے ہوئے تھکتے نہیں کہ شیعہ حضرات کی ایک شہر کی اذان ان کے دوسرے شہر کی اذان سے مختلف ہے اور اس اختلاف کی وجہ عوام الناس کو یہ بتا رہے ہوتے ہیں کہ شیعوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جاری کردہ اذان کو تبدیل کر دیا ہے۔

میرا سوال یہ ہے کہ:

کیا آپ کے حنفی فقہاء نے بھی وہ آذان تبدیل کر دی جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے موذن جناب ابو محذورہ رض کو تعلیم دی تھی جو کہ 19 کلمات پر مشتمل تھی، اور اہل کوفہ کی آذان اہل مدینہ کی آذان سے مختلف اور اہل مدینہ کی اذان اہل مکہ کی آذان سے مختلف۔

ما ھو جوابکم فھوجوابنا

آئمہ اربعہ کے نزدیک فصول آذان

آئمہ اربعہ کے درمیان فصول آذان میں شدید اختلاف پایا جاتا ہے۔

اب میں اہل سنت فقہاء کے اس اختلاف کو اجمالی طور پر اپنے قارئین کے پیش نظر کرنا چاہتا ہوں تاکہ اس اختلاف سے بھی کچھ آگاہی حاصل ہوسکے مثلاً:

امام ابو حنیفہ اورامام احمد بن حنبل کے نزدیک فصول آذان 15 ہیں اور انھوں نے جناب عبد اللہ بن زید رض کی خواب والی روایت کو لیا ہے۔

امام مالک کے نزدیک فصول آذان 17 ہیں اس نے صحیح مسلم میں منقول ابو محذورہ والی روایت کو لیا ہے۔

امام شافعی کے نزدیک فصول اذان 19 ہیں

اس نے ابو محذورہ کی وہ روایت لی ہے جسے ابو داود؛ نسائی اور ابن ماجہ وغیرہ نے نقل کیا ہے۔

تفصیلی معلومات حاصل کرنے کیلئے اہل سنت حضرات کی اس وائب سائٹ کے دیے گئے اڈریس پر سرچ کرسکتے ہیں۔

https://www.google.com/amp/s/www.islamweb/.net/amp/ar/fatwa/6251

نوٹ: یادرہے کہ جناب ابو محذورہ رض کی روایت دوطرح سے منقول ہے امام مالک نے اس روایت کو لیاہے جسے امام مسلم نے کتاب صحیح مسلم باب صفة الاذان میں نقل کیاہے وہ اذان 17 فصول پر مشتمل ہے اورامام شافعی نے اس روایت کو لیاہے جس کو ابو داود؛ نسائی اور ابن ماجہ نے نقل کیاہے وہ اذان 19 فصول پر مشتمل ہے جس کا بیان گزرچکاہے۔

اب میں جناب ابو محذورہؓ کی دوسری روایت کو قارئین کے پیش نظر کرنا چاہتا ہوں جس میں 17 فصول آذان بیان کی گئی ہیں وہ روایت یہ ہے:

حدثني ابو غسان المسمعي مالك بن عبد الواحد، وإسحاق بن إبراهيم، قال ابو غسان ، حدثنا معاذ ، وقال إسحاق ، اخبرنا معاذ بن هشام صاحب الدستوائي، وحدثني ابي ، عن عامر الاحول ، عن مكحول ، عن عبد الله بن محيريز ، عن ابي محذورة : " ان نبي الله ﷺ علمه هذا الاذان: الله اكبر، الله اكبر، اشهد ان لا إله إلا الله، اشهد ان لا إله إلا الله، اشهد ان محمدا رسول الله، اشهد ان محمدا رسول الله، ثم يعود، فيقول: اشهد ان لا إله إلا الله، اشهد ان لا

إله إلا الله، اشهد ان محمدا رسول الله، اشهد ان محمدا رسول الله، حي على الصلاة مرتين، حي على الفلاح مرتين، زاد إسحاق الله اكبر، الله اكبر، لا إله إلا الله۔

ترجمہ: مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جناب ابو محذورہؓ کو یہ اذان تعلیم دی۔

دو مرتبہ الله اکبر دو مرتبہ اشهد ان لا اله الا الله، اشهد ان لا اله الا الله دو مرتبہ اشهد ان محمد رسول الله، اشهد ان محمد رسول الله پھر دوبارہ دو مرتبہ اشهد ان لا اله الا الله، اشهد ان لا اله الا الله دو مرتبہ اشهد ان محمد ا رسول الله ،اشهد ان محمد ا رسول الله دو مرتبہ حی على الصلاة، حي على الصلاة دو مرتبہ حی على الفلاح، حي على الفلاح۔ اسحاق کا بیان ہے کہ اس کے بعد دو مرتبہ کہے الله اکبر الله اکبر اور ایک مرتبہ کہے لا اله الا الله۔

اہل سنت حضرات کی معتبر کتاب

صحیح مسلم ج1 ص

198 کتاب الصلاۃ باب صفة الصلاة

للامام ابي الحسين مسلم بن الحاج القشيری نيشاپوری ايرانی

متولد 206ھ متوفیٰ 262ھ

دار احیاء التراث العربی

شہادت ثالثہ در آذان و اقامت کا بیان

اب میں اپنے محترم قارئین کرام کی خدمت میں آذان و اقامت کے متعلق کچھ ایسی روایات پیش کرنا چاہتا ہوں جن میں توحید و رسالت کی گواہی کے بعد مولا علی ابن ابی طالب علیہما السلام کی ولایت اور ان کے وصی رسول خدا ہونے کی گواہی کا ذکر ہے۔

مولا علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی ولادت اور علی ولی اللہ

پہلی روایت:

من اسراره عليه السلام انه لماولدفي البيت الحرام خر ساجدا ثم رفع رأسه ، فاذن واقام ، وشهد لله با لوا حد نية ولمحمد ص بالرسالة ؛ ولنفسه بالخلافة والولاية۔

ترجمہ: امیر کائنات علی ابن ابی طالب علیہما السلام کے رازوں میں سے ایک راز یہ ہے کہ جب ان کی ولادت باسعادت بیت اللہ شریف میں ہوئی تو وہ گڑگڑاتے ہوے سجدہ میں چلے گئے پھر سر سجدہ سے اٹھایا اذان دی اور اقامت کہی اور اللہ تعالی کی واحدنیت کی گواہی دی یعنی کہا اشھد ان لاالہ الا اللہ وحدہٗ لاشریک لہ۔

اور رسول اللہ کی رسالت کی گواہی دی یعنی کہا اشھد ان محمد ا رسول اللہ اور خود اپنی خلافت اور ولایت کی گواہی دی یعنی کہا اشھد انی ولی اللہ و خلیفۃ رسول اللہ۔

اثبات الھدا ۃ بالنصوص والمعجزات

ج2ص465 الباب الحادی عشر فصل 22

روایت نمبر 217

تالیف المحدث الکبیر محمد بن الحسن الحالعاملی

المتوفی 1104

اس روایت میں تین باتیں قابلِ ذکر ہیں:

پہلی بات جناب امیر کائنات علی ابن ابی طالب علیھم السلام نے اس مادی دنیا میں جلوہ افروز ہوتے ہی سر سجدہ میں رکھ کر دنیا کو پیغام دیا کہ میں خالق اور معبود نہیں بلکہ ان اعلی صفات کا مالک وہ رب عظیم ہی ہے جس کی عظمت اور جلالت کے سامنے میں علی ابن ابی طالب سجدہ ریز ہو چکا ہوں۔

دوسری بات مولا امیر کائنات علیہ السلام نے اذان واقامت میں توحید و رسالت کی گواہی کے بعد خود اپنی ولایت اور اپنا وصی رسول خدا ہونے کی گواہی دے کر اپنے شیعوں کی حقانیت کو ہمیشہ کے لئے چار چاند لگا دیئے۔

تیسری بات مولا امیر کائنات علیہ السلام اپنی نظر امامت سے دیکھ رہے تھے کہ ایک ایسا دور بھی آئے گا کہ مخالفین میرے شیعوں کو یہ طعنہ دیں گے کہ تمہاری اذان جعلی ہے اور اصل اذان وہی جو بیت اللہ میں دی جاتی ہے شاید اس لیے امیر کائنات علیہ السلام نے اپنے شیعوں کو اغیار کی طرف سے ملنے والے اس طعنہ کا تدراک کرتے ہوے توحید ورسالت کی گواہی کے بعد خود اپنی ولایت اور اپنے وصی رسول خدا ہونے کی گواہی دی۔

آسمانی آذان اور علیؑ ولی اللہ

دوسری روایت

حدثنی ابی عن بعض اصحابہ یرفعہ الی اصبغ بن نباتہ قال قال امیر المومنین صلوات اللہ علیہ ان اللہ خلق ملک تحت العرش له جناحان جناح با لمشرق وجناح با لمغرب فکلما حضر وقت الصلاہ ینادی با علی صوتہ اشهد ان لا اله الا اللہ واشهد ان محمد الرسول اللہ خاتم النبیین وان وصیه خیر الو صیین۔

ترجمہ: جناب اصبغ بن نباتہؓ مولا علی ابن ابی طالب علیہما السلام سے نقل کرتے ہیں کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا بے شک اللہ تعالی نے عرش کے نیچے اک ایسا فرشتہ خلق کرر کھا ہے جس کے دو پر ہیں ایک پر مشرق میں اور

ایک پر مغرب میں جب نماز کا وقت ہوتا ہے تو وہ فرشہ بلند آواز کے ساتھ اذان دیتا ہے جس میں وہ کہتا ہے میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں اور ان کے وصی تمام اوصیا کے سردار ہیں۔

تفسیر نور الثقلین

ج5 ص165 سورہ نور آیت 41

تالیف المحدث الجلیل العلامہ الشیخ عبد علی بن جمعہ عروسی حویزی

متوفیٰ 1112ھ

تفسیر قمی جلد2 ص712 تفسیر سورہ نور آیت 41

تالیف ابو الحسن علی بن ابراہیم قمی

متوفیٰ 329ھ

یہ روایت میرے محترم کرام کے دلوں میں مزید ولاء علی علیہ السلام اور محبت علی علیہ السلام کے اضافے کا سبب بنے گی کیونکہ اس روایت سے ثابت ہو رہا ہے کہ آسمان دنیا میں بھی اللہ کی واحدنیت اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت کی

گواہی کے بعد مولا علی علیہ السلام کی ولایت اور ان کے وصی رسول خدا ہونے کی گواہی دن میں پانچ مرتبہ فرشتہ دیتا ہے۔

اور اس روایت سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے اذان میں رسول اللہ کی رسالت کی گواہی کے ساتھ متصل ہی مولا علی علیہ السلام کی ولایت اور ان کے سید الاوصیاء ہونے کی گواہی دینا ملائکہ کی سنت ہے۔

جناب سلمانؓ اور جناب ابوذر غفاریؓ کی آذان کا بیان

تیسری روایت:

ان سلمان الفارسی ذکر فیهما ای فی الاذان والاقامة الشهادة بالولاية لعلی بعد الشهاده با لرسالة فی زمن النبی فدخل رجل علی رسول الله فقال سمعت امرا لم اسمع قبل ذلك فقال ماهو فقال سلمان قد يشهد فی اذانه بعد الشهادة با لرسا له الشهادة بالولاية لعلی علیه السلام فقال سمعتم خيراوفي رواية اخرى ان ابا ذز يذكر فی ا لاذان بعد الشهادة بالرسالة يقول اشهد ان عليا ولي الله فاخبر بذلك رسول الله فقال كذالک او نسيتم قولي في غدير خم من كنت مولاه فعلي مولاه۔

ترجمہ: ایک روایت میں آیا ہے کہ کہ جناب سلمان محمدیؓ نے اذان

اور اقامت میں توحید و رسالت کی گواہی کے بعد علی ابن ابی طالب علیھما السلام کی ولایت کی گواہی ان الفاظ میں دی کہا اشھد ان علیا ولی اللہ ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور اس نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آج میں نے وہ بات سنی ہے جو پہلے کبھی نہیں سنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا آپ نے کیا سنا ہے تو اس شخص نے کہا کہ سلمانؓ نے اذان میں آپ کی گواہی کے بعد علی بن ابی طالب علیہ السلام کی ولایت کی گواہی دی ہے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم نے اچھی بات سنی ہے۔

دوسری روایت میں آیا میں ہے کہ جناب ابو ذر غفاریؓ نے اذان میں رسالت کی گواہی کے بعد علی ابن ابی طالب علیہا السلام کی ولایت کی گواہی دی اور اس گواہی کے متعلق نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خبر دی گئی تو آپ ص نے فرمایا کیا تم خطبہ غدیر خم کو بھول گئے ہو جس میں میں نے علی ابن ابیطالب علیھما السلام کی ولایت کا اعلان کیا اور کہا جس کا میں مولا ہوں اس کا علی مولا ہے۔

مستدرک سفینة البحار

ج6 ص85 حدیث999

باب ش ذکر شھادت

تالیف الحاج الشیخ علی نمازی شاہرودی

متوفی 1364ھ

میرے محترم قارئین کرام جیسا کہ آپ نے اوپر والی دونوں روایتوں سے ملاحظہ فرما لیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیات طیبہ میں ہی جناب سلمان محمدیؓ اور جناب ابوذر غفاری رضی اللہ تعالی عنہما نے اذان دی اور جس میں انہوں نے مولا علی علیہ السلام کی ولایت کی گواہی ان الفاظ میں دی اشھد ان علیا ولی اللہ تو بعض لوگوں کے کانوں اور دلوں پر یہ گواہی ناگوار گزری تو انہوں نے جا کر بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں اس گواہی کی شکایت کی اور کہا کہ ابوذرؓ اور سلمانؓ نے اذان میں آپ کی رسالت کی گواہی کے بعد علی ابن ابی طالب علیہما السلام کی ولایت کی گواہی کا اضافہ کر دیا ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان دونوں برگزیدہ صحابیوں کی حوصلہ افزائی فرمائی اور انہیں منع نہ کیا الٹا شکایت لگانے والے سے کہا کیا تم خطبہ غدیر خم بھول چکے ہو جس میں میں نے اعلان کیا جس کا میں مولا ہوں اس کا علی مولا ہے یعنی میری رسالت کی گواہی کے ساتھ ہی علی بن ابی طالب کی ولایت کی گواہی متصل ہے۔

یہ واقعہ سنت تقریری پر دلالت کر رہا ہے سنت تقریری سے مراد:

معصوم علیہ السلام کی موجودگی میں کسی نے کوئی عمل بجا لایا ہو اور معصوم علیہ السلام نے اس آدمی کو اس عمل سے منع نہ کیا ہو بلکہ اسے پسند فرمایا ہو اسے سنت تقریری یا حدیث تقریری کہا جاتا ہے یہ بھی سنت کی اقسام میں سے ایک قسم ہے۔

آذان میں اشھد ان علیا ولی اللہ اور سنتِ تقریری

جناب ابوذر غفاریؓ اور جناب سلمان محمدی رضوان اللہ علیہما کا یہ عمل سنت تقریری کے زمرہ میں داخل ہے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے جناب ابوذر غفاری اور جناب سلمان محمدی رضوان اللہ تعالیٰ عنھما کے اس عمل کی شکایت لگائی گئی کہ انہوں نے اذان واقامت میں اشھد ان علیا ولی اللہ کا اضافہ کردیا ہے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے اس عمل کو فقط پسند ہی نہیں فرمایا بلکہ ان کی تائید فرمائی اور الٹا شکایت لگانے والے شخص کی ان الفاظ میں حوصلہ شکنی کی اور اس سے کہا کیا تم میرے خطبہ غدیر خم کو بھلا چکے ہو جس میں میں نے اپنی ولایت کے ساتھ متصل ہی علی کی ولایت اعلان کیا۔

گویا آذان واقامت میں مولا امیر کائنات علیہ السلام کی ولایت کی گواہی سنت تقریری سے ثابت ہے۔

شہادت ثالثہ در آذان و اقامت اور قاعدہ تسامح در ادلۃ سنن کا بیان :

بالفرض اگر ان روایات کو ضعیف بھی تسلیم کر لیا جائے تب بھی یہ روایات قاعدہ تسامع در ادلہ سنن کے تحت شہادت ثالثہ در اذان و اقامت کے استحباب کو ثابت کرتی ہیں جیسا کہ فقہاء نے کہا ہے مثلاً:

شیخ مرتضی انصاری اپنی کتاب رسائل فقیہ کے صفحہ نمبر 62 پر لکھتے ہیں الاخبار الضعيفه في مقام الاستحباب بمنزلة الصحاح

ترجمہ: روایات ضعیفہ مقام استحباب میں نازلہ بمنزلہ روایات صحیحہ کے ہوتی ہیں۔ یہ ہے قاعده تسامح در ادلة السنن

غیبت صغریٰ اور کلمہ اشھد ان علیا ولی اللہ کا بیان

تاریخی حقائق سے معلوم ہوتا ہے کہ امام زمانہ عجل اللہ تعالی فرجہ شریف کی غیبت صغریٰ کے دور سے ہی آذان و اقامت میں اشھد ان علیا ولی اللہ کہنا شیعوں کا معمول چلا آرہا ہے چونکہ شیخ صدوقؒ کے زمانہ سے پہلے باقاعدہ طور پر اذان و اقامت میں اشھد ان علیا ولی اللہ کہا جایا کرتا تھا۔

جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ شیخ صدوقؒ کی ولادت 305 ہجری میں ہوئی اور نائب امام زمانہ سرکار جناب حسین بن روح نوبختیؒ کا انتقال 326 ہجری میں ہوا اور آخری نائب ابو الحسن علی بن محمد السمری رض کا انتقال 329 ہجری میں ہوا اس کے بعد غیبت کبریٰ واقع ہو گئی پھر بھی امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کا رابطہ اپنے شیعہ علماء سے جاری ساری رہا حتی کہ شیخ مفیدؒ کا انتقال 413 ہجری میں ہوا مگر ان کے پاس ناحیہ مقدسہ سے امام زمانہ عجل اللہ تعالیٰ فرجہ کی آخری توقیع 23 ذوالحجہ بروز جمعرات 412 ہجری کو وارد ہوئی جس کے متعلق آقا طبرسی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں:

ورد عليه كتاب آخر من قبله صلوات الله عليه يوم الخميس الثالث والعشرين من ذى الحجة سنة اثنتي عشرةواربعمائة۔

احتجاج طبرسی ج 2 ص 600 ذكر توقيع آخر منه الى الشيخ المفيدؒ سنة 412هجرى ابو منصور احمد بن على بن ابى طالب الطبرسى من اعلام القرن السادس۔

نتیجة البحث: اگر اذان واقامت میں کلمہ اشھد ان علیا ولی اللہ غیر شرعی حیثیت رکھتا ہوتا تو یقیناً امام زمانہ سرکار اپنے نائبین کے ذریعے سے اس کلمہ کو اذان واقامت سے خارج کرنے کا حکم صادر فرمادیتے جب کہ ایسا نہیں ہوا۔

لہذا امام زمانہ عجل اللہ فرجہ شریف کا اپنی توقیع کے ذریعے سے اذان واقامت میں کلمہ اشھد ان علیاولی اللہ کہنے سے منع نہ کرنا اس کلمہ کی مشروعیت کی محکم دلیل ہے۔

اعتراض: آل بویہ کے دور حکومت میں میں پہلی مرتبہ شیعوں نے کلمہ اشھد ان علیا ولی اللہ اذان واقامت میں داخل کیا اس سے پہلے اس کلمہ کا اذان واقامت میں کہیں کوئی وجود دکھائی نہیں دیتا۔

جواب: شہادت ثالثہ در اذان و اقامت کی اہمیت اور منزلت کو مومنین کے قلوب سے کم کرنے کے لئے ایسے شکوک وشبہات پیدا کرنے کی ناکام کوشش کی جاتی ہے تاکہ کسی طریقہ سے اس کلمہ کے ساتھ مومنین کی قلبی وابستگی اور عقیدت کو کم کیا جاسکے۔

یہ سچ ہے کہ جب آل بویہ کی حکومت قائم ہوئی تو مومنین نے آرام اور سکون کا سانس لیا چونکہ ایک شیعہ اسٹیٹ معرضِ وجود میں آگئی تھی جس وجہ سے مومنین کو ہر طرح کی مکمل مذہبی اور سیاسی آزادی حاصل ہو گئی جس کے نتیجے میں مومنین نے مناسب وقت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے جہاں اپنے دوسرے شعائر مذہب کا پرچار کرنا شروع کر دیا وہاں مساجد کے میناروں سے اشہد ان علیا ولی اللہ کی صدائیں بلند کرنا شروع کر دیں تاکہ

ولایت علی علیہ السلام کی صدا حق ہر کان تک پہنچ سکے جب کہ اس سے پہلے بھی مظلوم شیعہ دیھمی آواز سے آذان واقامت میں مولا علی علیہ السلام کی ولایت اور ان کے متصل خلیفہ رسول ہونے کی گواہی دیا کرتے تھے۔

کلمہ اشھد ان علیا ولی اللہ علماء شیعہ کی نظر میں

اب میں اپنے محترم قارئین کرام کی خدمت میں شیعہ علماء کرام کے کچھ ایسے کلمات پیش کرنا مناسب سمجھتا ہوں کہ جن میں انہوں نے اذان واقامت میں کلمہ اشھد ان علیا ولی اللہ کی مشروعیت؛ اہمیت اور ضرورت کو خوب بیان فرمایا ہے مثلاً:

سید العلماء علامہ علی نقی نقویؒ کا بیان

سید العلماء اذان اقامت میں اشھد ان علیا ولی اللہ کی مشروعیت پر گفتگو کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

حدیث صحیح متفق علیہ کی بنا پر اجزائے شے مستحب میں اور اجزائے مستحبہ شے میں تسامح فی ادلہ السنن کا کلیہ جاری ہے یعنی روایت ضعیف بھی اس بارے میں درجہ صحیح کا رکھتی ہے اور وہ معتبر اور لائق عمل ہے۔

ہر امر مستحب بجائے خود اس کے ترک میں معصیت اور گناہ نہیں ہے لیکن حالات واسباب اور مختلف اعتبارات کی بنا پر اکثر اس میں اہمیت پیدا ہوتی ہے اور اس کی بنا پر بعض اوقات اس کے ترک کا پابند ہونا ناجائز اور حرام ہو جاتا ہے۔

جیسے اذان خود مستحب ہے واجب نہیں ہے لیکن ایسی صورت میں جب شعائر اسلامی کا قیام اس پر موقوف ہو اور مخالفین اسلام محو شعائر اسلامی کی غرض سے اس کے روکنے میں کوشاں ہوں تو اس کا قائم رکھنا اس وقت میں واجب اور اس کا ترک گناہ و معصیت ہو گا۔

یہی صورت ہے ہر مستحب کی اگرچہ وہ کوئی مذہبی یا فرقہ وارانہ حیثیت نہ رکھتا ہو اگر کوئی اس کے روکنے پر مصر ہو اس طرح کہ اس مستحب کے محو ہو جانے کا اندیشہ ہو تو اس کے استحباب کو زندہ رکھنے کے لئے اس کے بجالانے پر قائم رہنا واجب و لازم ہو گا۔

بلکہ کسی امر مباح کو کوئی شخص بر بنائے تحریم ترک کرنے پر مصر ہو تو اس امر مباح کے اباحت کی حفاظت ہر پابند شرع کو لازم ہے اور اس کی تحریمی پابندی کو توڑنا ضروری ہے۔

آگے چل کر لکھتے ہیں:

اشھد ان علیا ولی اللہ جزء فرد کامل اذان ہے بغیر اس کے اذان ناقص ہوگی جبکہ اس کے ترک کرنے کی بطور پابندی و محو شعار خواش ہو تو اس وقت میں اس کے استحباب کو زندہ رکھنا حفظ شریعت اور حفاظت شعائر کے تحت واجب و لازم ہے اور اس کے ترک کاربند ہونا جائز نہیں ہے۔

اشھد ان علیا ولي اللہ کے بارے میں احتجاج طبرسی میں یہ روایت ہے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ:

اذا قال احدکم لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ فلیقل علی امیر المؤمنین۔

ترجمہ :جب تم میں سے کوئی شخص لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہے اسے چاہیے کہ وہ علی امیر المومنین بھی کہے۔

سید بزرگوار حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا فرمان نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں کہ اس فرمان معصوم علیہ السلام سے شہادت رسالت کے بعد مطلق شہادت ولایت کا حکم ثابت ہوتا ہے جس سے عمومی طور پر اذان میں بھی شہادت ولایت کا رجحان ثابت ہوتا۔

ماخوذ اقتباس از کتاب

تحقیق اذان

تالیف سید العلماء علامہ علی نقی نقوی رح متوفیٰ 1988 عیسوی

مطبوعہ سرفراز قومی پریس وکٹوریہ اسٹریٹ لکھنو

تاج العلماء کا بیان (علامہ سید علی محمد المعروف تاج العلماء):

اذان میں کلمہ اشہد ان علیا ولی اللہ کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ سرکار امیر لمومنین کی ولایت کی شہادت نہ دینا اذان میں سرکار سید انبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور امیر المومنین علیہ السلام کی اہانت ہے جو کہ حرام ہے۔

رسالہ اذانیہ ص 5

تالیف سید علی محمد نقوی لکھنوی متوفیٰ 1312ھ

مطبع اثنا عشری

مقام اشاعت لکھنؤ۔

سید محمد مہدی بحر العلوم کا بیان

سید محمد مہدی بحر العلوم اذان واقامت میں کلمہ اشہد ان علیا ولی اللہ کی اہمیت اور اس کے لزوم کو مد نظر رکھتے ہوئے فرماتے ہیں:

صل اذا ما اسم محمد بدا

علیه وآلال فصل لتحمدا

واکمل الشهادتين بالتی
قد اکمل الدين بها فی الملة

ترجمہ :جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام لو تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل اطہارؑ پر صلوات بھیجو (شہادتین کو ناقص نہ چھوڑو) انہیں کامل کرو اس تیسری شہادت کے ساتھ جس کے ذریعے سے ملت اسلامیہ میں دین کی تکمیل ہوئی۔

الدرۃ النجفیہ (منظومہ ،) ص10 باب الاذان

تالیف المجتہد السید محمد مہدی بحر العلومؒ

متوفی1212ھ

مؤسسة تحقيقات و نشر معارف اهل البيت۔

السید محمد مہدی بحر العلوم کے اس فتویٰ پر اگر دقت کی جائے تو معرفت الٰھی اور علوم آل محمد علیہم السلام کے چشمے پھوٹتے ہوے دکھائی دیتے ہیں کتنی فصیح و بلیغ عبارت ہے آقای بحر العلوم فرمارہے ہیں جب تک تم اذان اور اقامت میں علی علیہ السلام کی ولایت کی گواہی نہ دوگے تو اس وقت تک توحید و رسالت کی دونوں گواہیاں ناقص سمجھی جائیں گئیں لہٰذا ان دونوں گواہیوں کے اکمال کے لیے ضروری ہے ان کے ساتھ متصل ہی علی بن ابی طالب

علیہما السلام کی ولایت کی گواہی دی جائے یعنی اشہدا علیا علی ولی اللہ پڑھا جائے۔

سید العرفا نے اذان و اقامت میں علی ولی اللہ کی اہمیت کو یہاں تک بیان فرما دیا ہے کہ تم دونوں شہادتوں کو اس تیسری ولایت کی شہادت کے ساتھ مکمل کیا کرو جس ولایت کہ اعلان کے ساتھ اللہ تعالی نے اپنے حبیب کے دین کو تکمیل کی سند عطا فرمائی ہے۔

نوٹ: سید محمد مہدی بحر العلوم وہ عظیم ہستی ہے جسے براہ راست امام زمانہ عجل اللہ فرجہ شریف کی زیارت کا شرف حاصل ہوا کرتا تھا۔

شیخ طوسی علیہ الرحمہ کا بیان

فاما قول اشهد ان عليا امير المؤمنين وآل محمد خير البريه على ما ورد في شواذالاخبارفليس بمعمول عليه فى الاذان ولو فعله الانسان لم يأثم به۔

ترجمہ: بہر حال کلمہ اشہد ان علیا ولی اللہ روایات شاذہ کی بنا پر اذان میں معمول نہ رہا اگر انسان اس کلمہ کو اذان میں کہے تو گنہگار نہیں یعنی یہ کلمہ (ذاتی طور پر متبرک ہے)۔

کتاب المبسوط فی فقہ الامامیہ

ج 1۔ ص 20 نسخہ قدیم

تالیف شیخ الطائفہ ابو جعفر محمد بن حسن بن علی طوسی۔ متوفیٰ 460ھ۔

گویا شیخ طوسی علیہ الرحمہ کے نزدیک ایسی روایات پائی جاتی ہیں جو اذان میں کلمہ اشھد ان علیا ولي اللہ کہنے کو بیان کرتیں ہیں مگر ان کی تحقیق کے مطابق وہ روایات شاذ ہیں۔

روایت شاذہ

روایت شاذہ اس روایت کو کہا جاتا ہے جو ہو تو صحیح مگر عمل کے لحاظ سے غیر مشہور ہو اسی وجہ سے انہوں نے لیس بمعمول کہا لیس بجائز نہیں کہا یعنی کلمہ اشھد ان علیا ولی اللہ پڑھنے سے انسان گہنگار نہیں ہوتا کیونکہ یہ بدعت نہیں۔

نوٹ: کتاب مبسوط کے جدید نسخہ میں لفظ یاثم بہ ہے جس کے متعلق آیت اللہ العظی قبلہ سماحۃ الشیخ بشیر حسین نجفی مدظلہ العالی فرماتے ہیں یہ طباعت کی غلطی ہے جبکہ قدیمی نسخہ میں لم یاثم بہ ہے جو کہ درست ہے۔

شیعہ کی آذان

الله اکبر ،الله اکبر، الله اکبر، الله اکبر۔چار مرتبہ

اشهد ان لا اله الا الله ، اشهد ان لا اله الا الله۔دو مرتبہ

اشهد ان محمدا رسول الله،اشهدان محمدا رسول الله۔دو مرتبہ

اشهد ان امیرالمومنین وامام المتقین علیا حجة الله علی الخلق۔ایک مرتبہ

اشهد ان امیرالمومنین وامام المتقین علیا ولی الله وصی رسول الله و خلیفته بلا فصل۔ایک مرتبہ

حی علی الصلاة ،حی علی الصلاة۔دو مرتبہ

حی علی الفلاح ، حی علی الفلاح۔دو مرتبہ

حی علی خیرالعمل ،حی علی خیرالعمل ۔دو مرتبہ

الله اکبر، الله اکبر۔دو مرتبہ

لا اله الا الله ، لا اله الا الله۔دو مرتبہ

یہ وہ آذان ہے جو شیعان حیدر کرار کی مساجد کے میناروں سے سنائی دی جاتی ہے اور اس اذان میں پڑھے جانے والے کلمات ہمارے عقائد اور نظریات کی حکایت اور ترجمانی کرتے ہیں۔

مثلاً کلمہ اللہ اکبر: اللہ تعالی کی عظمت اور اس کی کبریائی پر ایمان کی دلیل ہے

کلمہ اشھد ان لا الہ الا اللہ: اللہ تعالی کے معبود ہونے پر ایمان کی دلیل ہے۔

کلمہ اشھد ان محمد ارسول اللہ: محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رسول خدا ہونے پر ایمان کی دلیل ہے۔

کلمہ اشھد ان امیرالمومنین وامام المتقین علیا ولی اللہ وصی رسول وخلیفتة بلا فصل: ہمارے اس ایمان اور عقیدہ کی ترجمانی کرتا ہے کہ ہم بعد از پیغمبر اعظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علی ابن ابی طالب علیہما السلام کے امیر المومنین اور صاحبان تقوی کے امام اور رسول خدا کے خلیفتہ بلا فصل ہونے پر ایمان رکھتے ہیں اور اس عقیدہ کا ببانگ دھل اعلان کرتے ہیں ہم علی ابن ابی طالب علیہما السلام کو متصل جانشین رسول مانتے ہیں

کلمہ حی علی الصلاۃ: نماز جیسے فریضہ الہی پر ایمان کی دلیل ہے

کلمہ حی علی الفلاح اور کلمہ حی علی خیر العمل: ہمارے اس عقیدے اور نظریے کی ترجمانی کرتا ہے کہ مسلمانوں کی نجات اور فلاح ان کے اعمال صالح بجا لانے پر رکھی گئی ہے

کلمہ لا الہ الا اللہ: اللہ تعالی کے معبود ہونے پر ایمان کی دلیل ہے

آذان میں کلمہ اشھد ان علیا ولی اللہ شیعہ کی فتح کا اعلان ہے

ساری ساری رات خواہ کتنی ہی ایسی کانفرنسیں منعقد ہوتی رہیں جن میں مذہب اہلبیت علیہ السلام کے حسین و جمیل چہرہ کو مجروح اور مذموم کر کے دکھانے کی ناپاک سازش کی جاتی ہو ان سب کانفرنسوں پر موذن کا یہ جملہِ پانی پھیر دیتا ہے جب وہ لاؤڈ سپیکر پر صبح کی آذان میں اشھد ان امیرالمومنین وامام المتقین علیا ولی اللہ وصی رسول اللہ وخلیفتہ بلا فصل کہتا ہے۔

اے شیعو! آذان واقامت میں کلمہ اشھد ان علیا ولی اللہ کو ضائع نہ ہونے دینا کیونکہ تمھارے مذہب کی بہت سی ترقیاں اسی جملہ میں پنھاں ہیں۔

آذان و اقامت میں مولا امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیھما السلام کی خلافت بلافصل کی گواہی ہمارے عقیدہ امامت وولایت کی محافظ ہے۔

اے شیعو! تمھارا مخالف آذان و اقامت میں کلمہ اشھد ان علیا ولی اللہ وصی رسول اللہ وخلیفتہ بلافصل کا فلسفہ اور اس کے اسرار سے آگاہی حاصل کر چکا ہے تب ہی تو وہ اذان و اقامت میں اس کلمہ کو مذہبی دہشتگردی سے تعبیر کر کے حکومت وقت سے اس جملہ کو آذان سے حذف کرانے کے چکر میں پڑا ہوا ہے۔

خاک بدہن

اے شیعو! جان جاتی ہے تو جاے مگر اس جملہ کو اذان اقامت سے نہ جانے دینا۔

اے شیعو! یاد رکھو ہمیشہ وہی قومیں زوالِ پزیر ہو جاتی ہیں جو اپنے شعائر مذہب کی حفاظت نہیں کر پاتیں۔

کلمہ اشھد ان علیا ولی اللہ اور اموی دور حکومت

کلمہ اشھد ان علیا ولی اللہ اموی دور حکومت میں آذان سے حذف کر دیا گیا۔

مولانا علی محمد فتح الدین حنفی فرماتے ہیں:

فی (مصابیح الرشاد)للسید محمد الطبرسی انه کان في عهد النبي وترک فی زمان خلفاء بني امية۔

ترجمہ: سید محمد طبرسی کی کتاب مصابیح الرشاد میں منقول ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ طیبہ میں آذان میں مولا علی ابن ابی طالب علیہما السلام کی ولایت اور ان کے وصی رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہونے کی گواہی دی جاتی تھی مگر اموی دور حکومت میں اسے آذان میں سے نکال دیا گیا۔

فلک النجاه في الامامه والصلاة ص295

تالیف مولانا الحافظ علی محمد فتح الدین حنفی، متوفیٰ 1371ھ۔

فقہ حنفیہ کے نزدیک آذان اور اقامت میں کلام کرنے کا بیان

فقہ حنفیہ کے نزدیک اذان اور اقامت میں کلام کرنا اور ہنسنا جائز عمل جیسا کہ امام بخاری باب الکلام فی الاذان میں لکھتا ہے کہ:

تکلم سلیمان بن صرد فی اذانه وقال الحسن لا باس ان یضحک وهو یوذن اویقیم۔

ترجمہ: حضرت سلیمان بن صردؓ نے اذان میں بات کی اور امام حسن بصری نے کہا اذان اور تکبیر میں ہنسنا کچھ برا نہیں۔

علامہ وحید الزمان اس روایت کو نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں:

ہمارے امام احمد بن حنبل کے نزدیک آذان میں بات کرنا جائز ہے اور امام بخاری کا مذہب بھی یہی معلوم ہوتا ہے۔

اہلسنت معتبر کتاب

تیسیر الباری ترجمہ و شرح صحیح بخاری،

ج1 ص413 صحیح بخاری پارہ 3 کتاب الاذان

مترجم و شارح علامہ وحید الزمان، متوفی 15 مئی 1920 عیسوی

ناشران تاج کمپنی لمیٹڈ کراچی-لاہور-راولپنڈی۔

امام ابن حزم اندلسی کا قول

ابن حزم اندلسی فرماتے ہیں اذان اور اقامت کے درمیان کلام کرنا جائز ہے چاہے کلام طویل ہو یا قلیل ہو۔

مسئلة 334: والکلام جائز بین الاذان والاقامة طال الکلام او قصرة ولا تعادالاقامه لذلک۔

ترجمہ: اذان اور اقامت کے درمیان کلام جائز ہے کلام خواہ طویل ہو یا قلیل ہو کلام کی وجہ سے اقامت کا بھی اعادہ نہیں کیا جاتا۔

المحلی باالاثار ج3 ص196

باب جواز الکلام بین الاذان والا قامة باتفاق جمیع الائمہ

تصنیف الامام الجلیل المحدث الفقیہ الاصولی ابو محمد علی بن احمد بن سعید بن حزم الاندلسی متوفی 456ھ

منشورت محمد علی بیضون دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان

ارباب انصاف!

جب اذان اور اقامت کے درمیان ہنسنا اور طویل قسم کی کلام کرنا جائز ہے تو پھر اذان اور اقامت میں مولا علی ابن ابی طالب علیہما السلام کی ولایت اور ان کی وصایت کی گواہی دینا کس طرح خلاف شرع عمل ہو گا تو پھر اس قاعدہ کلیہ کے تحت اذان و اقامت میں مولا علی علیہ السلام کی ولایت اور ان کی وصایت کی گواہی دینا بدرجہ اولی جائز عمل ہو گا۔

خلاصۃ الکلام

فقہ حنفیہ کے فقہی قواعد کے مطابق بھی اذان اور اقامت کے درمیان مولا علی ابن ابی طالب ع کی ولایت اور ان کی وصایت کی گواہی دینا جائز عمل سمجھا جائے گا کیونکہ ان کے نزدیک اذان اور اقامت کے درمیان مباح کلام کرنا جائز ہے چاہے وہ کلام طویل ہو یا کلام قلیل ہو حتی کہ اگر

اقامت کے درمیان بھی کلام کی جاے تو تب بھی جائز اور دوبارہ اقامت پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوتی وہی اقامت کافی سمجھی جاتی ہے۔

شیعہ فقیہ کا قول

صاحب جواہر الکلام فرماتے ہیں:

ولا يقدح مثله في الموالاة والترتيب ، بل هي كالصلاة على محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم عند سماع اسمه .

ترجمہ: اشھدان علیاولی اللہ کے کہنے سے اذان کی ترتیب اور موالات میں کوئی خلل پیدا نہیں ہوتا بلکہ یہ شھادت اسی طرح سے ہے جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسم مبارک سننے کے ساتھ درود شریف پڑھا جاتا ہے۔

جواہر الکلام فی شرح شرائع الاسلام ج9 ص87 ذکر اذان

الشیخ محمد بن حسن النجفی الجواہری

متوفیٰ676ھ

کلمہ حی علی خیر العمل کا بیان

بعد از وصال پیغمبر اعظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جہاں اور بہت ساری سنتیں پس پردہ کر دی گئی وہاں اذان و اقامت میں کلمہ حی علی خیر العمل پر بھی پابندی عائد کر دی گئی مگر اس سنت کو زندہ رکھنے کے لئے بعض صحابہ کرام اذان و اقامت میں بعض اوقات کلمہ حی علی خیر العمل کہا کرتے تھے تا کہ کہیں یہ کلمہ بھی باقی سنتوں کی طرح محو نہ ہو جائے۔

مکتب تشیع خیر البریہ کے نزدیک کلمہ حی علی خیر العمل آذان و اقامت کا جز ہے۔

شیعہ کتب کے علاوہ اہل سنت کتب احادیث؛ فقہ اور تاریخ میں ایسی روایات کثرت سے پائی جاتیں جن میں مذکور ہے کہ کلمہ حی علی الفلاح کے بعد دو مرتبہ حی علی خیر العمل کہنا بعض صحابہ کرام کا وطیرہ اور شیوہ رہا جن میں سر فہرست حضرت عبد اللہ بن عمر اور ابی امامہ بن سھل وغیرہ ہیں۔

ڈاکٹر محمد رواس قلعجی لکھتا ہے:

فقد كان ابن عمر يقولوا في اذانه الصلاه خير من النوم وربما قال حي على خير العمل بدلا من قوله الصلاه خير من النوم۔

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عمر اذان میں کلمہ الصلاہ خیر من النوم کہا کرتا اور بعض اوقات الصلاۃ خیر من النوم کی جگہ پر کلمہ حی علی خیر العمل کہا کرتا تھا۔

اہلسنت حضرات کی معتبر کتاب موسوعہ فقہ عبد اللہ بن عمر ص96

حروف تہجی الف ذکر اذان

تالیف الدکتور محمد رواس قلعہ جی۔

ابن حزم اندلسی لکھتے ہیں:

وقد صح عن ابن عمر وابی امامة بن سهل بن حنيف انهم كانوا يقولون فى اذانهم حى على خير العمل۔

ترجمہ: یہ بات صحیح ہے جو نقل کی گئی ہے کہ ابن عمر اور ابی امامہ بن سھل بن حنیف کے بارے میں کہ یہ دونوں آدمی ااذان میں حی علی خیر العمل کہا کرتے تھے آگے ابن حزم لکھتے ہیں:

ولقد كانا يلزم من يقول في مثل هذا عن الصاحب مثل هذا لا يقال بالرائ ا ن يا خذ بقول ابن عمر فى هذا فهو عنه ثابت با صح اسناد۔

ترجمہ: جو شخص اقوال صحابہ کو حجت مانتا ہے وہ کلمہ حی علی خیر العمل اذان میں کہہ سکتا ہے اس بات کو قیاس سے نہیں کہا جا سکتا یہ قول ابن عمر ہے جو صحیح ترین سند کے ساتھ ثابت ہے۔

اہلسنت حضرات کی معتبر کتاب

المحلی شرح المجلی

ج2ص194 باب الاذان

تالیف ابو محمد علی بن احمد بن سعید بن حزم اندلسی، متوفی456

کلمہ حی علی خیر العمل پر پابندی کا آغاز

سب سے پہلے اس کلمہ پر حضرت عمر نے پابندی لگائی تھی تفتازانی کہتا ہے:

انه قال ثلاث کنّ علی عهد رسول اللهﷺ انا انهی عنهن واحرمهن وهی متعة النساء ومتعة الحج وحی علی خیر العمل۔

ترجمہ: حضرت عمر نے کہا رسول خدا ص کے زمانہ میں تین چیزیں رائج تھیں اب میں ان پر عمل کرنے سے منع کرتا ہوں اور انہیں حرام قرار دیتا ہوں۔

1 متعہ النسا 2 حج تمتع 3 حی علی خیر العمل

اہلسنت حضرات کی معتبر کتاب

شرح المقاصد

فصل فی الامامة

المقصد السادس فی السمعیات ج4

ص283

تالیف۔ الامام مسعود بن عمر بن عبد اللہ الشہیر سعد الدین

متوفی 793ھ

تحقیق وتعلیق مع مقدمہ فی علم الکلام للدکتور عبد الرحمان عمیرہ۔

متکلم قوشجی کا بیان

امام قوشجی کہتا ہے: فانه صعد المنبر فقال ایها الناس ثلاث کن علی عهد رسول صلی علیه وآله سلم وانا انهی عنهن واحرمهن واعاتب علیهم متعةالنسآء ومتعة الحج وحی علی خیر العمل۔

ترجمہ: حضرت عمر نے بر سر منبر کہا کہ زمانہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں تین چیزیں رائج تھیں جن کے انجام دینے سے اب میں روکتا ہوں اور انہیں حرام قرار دیتا ہوں اور ان کے انجام دینے والے کو سزا دوں گا: (1) متعہ النساء (2) حج تمتع، (3) اذان میں کلمہ حی علی خیر العمل۔

اس کے بعد قوشجی حضرت عمر کے دفاع میں لکھتا ہے:

ان ذلک مما لا یوجب قدحا فیه فان المخالفة المجتهد لغیره فی المسائل الا جتهادیة لیس ببدع۔

ترجمہ: حضرت عمر کا یہ قول اس لیے عیب شمار نہیں ہوتا کیونکہ اجتہادی مسائل میں ایک مجتہد اپنے غیر کی مخالفت کر سکتا ہے اور یہ چیز بدعت نہیں ہے۔

اہلسنت حضرات کی معتبر کتاب

شرح قوشجی ص 333

المقصد الرابع فی الامامة

تالیف علاالدین علی بن محمد المعروف قوشجی متوفیٰ 879ھ

تاریخ طباعت 1311ھ

المطبعہ عامریہ ترکیا

تبصرہ

قوشجی صاحب کے خلیفہ صاحب کے حق میں یہ دفاعی الفاظ دیکھ کر چند ایسے نتائج اخذ ہو رہے ہیں جنہیں کوئی بھی اہل علم اور اہل عقل ایک لمحہ کیلیے بھی قبول کرنے کیلیئے تیار نہیں۔

پہلا نتیجہ

قوشجی صاحب خلیفہ صاحب کی محبت اور ان کے دفاع میں آکر رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو انبیاء ومرسلین کی صفوں سے نکل کر انھیں فقھاء اور مجتھدین عظام کی صفوں میں کھڑا کر رہے ہیں جبکہ ان کا یہ عمل تعلیمات الھی کے سراسر منافی ہے۔

دوسرا نتیجہ

موصوف کے نزدیک نبی اور مجتھد کا علم ایک ہی قبیل سے ہے جبکہ یہ نظریہ بھی قرآنی تعلیمات کی ضد ہے

تیسرا نتیجہ

موصوف صاحب نے حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کلمہ ایک مجتھد

سمجھ کر پڑھا نہ کہ رسول سمجھ کر۔

چوتھا نتیجہ

موصوف صاحب کے نزدیک سنت صحیحہ اور صریحہ کے مقابلہ میں اجتھاد جائز ہے جب کہ یہ نظریہ بھی درست نہیں کیونکہ نص کے مقابلے میں اجتھاد باطل ہے۔

قوشجی صاحب کے یہ دفاعی الفاظ دیکھ کر مجھے تو موصوف صاحب کے ایمان اور دین کی کشتی ڈگمگاتی ہوئی دکھائی دیتی ہے۔

کسی نے یہ سچ کہا کہ محبوب کی محبت انسان کو اندھا کر دیتی ہے

فاعتبروا یا اولی الابصار!

امام حلبی کا قول

اہل سنت مورخ برہان الدین حلبی کہتا ہے :وذکر بعضهم ان فی دولة بني بویه کانت الرافضه تقول بعدا الحیعلتین حي علی خیر العمل فلما کا نت دوله السلجوقیة منعوا المؤذنین من ذلك وامرو ان یقولوا في ا ذان الصبح بدل ذلک الصلاه خیر من النوم مرتین وذلك في سنة ثمانیه واربعین واربعمائة۔

ترجمہ: اہل تاریخ نے لکھا ہے کہ بنی بویہ کے دور حکومت میں شیعہ حضرات آذان میں کلمہ حی علی الفلاح کے بعد حی علی خیر العمل کہا کرتے تھے جب سلجوقی خاندان کی حکومت قائم ہوئی تو انہوں نے موذنوں پر کلمہ حی علی خیر العمل کہنے پر پابندی لگادی اس کے بدلے صبح کی اذان میں الصلوۃ خیر من النوم کہنے کا حکم جاری کر دیا یہ واقعہ 446 ہجری کا ہے۔

اہلسنت حضرات کی معتبر

کتاب سیرۃ الحلبیہ فی سیرۃ الامین والمامون ج2 ص306 ذکر اذان

تالیف علی بن برہان الدین حلبی

متوفی 1044ھ

تاریخ طباعت 1980ع

بیروت لبنان

امام شوکانی کا قول

امام شوکانی اس حقیقت سے پردہ اٹھاتے ہوتے فرماتے ہیں:

وقد صح لنا ان حی علی خیر العمل كانت علي عهد رسول الله يؤذن بها لم تطرح الا في زمن

عمر بها هكذا قال الحسن بن يحيى روى ذلك عنه في جامع آل محمد۔

ترجمہ: صحیح بات یہ ہے کہ کلمہ حی علی خیر العمل زمانہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں اذان میں پڑھا جاتا تھا یہاں تک کہ حضرت عمر کے دور حکومت میں اس کلمہ کو اذان سے خارج کر دیا گیا اور یہی قول حسن بن یحیی کا ہے جو جامع ال محمد میں منقول ہے۔

اہلسنت حضرات کی معتبر کتاب

نیل الاوطار من احادیث سید الاخیار شرح منتقی الاخبار

ج1

ص40 کتاب الاذان

تالیف الشیخ الامام محمد بن علی بن محمد شوکانی

متوفی 1255ھ

منشورات محمد علی بیضون دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان

تاریخ طباعت 1420ھ

حضرت امام زین العابدین علیہ السلام اور حی علی خیر العمل

حضرت امام زین العابدین علیہ السلام آذان میں کلمہ حی علی الفلاح کے بعد حی علی خیر العمل کہتے تھے۔

عن مسلم بن ابي مريم ان علي ابن الحسين عليه السلام كان يؤذن اذان بلغ حى على الفلاح قال حى على خير العمل و يقولوا هو الاذان الاول۔

ترجمہ جناب مسلم بن ابی مریم بیان کرتے ہیں حضرت امام علی بن الحسین علیہما لسلام اذان دیا کرتے تھے تو جب کلمہ حی علی الفلاح کہہ لیتے تو پھر کلمہ حی علی خیر العمل کہا کرتے اور فرماتے یہ وہ پہلی اذان ہے جسے جبرئیل علیہ السلام لیکر نازل ہوئے۔

اہل سنت حضرات کی معتبر کتاب

المصنف ج 1 ص 215

کتاب الاذان والا قامہ

باب من کان یقول فی اذانہ حی علی خیر العمل

تالیف ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن ابراہیم بن عثمان بن ابی شیبہ عباسی

متوفی 235ھ

تاریخ طباعت 1966ع

علامہ وحید الزمان خان کا قول

علامہ وحید الزمان خان حاشیہ سنن ابن ماجہ ج 1 ، ص 367 پر اذان کی بحث میں لکھتے ہیں بعض روایتوں میں اذان اور اقامت میں حی علی الفلاح کے بعد حی علی خیر العمل کا ذکر ہے اور جو لوگ متبعین سنت ہیں وہ ان سب طریقوں کو جائز سمجھتے کبھی ایسا کرتے ہیں کبھی ویسا کرتے ہیں سب سنتوں کے ثواب کا مزہ لوٹتے ہیں۔

وحید الزمان سے سوال:

میں علامہ وحید الزمان خان سے سوال کرتا ہوں اس سنت پر عمل کرنے والے لوگوں کا تعلق کس اسلامی فرقہ سے ہے جو ہر دور میں ہر زمانہ میں حی علی الفلاح کے بعد حی علی خیر العمل کہہ کر سنتوں کے ثواب کا مزہ لوٹتے چلے آرہے ہیں۔

پس ہمیں تو شیعہ مذہب کے علاوہ اور کوئی دوسرا مذہب ایسا کرتے ہوئے دکھائی ہی نہیں دیتا کہ جو آذان میں حی علی الفلاح کے بعد حی علی خیر العمل کہ کر خوب سنتوں کے ثواب کا مزہ حاصل کر رہا ہے۔

خلاصۃ الکلام کتب اہل سنت سے ثابت ہوا کہ آذان میں کلمہ حی علی خیر العمل سنت نبوی ص؛ سنت اہل بیت علیہم السلام اور عمل صحابہ کرامؓ سے ثابت ہے۔

اب اس کلمہ پر بدعت کا فتویٰ ذرا سوچ سمجھ کر لگانا

کہیں الجھ نہ جائے پاؤں یار کی زلف دراز سے

جب دام میں صیاد آگیا

مملکتِ عمان میں شیعی آذان دینے کا حکم

مملکتِ عمان کے سلطان قابوس نے سرکاری ٹیلی ویژن پر آذان فجر میں اشھد ان علیا ولی اللہ اور حی علی خیر العمل کہنے کا قانونی طور پر حکم جاری کر دیا ہے۔

تصدیق اور اطمینان قلب کی خاطر یوٹیوب پر یہ خبر دیکھی اور سنی جا سکتی ہے کیونکہ عمان کے سرکاری ٹیلی ویژن چینل پر یہ خبر باقاعدہ طور پر نشر کی گئی تھی خبر کی نص عبارت یہ تھی۔

سلطان عمان قابوس یقرر بث الاذان الشیعی لصلاه الفجر یومیا ب اشهد ان علیا ولی الله وحی علی خیر العمل فی التلفزیون الرسمی للدولة فتحیة اجلال واجبات للسلطان قابوس علی مواقفة الطیبة

htt//you tll'bo/olag7kfjllk

وہ وقت قریب آچکا ہے کہ دینا کے کونہ کونہ سے اذانوں میں اشھد ان علیاولی اللہ اور حی علی خیر العمل کے کلمات طیبہ سنائی دیں گے۔

الحق یعلی ولا یعلی علیه

الصلاۃ خیر من النوم کا بیان

اذان فجر میں الصلاۃ خیر من النوم کا اضافہ حضرت عمر کے دور حکومت میں انھی کے حکم سے کیا گیا جس کی تفصیل روایت میں اس طرح سے بیان کی گئی ہے۔

وحدثني عن مالك أنه بلغه أن المؤذن جاء إلى عمر بن الخطاب يؤذن لصلاة الصبح فوجده نائما ،

فقال : الصلاة خير من النوم، فامره عمر أن يجعلها في ندا الصبح۔

ترجمہ: مجھ تک یہ خبر مالک سے پہنچی ہے اس نے کہا ہے کہ مؤذن نماز صبح کے لئے عمر بن خطاب کے پاس آیا پس اس نے اسے سوئے ہوئے پایا مؤذن نے اسے نیند سے جگانے کے لئے کہا الصلاۃ خیر من النوم حضرت عمر نے موذن کو حکم دیا کہ اس کلمہ کو صبح کی اذان میں داخل کر دو۔

اہلسنت حضرات کی معتبر کتاب الموطا

ص38 کتاب الصلاۃ

باب ماجآفی الندا للصلاۃ

امام مالک بن انس برواية يحيى بن يحيى الليثى

تحقیق وتقدیم الدکتور یحیی مراد

موسسہ المختار للنشر والتوزیع

الطبعہ الثانیہ2010م

پس اس روایت سے ثابت ہوا کہ جملہ الصلاۃ خیر من النوم حضرت عمر کے دور حکومت میں ان کے حکم سے فجر کی اذان میں داخل کیا گیا نہ کہ یہ جملہ انحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ طیبہ میں اذان فجر میں کہا جایا کرتا تھا۔

طاؤوس یمان کی گواہی

الصلاۃ خیر من النوم آذان میں عھد رسالت مآب میں نہ تھا:

عن ابن جريج ، قال : أخبرني : حسن بن مسلم أن رجلا سأل طاوسا متى قيل : الصلاة خير من النوم ، فقال : إما أنها لم تقل على عهد رسول الله ﷺ

ترجمہ: ابن جریج سے مروی ہے اس نے کہا مجھے حسن بن مسلم نے خبر دی کہ ایک شخص نے طاؤوس یمانی سے پوچھا کہ کس دور میں آذان میں کلمہ الصلاۃ خیر من النوم کہا گیا تو اس نے جواب میں کہا یہ جملہ یقینی طور پر اذان میں عھد رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں نہ تھا۔

اہلسنت حضرات کی معتبر کتاب

کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال

ج8، ص357

ذکر آذان

تالیف الامام حسام الدین برہان فوری متقی ہندی متوفی 714ھ

طاؤوس یمانی کے قول سے واضح ہو رہا ہے کہ اذان میں الصلاۃ خیر من النوم کا اضافہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رحلت کے بعد ہوا ہے۔

خلاصۃ الکلام

آذان فجر میں جملہ الصلاۃ خیر من النوم حضرت عمر کی سنت ہے نہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت ہے۔

تمت بالخیر

/5/6/2017

والسلام علی من اتبع الھدی

مولف کی دیگر کتب

القول المختوم فی رد زواج ام کلثوم سلام اللہ علیہا

دفاع عزاداری سید الشہداء علیہ السلام اور علماء شیعہ

بشارت الکونین باقامۃ الماتم علی الحسین علیہ السلام

عزاداری سنت معصومین علیہم السلام

اثبات حدیث کساء

الجمع بین الصلاتین

احکام میت بین الشیعہ والسنہ

وقت افطار قرآن و سنّت کی روشنی میں

اولاد رسول اور جنازہ بتول سلام اللہ علیہما

کتاب ہذا البیان الجلی در ولایت مولا علی علیہ السلام


علي مع الحق والحق مع علي